188418

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۲۳۴۵ Accession No. ۳۳۲۸۶

Author شیخ عنایت سالار مسعود

Title تاریخ سید سالار مسعود غازی

This book should be returned on or before the date last marked below.

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

کتاب لاجواب غزانامہ مسعود متضمن احوال از ولادت تا شہادت حضرت سلطان الشہدا رحمۃ اللہ علیہ معروف بہ

Checked 1978

[illegible]

[illegible]

تاریخ سید سالار مسعود غازی

[illegible]

[illegible]

مع حالات سلطان محمود غزنوی و حالات حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ باہتمام الحاجی غفران محمد عبد الرحمن عفی عنہ

در مطبع نظامی واقع کانپور طبع شد

RETURN No. 1A.

Return of assessments on Companies under Part III of the Indian Income Tax Act for the quarter ending

1	2		3		4		5		6		7		8		9	
	Number [illegible]	Amount [illegible]	[illegible]		Amount of [illegible] on which tax [illegible]		Amount of fine under section [illegible]		Total demand column 4 plus column 5.		Realisations.		Refund under section 27, exclusive of fees.		Balance column 6 minus columns 7 and 8.	
			Rs.	A.	Rs.	As.	Rs.	As.	Rs.	As.	Rs.	As.	Rs.	As.	Rs.	As.
Persons whose income or profits are assessed at not less than Rs. 500 but at less than Rs. 750																
Do. „ 750 do. 1,000																
Do. „ 1,000 do. 1,500																
Do. „ 1,500 do. 2,000																
Do. „ 2,000 do. 10,000																
Do. „ 10,000 do. 1,00,000																
Do. „ 1,00,000 and upwards																
Total																

Commissioner's Office
District

Deputy Commissioner

ما شاء الله لا قوة الا بالله

یہ کتاب ... مفصل حال ولادت و شہادت و تعمیر روضہ و کرامات حضرت سید سالار مسعود غازی خواہر زادہ سلطان محمود ...

[illegible]

باہتمام حاجی ... محمد عبد الرحمن ... محمد شمس ... مصطفےٰ خان ...

مطبع ... ۱۲۸۷ ... واقع کانپور محلہ ... مطبوع

92325
عجائب مسعود — ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم کلید گنجینۂ سخن ہے جو علم و فہم کا مخزن ہے ہر چند غواص فکر نے بحر معرفت ناپیدا کنار میں خاک چھانی غوطہ لگایا گوہر مقصد ہاتھ نہ آیا نہ لطافت مضامین و عبارت رنگین ایک حرف کنہ ذات باری کا نہ پایا سُبحانک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک کا نقشہ نظر آیا سبحان اللہ کیا شان باری ہے وفرقہ العین میں ایک صنعت نئی جاری ہے آسمان ضعیف البنیان کو مشت خاک سے بنایا پھر خاک میں ملایا عزازیل نے غرور کیا لعنت کا طوق لیا آدم علیہ السلام نے دانہ گندم کھایا جنت سے خاک پر لایا اس دانائی سے آبادی کا نقشہ جمایا بنی آدم کو اسکے تلاش میں در بدر پھرایا کسیکو ظالم کسیکو مظلوم کیا کسیکو حاکم کسیکو محکوم کیا کشتی نوح کو طوفان سے بچایا لشکر فرعون کو دریا میں ڈبویا حضرت ابراہیم پر نار نمرود گلزار کی حضرت یوسف کی آہ میں جان عزیز زلیخا کی نثار کی موسیٰ علیہ السلام کو طور پر بلا کر جلوہ دکھایا عیسیٰ علیہ السلام کو فلک چارم پر سرفراز فرمایا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش پر یاد کیا تحیات صلوٰۃ و سلام سے شاد کیا کسیکو کعبہ میں نظر آیا کسی نے خانۂ دل میں پایا ایک تخم سے کیا کیا درخت پیدا کیے برگ و بار و گل ہویدا کیے گلہای رنگ برنگ سے بوی خوش ظاہر کی انسان کو ذائقہ تاثیرات کی تمیز دی پھلوں کو ذائقہ لطیف عنایت کیا پھر وہی تخم اوس میں رکھ دیا **بیت**

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار — ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار

ہر ذرے سے نئی شان عیاں ہے ہر برگ سواد کی تحریر میں تنہا ہے **بیت**

برہمن سکدی ہم گوش — نوازہ فضل ادست در جہا — جنے دنیا کی ہوا کھائی

اوسکی یکتائی مین زبان ہلائے **بیت** ہر گیاہی کہ از زمین روید وحدہٗ لا شریک لہٗ گوید
ایک کن کہنے سے کائنات کو بنایا قدرت کا نمونہ دکھایا سقف فلک کو باین رفعت وشان بے ستون بنایا اور
سیارۂ فلک ثابت کرکے بے ہستات پایہ سرعت تمام دوڑایا دریا سے گوہر آبدار نکالے دہان سنگ
سے لعل ومرجان نکلے ہین فکر رسا کے پہونچتے ہین جتنے اس راہ مین قدم ہارے سرکا اصلاح ناملکا مار دار پر ہوا
گوئندۂ حق شید اکبر ہوا سر تا اس معرکہ عالمگیر مین بےبس ہوا اتنا ما عرفناک حق معرفتک پر سر کر سہا

اس مقام شگرف مین زبان خامہ لال ہے صم بکم کا حال ہے

نعت

اے خامہ ادب کن کہ مقام ادب است این   وقت رقم نعت رسول عرب است این

رسول مجتبیٰ صاحب معراج ہین تاج عرش اعظم کے تاج ہین جب لوای محمدی بلند ہوا آتشکدہ سرد ہوا ایوان کسری
مین زلزلہ آیا نیر اعظم رعب جلال سے تھرایا محبوب خدا رحمۃ للعالمین ہین قاب قوسین کے فاصلہ پر
عرش کے کرسی نشین ہین مدح پاک کی انسان کو کیا مجال ہے ذات حضور مدح ذوالجلال ہے کہ قرآن آپکی مدح کا
دم بھرے خدائی کا دعوی کرے طٰہٰ یٰسین آپکی شان رسالت کی برہان ہے قرآن شریف
آپکی زبان معجز بیان ہے پتھرون نے ہاتھ مین رسالت کی گواہی دی تب ان سنگدل کو شکست ملی
جب معجز نمائی کی درختون نے پیشوائی کی ایک شب یہ اعجاز دکھایا درخت بی بار سے خرمای پختہ طلب فرمایا
فوراً باردار ہوا ایک کھجور طیار ہوا ایسی ہوا چلی کہ چادر مرتضی علی کی بھر دی شق القمر کا معجزہ روشن ہے معراج
کی رفعت زبان زد انجمن ہے جسم مبارک خدا کا نور ہے کہ سے چمکا نخل آنا مشہور ہے ابر رحمت کا سرا نور پر سایہ
تھا جسم اطہر کا زمین پر نہ سایہ تھا حورون نے پتلی کیطرح سے وہ چشم پر اوٹھایا نور دیدہ کیا جسم اطہر سایہ رحمت خدا کا
روشن ہے کہ سایہ کا سایہ عنقا ہے ہان سایہ شفاعت سے میدان حشر مین خاص و عام آرام پائینگے جب
سب اولوالامر نفسی اور حضرت امتی فرماینگے ظالم کبھی سیاہ ہو کر نکلے آج تک ملیو منار شریف کا ادب کرتے
روضۂ انور سے ادب کر پروانہ سب کرتے ہین حضرت مسیح آپکی خبر دیتے تھے اسم مبارک درود پڑھکر لیتے تھے
خدا نے قرآن مین فرمایا ہے یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ زبان عیسیٰ پر آیا ہے خالق ارض و سما کو
خلق کرنا زمین وآسمان کا جن وانسان کا جب منظور ہوا تب پہلے نور محمدی کا ظہور ہوا آفات احد سے نور محمد
نے جلوہ دکھایا پھر مخلوق کو بنایا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا حکم خالق مشرقین ہے درود
پڑھنا ہر ایک پر فرض عین ہے آدم علیہ السلام نے فدیۂ نور محمدی سے عفو تقصیر کا پروانہ پایا حضرت حوا کا جب
نظر آیا خلعت نبوت سے سرفراز ہوے خدا کے روبرو ممتاز ہوئے کشتی نوح آپکی توجہ سے پار ہوئی

خلیل اللہ پر نار نمرود گلزار ہوئی دیدۂ یعقوب یوسف کی یاد مین جب روتے روتے کور ہوے نور محمدؐ
سے پرنور ہوے یوسف نے آپکی یاد مین چاہ سے رہائی پائی سلطنت مصر ہاتھ آئی موسیٰ علیہ السلام کو جب
قوم قبطی نے ستایا نور نبی نے بچایا غرضکہ جس نبی نے مصیبت مین ذریعۂ نور محمدی سے دعا کی قبول ہوئی
مشکل آسان تھا حصول ہوئی خضر علیہ السلام نے عبادت محمدی تعالی کا اقرار کیا اور مسافرون کی رہنمائی کا
اقرار کیا عمر اب سے سرفراز ہوے سلیمان نبی سلطنت مملکت سے ممتاز ہوے کلیم اللہ نے طور پر جلوۂ نور سے
کیا روح اللہ نے چوتھے آسمان پہ پیادہ رفعت اقامت رکھیا تمنت آفتاب سے پسینا آیا سر قدر وہوا چرخ قدمی
کا حکم تھا یا کرم روی سے دل سرد ہوا جا تقدم بڑھنا ناگوار ہوا مگر پلٹ آنا دشوار ہوا محمد رسول اللہ صلعم
سواری براق تاج عرش سب الانام ہوے فاصلۂ قاب قوسین پر خدا سے ہمکلام ہوے جب سعادت فرمائی
خوابگاہ گرم نہ تھی ہوے کی اتنی جلدی پائی یہ کہ ذات پاک ہے جسکی شان مین لولاک ہے شعر

مُصْطَفٰی مَا جَاءَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن	سَلِّمُوا یَا قَوْمِ بَلْ صَلُّوا عَلٰی صَدْرِ الْاَمِیْن

مدح اصحاب کبار و منقبت حبیب کردگار

سبحان اللہ جو شان سکل مختار ہے ویسا ہی ہر یار وفادار ہے جنکا پر دل وجان سے فدا تھے مقبول خدا تھے
انکی جان فشانی سے اسلام نے رونق پائی کفر کی ظلمت مٹائی پہلے حضرت صدیق اکبر خلیفہ محبوب خدا جو
مہاجرین وانصار کے پیشوا ہوے خواجۂ کائنات پہ عاشق زار تھے جان سے نثار تھے محبوب خدا کو دوش مبارک پر
چڑھا کر غار تک پونہچایا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ہُمَا فِی الْغَارِ کا رتبہ پایا تمام عمر رسول مقبول کا ساتھ دیا مال منسد رضاجوئی
مصطفی مین صرف راہ خدا کیا مخبر صادق نے آپ کو صدیق اکبر فرمایا آخر بعد دو سال خلافت کے فنافی الرسول
سے فنافی اللہ کا رتبہ پایا اللہ اللہ کیا رتبہ صدیق اکبر ہے کہ مرقد پاک بھی قبر منور کے برابر ہے بعد حضرت فاروق اعظم
نے مسند نبوی پر جلوس فرمایا سکۂ شرع نبی کا تمام عالم مین بضرب شمشیر چلایا عدل وانصاف وشجاعت نے
حضرت کے صدقے سے رونق پائی دس سال خلافت فرمائی ۳۶ ہزار معمورہ فتح فرمایا لوگو رکو مسلمان بنایا
حکایت حضرت ابو شحمہ آپ کی عدالت کی دلیل ہے ذات پاک حضرت مقبول بارگاہ رب جلیل ہے فرزند پر بلحاظ
بر حد شرع جاری کی حکم خدا کی فرمانبرداری کی ہندوستان مین حضرت کی بدولت آفتاب اسلام روشن ہوا ایسا
خدا و رسول کا دشمن ہوا آخر درجۂ شہادت عظمی سے سرفراز ہوے روضۂ مبارک مین دفن ہو کر حبیب اسکے
دمساز ہوے سَبُّ الشَّیْخَیْنِ کُفْرٌ لَا تَوْبَۃَ مِنْہُ ان حضرت کی شان ہے انکی اطاعت سے تقویت ایمان ہے
پھر حضرت عثمانؓ جامع قرآن خلیفہ ختم الانبیا ہوے سردار خاصگان خدا ہوے شرم وحیا حضرت کی مشہور ہے
سخاوت وشجاعت کا شہرہ دور دور ہے رسول مقبول صلعم نے دوبارہ اپنا داماد کیا ذوالنورین خطاب دیا

حضرت کے فضائل احادیث مین مسطور ہین آیۂ نص مبین بھی خدا کے فرمان ہین آپکی اطاعت سے غافل ہونا ایمان سے ہاتھ دھونا ہے آنحضرت علی مرتضیٰ چہارم خلیفہ رسول انام ہین عشرہ مبشرہ مین پہلے انھین ارکان دین کے نام ہین قطعہ

دہ چار بہشتی اور سے تھے — بوبکر و عمر علی و عثمان
سعد و سعید و عبیدہ — طلحہ و زبیر و عبد رحمان
واقعی یہ چار رکن دین رسول مختار ہین جناب پاک کے رشتہ دار ہین رباعی

بوبکر کی تکریم نبی کرتے تھے — ہو رہے عمر کی بھی نبی کرتے تھے
ترتیب خلافت کے ادب لاریب — عثمان کی تعظیم علی کرتے تھے

رباعی

بوبکر و عمر کا ایک ہی صہر ہے — عثمان و علی کا دوسرا رشتہ ہے
دو خویش محمد کے تھے دو خویش — ان چار کا اک رشتہ پاک تہ ہے

ہمشیر خدا قبلہ شاہ و گدا کو ہر تاج ہل اتیٰ خلاصہ سورہ ہل اتیٰ شہسوار میدان لافتیٰ زوج حضرت فاطمۃ زہرا صاحب ذوالفقار حیدر کرار ابو الائمہ معصومین پیشوائے دین حضرت علی مرتضیٰ نے تیغ دین کو مستقیم کیا عمرو عنتر کو دو نیم کیا در خیبر اوکھاڑ لیا پھاٹک خندق پر ڈال دیا ادھر زمین پر نصب کنارہ کیا ادھر پھاٹک دست مبارک کا سہارا دیا کرامت کا پل طیار ہوا لشکر عبور کر کے اوس پار ہوا تا عبور ہاتھ جما رہا سہارا لگا رہا ہاتھ نے جنبش نکی یہ قوت یداللہ مین تھی خدا کے عرش پہ صنعت قوت شاہ مردان ہوئی زمین سے فرش پر گو رستم لرزان ہوئی بیت

قبر رستم سے آتی تھی صدا یہ باربار — لافتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

جب دوش نبی پر معراج پائی تب تھی رفعت ہاتھ آئی اصنام کعبہ کی آنکھ پتھرائی شکست کھائی فاقہ پر فخر کیا بھوکے سو رہے سائل کو کھلا دیا ہمنام خدا نام حیدر ہے کیا صد علی اللہ اکبر ہے بخدا اسلام کی بنیاد نبی کے داماد ہین اللہ کے خانہ زاد ہین کعبہ مین پیدا ہوئے خانہ خدا مین شہید تیغ جفا ہوئے حضرت کی کرامات سے قاتل خود بخود معترف قتل ہو کر گرفتار ہو آیا سبحان اللہ باوجود اختیار کے شربت آب نذر فرمایا جو خود تناول فرماتے تھے اور بھی کھلاتے تھے رحلت کے وقت حضرت حسن مجتبیٰ کو بیت اک وار کا فتویٰ دیا پر دل سے بچا تھا عوض خون بھی قاتل سے بچا تھا + بعد حضرت حسن مجتبیٰ نے راہ خدا مین شربت شہادت پیا مظلوم کربلا نے سب بے دانہ و آب سر دیا حضرت عباس علمدار ثانی حضرت جعفر طیار لب نہر نشانہ تیر و سنان ہوئے حضرت علی اکبر ماہ رو شہید نوجوان ہوئے اسیر بھی کلمہ لا الہ الا اللہ زبان پر جاری تھا شکر گذار ذات باری تھا

ایوب کے صبر کو یاد دلایا رتبہ شہادت عظمیٰ پایا +

مدح نواب مستطاب ناہ رکاب فلک انتساب معلی القاب قدر قدرت قضا صولت دارا دربان مقبول زمان جناب نواب حامی دین محمد کلب علیخان صاحب بہادر سی ایس آئی

فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ فرمان فرمای مصطفیٰ آباد عرف رامپور خلد اللہ ملکہ و مملکتہ

ہنگام ترتیب کتاب راقم کو مدح حاکم اسلام کا خیال آیا جب وجود حکام اسلام اس دیار میں مفقود پایا اسی شادی
سے قلم اوٹھایا فوراً بخت خفتہ نے چونک کر سنایا کہ مدح حکام عادل سے تصنیف سے برکت ہوتی ہے مصنف کی
عزت کتاب کی شہرت ہوتی ہے طالع خفتہ بیدار ہوتا ہے بخت رسا مددگار رہتا ہے احکام مطیع شرع متین پیرو دین
اس کتاب کے عقد میں مدح کے سزاوار ہیں حضور ما حضرت قدر قدرت سکندر شوکت کسریٰ معدلت فریدون علم
کاوس حشم صاحب سیف و القلم مطیع شرع رسول مختار پیرو صحابہ کبار ظل سبحان خدیو گیہان حاجی حرمین
شریفین زائر روضہ حضرت رسول الثقلین خادم حضرت ختمی پناہی نواب محمد کلب علی خان بہادر فرمان فرمای
مصطفیٰ آباد عرف رامپور فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ خلد اللہ ملکہ و مملکتہ بہترین خاندان ہیں تہ سے سلطان ہیں
صفت انکی مجیب الدعوات ہے یہ عجیب ذات بابرکات ہے حاتم انکی ہمت کے روبرو محتاج ہے وقت فقرا ملک کا خراج ہے
عدل و انصاف نے انکے عہد دولت مہد میں رواج پایا سکہ شرع نبی کا چلایا نام نوشیرواں کا انکی داد گستری
نے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا دادخواہوں کو عدالت سے شاد کیا ہنگام انصاف کسیکی روو رعایت نہیں فقر
نوشیرواں ہیں میزان عدالت میں امیر و فقیر یکساں ہیں نقل حکم کی جانبین کو سند ہوتی ہے یہ وہ تعویذ بازو ہے
جس سے گل بلا رد ہوتی ہے گل کو خوف خزاں نہیں بلبل کو ترس صیاد و باغباں نہیں بلی نے عادت جبلی
ترک کی موش کشی چھوڑ دی باز اپنی حرکت سے باز ہے طیور کے دمساز ہے بجری بچہ کبوتر سے جان بچاتا ہے
خوف سے دبا جاتا ہے بجری کو حفاظت مرغان بجری و بری کی خدمت ہے شکرے کو شکار سے نفرت ہے چیتا
سوداے سواد چشم غزالان ختن میں سراپا مسکین گل کھاتے ہیں شیر ببر بکریوں کے ساتھ ایک گھاٹ
پانی پینے آتے ہیں جو پاسبان ہیں مال لاوارث کے نگہبان ہیں دزد دغا اگر سر دست ہاتھ آتی ہے
خوب گھسی جاتی ہے فوراً شرمسار ہوتی ہے خون کی سرخی نمودار ہوتی ہے اگر کسی نے دمہ بنا کر منہ لگایا سر چڑھا
نیل سے روسیاہی کا دھبہ پیش آیا عدل گستری و غریب پروری میں شہرۂ آفاق ہیں فہم و فراست ہمت و سخاوت
میں طاق ہیں واقعی عادل و سخی کا بڑا مرتبہ ہے دو بڑے حصے ہیں دنیا میں نیکنام ہوتا ہے عقبےٰ میں بخیر انجام ہوتا ہے
عہد نوشیرواں پر رسول مقبول صلعم نے فخر فرمایا ہے أَنَا وُلِدْتُ فِي زَمَانِ الْمَلِكِ
الْعَادِلِ حدیث شریف میں آیا ہے اور آل حاتم کو بھی اوسکی ہمت کی ناموری سے رہا کیا بلکہ کل ہمراہیوں کو
بھی چھوڑ دیا فضل الٰہی سے حضرت ممدوح بھی ہمت و سخاوت و عدل و شجاعت میں بے نظیر ہیں حاجت روای
امیر و فقیر ہیں ملک خلقت خوان نعمت سے بہرہ یاب ہے یہ قصیدہ مدحیہ و سلک شاہوار ضمن کی شان میں مدح کتاب ہے

یہ قصیدہ بحر تقارب کا درثمین ہے مرصع زمین ہے گو ہر سال جلوس والا نے نئی صنعت دکھائی ہے ہر چار سنہ کی دس پہلو سے تاریخ ہاتھ آئی ہے کنز المعمہ تاریخ حاشیہ کی عبارت ہے ہجری میں عیسوی فصلی میں سمت ہے

۶۰	سر سروران زمین و زمان	۵	۶۰	خدیو عدو گیر و کشورستان	۵۰
۲۰	کیا مفسدوں سے زمانے کو پاک	۲	۲	دلیری میں یکتا ہیں یہ بیگمان	۵۰
۲۰۰	رہو دین و آئین پیغمبر سے	۱۰	۷	زمانے میں وہ ہے کی عیان	۵۰
۱	امیر و غریب و اصیل و نجیب	۲	۵	ہیں نواب کے دور میں شادمان	۵۰
۱	اماکین ہیں جان نثار حضور	۴۰	۴۰	مصاحب ہیں زیر قدم سرفشان	۵۰
۲۰۰	رعایای مملوک عہد حضور	۲۰	۵	ہر اک خوان نعمت سے ہے کامران	۵۰
۶۰۰	خوشی سے ہر اک علم کے ذی کمال	۲۰	۵	ہے مے جبہ فرسا سر آستان	۵۰
۲	بر آئی ہر ایک کے دل کی مراد	۴	۲۰	ہے زیر ظل خدیو جہان	۵۰
۴	جو چاہا ہے ظاہر ہوا خواہ کو	۶	۱۰	یہ ادنی ہے ہمت کا انکی نشان	۵۰
۸۰	فدا انپہ ہے روح افراسیاب	۲	۲۰۰	شجاعت تہمتن میں تھی یہ کہان	۵۰
۲۰	سپہ جتنے تھے جس ملک کے	۱۰	۶	وہ سب ہیں زیر قدم سرفشان	۵۰
۴	دل و جان سے ہر ایک محکوم ہے	۱۰	۴	کمربستہ حاضر ہیں پیر و جوان	۵۰
۵۰	زمان شجاعت میں ادنی غلام	۴۰	۷	عدالت میں ہیں فخر نوشیروان	۵۰
	سنہ ۱۲۸۴ ہجری ۵۸۴ — سنہ ۱۸۶۵ء			سنہ ۱۲۷۵ فصلی ۶۵۰ — سمت ۱۹۲۲	
۵	ہزاروں ہیں اعدا سے حلقہ بگوش	۲۰	۲	بہت انکے لشکر میں ہیں پہلوان	۵۰
۴۰	مددگار اسلامیان ہیں حضور	۲۰	۱۰	یہ بیشہ ہیں [illegible]	۵۰
۸۰	فتوحات غیبی خدا انکو دے	۲	۴	وہ عالم میں [illegible]	۵۰

عبارت حاشیہ

[illegible]

۳۰	سراج و عالم ہون حامی مرام	۴۰
۵۰	نہین انکو عدد سے کچھ غرض جیم	۴۰
۱	الٰہی یہ نواب گردون رکاب	۲
۳	جہاندار ہون ہفت اقلیم کے	۱۰
۵	ہوا خواہ حضرت کے شاد ہین	۵۰
۱۰	ید اللہ ہون دستگیر جناب	۲
۳۰	لوای خدا ہو ند کشور کشا	۱
۱۰۰	قصیدہ تقارب مین کرکے تمام	۴۰
۴	سنی یہ عنایت سے آواز غیب	۲

۴	خدا ملک ہون سبح ظفر کے نشان	۵۰
۳۰	رسول خدا کی ہو ان پر امان	۵۰
۲	دلیر جہان بخت گیتی ستان	۵۰
۱	اولوالعزم ہون بندۂ بندگان	۵۰
۳۰	غرض لا فتی اپنے ہون مہربان	۵۰
۲	بحق رسول خدای جہان	۵۰
۴	درخشندہ ہو پر سر آسمان	۵۰
۵	ہوئی طبع بحر رمل مین رواں	۵۰
۱۰۰	قصیدہ رمل مین لکھو پھر بیان	۵۰

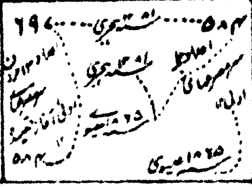

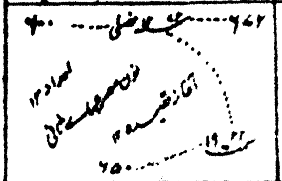

یہ قصیدہ گوہر شاہوار بحر رمل ہے خلعت جلوس والا سے سراپا محلّی و مکلل ہے
اسمین بھی ذو بحرین کی صنعت ہے مگر اخراج تاریخ کی دوسری صورت ہے
گو بحرین فرق ہے پر ایک ہی قافیہ ہے مفتاح گلشن تاریخ اسکا حاشیہ
ہے جب کلید عبارت حاشیہ سے قفل ابجد کے کھل جائین گے
چار پانچ تاریخ کے دس گلدستے ہاتھ آئین گے

۸	حامی دین نبی مقبول رب المشرقین	۵۰
۹۰	مسند آرای عدالت مرجع اہل کمال	۳۰
۱	آفتاب عز و تمکین ماہ عید المومنین	۵۰
۴	دوستدار آل و اصحاب رسول ہاشمی	۱۰
۳۰	لذت دنیا و دین سے بہرہ ور ہین مومنین	۵۰

۳	کار فرمای حکومت خوش بیان شیرین زبان	۵۰
۳۰	رونق بزم امارت ماہ من اہل جہان	۵۰
۳	الغرض نور خداوند زمین و آسمان	۵۰
۲	پیرو شرع متین جنت سرا کے ہو نشان	۵۰
۵۰	نام سے حضرت کے روشن ہو زمین و آسمان	۵۰

[illegible]

۵۰	نیک صورت نیک سیرت سرنشین کلہ	۵
۸	حاکم سام و نریمان داور اسفندیار	۲۰۰
۴۰	مخزن جود و عطا و منبع دریای فیض	۸۰۰
۲۰	کردیا زیر و زبر اہل جفا کی قوم کو	۶
۸۰	فیض سے انکے تمام بندۂ احسان ہی	۱۰
۵۰	نام حاتم کا مٹایا ہمت نواب نے	۱۰
۳۰۰	شور ہے انکی عدالت کا یہ بالغ دہر مین	۵۰
۶۰۰	خلق احمد سعید حیدر ہمت وجود و سخا	۱

سنہ ۱۲۸۰ ہجری — سنہ ۱۲۷۲ فصلی

سنہ ۱۸۶۵ عیسوی

۶	والی ہندوستان ہیں یہ معین مومنان	۵۰
۴۰	مومنون کے لوح دل پر نقش ہے اسم شریف	۸۰
۴۰	ملک دل بھی مومنون کے ہوگئے زیر نگین	۵۰
۲۰	گردش گردون سے انکو کچھ نہین ہے خوف و باک	۲۰
۱	احمد مرسل کے صدقے سے مرے نواب کو	۶
۷۰	عالم امکان مین ہے بافتح و فیروزی ہمین	۵۰
۸	حامی دیا و دین ہیں انکے قبائے دین و ملک	۲۰
۰	حضرت حسنین دو ہر اد ستگیر انکے رہین	۵۰
۴	دشمن انکے ذلت و خواری سے سب دین تباہ	۵
۱	آل و اصحاب محمد کی نظر ان پر رہے	۱۰
۲	بحر و بر ہو یا خدا نواب کے زیر نگین	۵۰
۳۰۰	شام سے تا روم اور ایران توران تک	۲۰
۱	آستان پاک ہووے حاکمونکا جبہ سا	۱
۲	باغ عالم مین رہے سرسبز نخل آرزو	۶
۸۰	فیض سے انکے ہو گلزار جہان رشک جنان	۵۰

۹۰	صاحب شمشیر ہیں ہر ہنر کے قدردان	۵۰
۵	ہیں جہتن سے بہت انکے جلو مین پہلوان	۵۰
۴۰	مجہ بحر شجاعت رستم ہندوستان	۵۰
۶	واصل قعر جہنم ہوگئے نکبت نشان	۵۰
۲۰	کر دیا ہر ایک کو مرہون لطف بیکران	۵۰
۱	اور شجاعت مین ہے رستم زال سے بھی تاتوان	۵۰
۳۰	لوگ کہتے ہیں انہیں فخر شہ نوشیروان	۵۰
۱۰۰	قادر قیوم نے یہ سب عطا کین خوبیان	۵۰
۵۸۴۰		۶۵۰

سمت ۱۹۲۲

۲۰۰	رحمت خلاق عالم ہے نصیب ہندوستان	۵۰
۴۰	مہر کا گویا نگین ہے قلب پاک مومنان	۵۰
۳	جان نثاری پر کمربستہ ہیں سب پیر و جوان	۵۰
۶	واقعی اپنے علی و مصطفیٰ کی ہے امان	۵۰
۲۰	گردش گردون سے رکھے محفوظ رب انس و جان	۵۰
۸۰	فاتح خیبر ہیں پشت و پناہ و مہربان	۵۰
۴۰	مہدی دین ہون معین سرور عالی مکان	۵۰
۴۰	محسن ہندوستان ہے ذات عالی بیگمان	۵۰
۵	ہو زیادہ خادمونکی عزت و توقیر و شان	۵۰
۸۰	فتح و نصرت سے جہان مین ہون ہمیشہ کامران	۵۰
۵	ہند سے تا سندھ ہون نواب صاحب حکمران	۵۰
۴۰	مصر سے تا چین ہون محکوم سب خورد و کلان	۵۰
۴	دولت دنیا و دین سے ہون ہمیشہ تو امان	۵۰
۹۰	صدقۂ آل رسول خاتم پیغمبران	۵۰
۴	دامن دولت زر گل کیطرح ہو زر فشان	۵۰

۱	ابر رحمت ہست شاداب گلزار مراد	۳		۲۰	سعود لطف خدا ہر دو ہیں یکساں	۵۰

۵۰۳ ۔۔۔ ۲۹۰ ۔۔۔ ۸۰۰۰

محو بہ صبر تمنائے ۔۔۔ سلطنۃ ہجری ۔۔۔ امداد مرید صبر رشاک علی ۔۔۔ آغاز قبر ۔۔۔ تم العلماء ۔۔۔ تمام قبر سودن نئے

سنۃ ہجری

۱۲۶۵ ۔۔۔ ۱۲۰۲ ۔۔۔ سمت ۱۹۔۲۲ ۔۔۔ ۱۵

خدایا جب تک طبق فلاکت ذو صرت گرم ہو اور کلیچہ ماہ طراوت شبنم سے نرم ہو اور ستاروں کی نگینوں سے آراستہ ہو خوان زمین فلک میں اور جام آفتاب وجاشنی مہتابی مہتاب سے یہ سات سفرۂ ہفت رنگ پر گزک میں ذات بابرکات حضرت نواب معلی القاب کی مع ہواخواہان باشوکت واقبال سلامت رہے دنیا میں دور دورہ باجاہ وحشمت رہے تو ود نیکیں ہو فقفوچین خوشہ چین ہو قرآن روا ہے ۔ وے زمین ہو مقبول بارگاہ رب العالمین ہو فتح ونصرت ہمرکاب ہو در مقصد خلائق ہے آستانۂ پاک نواب ہو راقم کی بھی تمنا بر آئے مراد دلی ملجائے حضوری میں سرفراز ہو ملازمت سے نگوزاروں میں ممتاز ہو تفکرات دنیوی سے نجات پائے عمر چند روزہ رضائے آقائے نعمت وعبادت حضرت صمدیت میں بسر ہو جائے

سبب تالیف کتاب لاجواب

اب یہ ابجد خوان ژولیدہ زبان خاک راہ سید الثقلین عنایت حسین بن شیخ غلام عباس خدا پرست حق شناس اپنا حال مختصر تحریر کرتا ہی اور وجہ تالیف کتاب تسطیر کرتا ہی کہ شہر قنوج میرا وطن ہی ۱۲۰۲ ہجری بلگرام مسکن ہی مرشد کامل کے ارشاد سے والد مرحوم ومغفور نے نوکری چھوڑ کر مہر توڑ کر وطن سے ہجرت فرمائی بلگرام میں سکونت فرمائی دسویں شعبان شب دوشنبہ ۱۲۶۶ ہجری میں دنیا سے انتقال ہوا اسی برس کے سن میں خدا کا وصال ہوا بلگرام میں مزار ہی شجرۂ طیبۂ نقشبندیہ میں شمار ہی

قطعہ تاریخ وفات والد مغفور

شب دوشنبہ دہم بود از مہ شعبان	بجلد حضرت عباس رفت زین جہنم گاہ
چو خواست مصرع سالش عنایت از رضوان	بگفت رشد عالم شدہ فنا فی اللہ

راقم نے اپنی ننہال میں سات برس کی عمر سے ظل عاطفت جناب خال مکرم منشی محمد ظہیر الدین صاحب مد ظلہٗ بن منشی محمد مسعود صاحب بلگرامی انار اللہ برہانہ میں پرورش پائی ۱۲۵۱ ہجری میں کانپور کی ہوا کھائی پھر نصیر الدین حیدر بادشاہ کے عہد میں تیرھوین تاریخ محرم ۱۲۵۳ ہجری کو دس برس کے سن میں لکھنؤ پہنچا

دن مین لکھنؤ آیا عہد ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علی شاہ
اودھ غازی اعاد اللہ ملکہ و مملکتہ مین عہدۂ وقائع نگاری خانۂ عامرہ و جیب خاص کا پایا سنہ ۱۲۷۰ ہجری ایام غدر
مین فلک نے روز سیاہ دکھایا تیسوین سلخ رجب کو شہر لکھنؤ چھوڑا یا جب تیسری شوال سنہ ۱۲۸۰ ہجری مین پھر لکھنؤ آیا
ایک روز جناب مولوی محمد یعقوب صاحب انصاری مہتمم اخبار کارنامہ نے تذکرۃً بندے سے فرمایا کہ علوم فارسی
و عربی پر اس عہد مین زوال آیا اردو نے رواج پایا اگر مرات مسعودی اردو ہو جاوے ہمارے چھاپنے کے کام آوے
تیرا بھی نام ہوگا سالار مسعود غازی کے ذریعے بخیر انجام ہوگا آپ نے قلت فرصت کا عذر کیا قبول نفرمایا جواب دیا بیت

بہر کاری کہ ہمت بستہ گردد	اگر خاری بود گلدستہ گردد

ہمت نہ ہار و مرات مسعودی لکھو [illegible] اللہ کرو کچھ

ترتیب دو آخر بتعمیل ارشاد عالی ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۹ ہجری مین سند لیکر باوجود انتشار حواس و تفکرات لاحقہ کے
حالات ابتداے آمد اہل اسلام کے ہندوستان مین و نسب نامہ سلطان محمود مع حملات و انتظام سلطنت خاندان
غزنویہ و حملۂ سومنات و حالات حضرت خواجہ معین الدین چشتی تاریخ فرشتہ وغیرہ سے انتخاب کیا مختصراً
مفصل بصحت تمام مقامات مناسب پر درج کتاب کیا ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۹ ہجری مین آغاز ربیع الاول سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین
انجام ہوا غزانامۂ مسعود تاریخی نام ہوا ناظرین پر تمکین نکتہ سنج باریک بین کی خدمات مین دست بستہ التماس ہے
جہان غلطی و سہو پائین بمحکم بے تکلف اصلاح سے بندہ کو مرہون منت فرمائین بیت اس سالک جبہ سیرین

تیرے حق مین دعا خیر کرین

قطعہ تاریخ خاتمۂ کتاب

گفت تاریخ غزانامۂ مسعود شہید	شد ختم بساعت سعید و مسعود	ہاتف پے سال از عنایت معبود	مقبول خدا زمین بود مسعود

نغمہ سنجی عندلیب خامہ بصحت حال ولادت و شہادت سالار مسعود از روی تحقیقات کشف و باطنی صاحب مرات مسعودی برگزیدۂ بارگاہ رب ودود

حضرت عبد الرحمان علوی چشتی قدس سرہ صاحب مرات مسعودی حضرت سالار مسعود غازی کی روح سے
فیضیاب ہین علم باطن مین انتخاب ہین تمامہ بارگاہ ذو الجلال ہین صاحب کمال ہین ساتوین شعبان
سنہ ۱۰۴۹ ہجری کو غریق رحمت ہوے داخل جنت ہوے

قطعہ تاریخ وفات در ہجری

مہ شعبان و شنبہ عبد رحمان	بہفتم شد غریق بحر رحمت	عنایت شد مرا تاریخ ہجری	رقم زد نیمہ از غزو ملت

قطعہ تاریخ دیگر

وا دریغا زجہان حضرت عبدالرحمان	رفت در خلد برین ہفتم ماہ شعبان
فکر کردم چو عنایت سے پے سال رحلت	آه در ملک عدم رفت ندا ز در رضوان

مصنف صاحب مرآت مسعودی کو ابتدا سے سالار مسعود غازی کی خدمت مین عقیدہ کامل تھا فیض روحانی حاصل تھا احوال ولادت وشہادت وسفر جہاد اکثر زبان خلائق سے مختلف سماعت مین آیا مگر کسی تاریخ مین خبر اوسکا نپایا مصنف صاحب نے اوسکی صحت کی جستجو فرمائی آخر تواریخ کہنہ تصنیف ملا محمد غزنوی مین کیفیت مفصل نظر آئی ملا صاحب عرصے تک ملازم سلطان محمود کے رہے آخر عمر خدمت سالار ساہو مین مشرف ہو کر ہمراہ سالار مسعود کے رہے بعد شہادت سلطان الشہدا کے ملا صاحب نے رحلت کی تاریخ یادگار چھوڑدی تمام حال سلطان محمود وجہاد سالار ساہو کا لکھدیا مگر سالار مسعود کی شہادت پر خاتمہ کیا مصنف صاحب نے حال سلطان الشہدا کا چن لیا خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرْ پر عمل کیا پھر روح پاک سلطان الشہدا کی طرف رجوع لائے آخر شب کو حضرت خواب مین نظر آئے بڑی مہربانی فرمائی کتاب لکھنے کی اجازت پائی حکم ہوا ہم بیان واقعی سے آگاہ کرینگے جابجا اصلاح دینگے جب مصنف صاحب نے یہ مدد پائی مرآت مسعودی تحریر فرمائی تاریخ دہستان کا التزام کیا سب حال تمام کیا اکثر حال تاریخ جہان آرا وتاریخ محمودی وروضۃ الصفا وغیرہ مین نظر آیا یا زبانی کسی محقق یا اہل باطن کے سن پایا یا خود عالم رویا مین حضرت کے فیض سے دیکھ لیا باجازت وارشاد حضرت درج کتاب کیا جب مصنف صاحب قبل مطالعہ کتب تواریخ مذکورہ سے حضرت نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ بن اکبر شاہ کے حکم سے کوہ شمال حدود دنیپال مین تشریف لائے وہان اجاچ منی بعد نام برہمن تاریخ دان وکیل راجہ کوہستان اور تمام وکلاے ہندوستان حاضر آئے اون سے اتفاقاً تواریخ کہنہ وسلطان الشہدا کا ذکر آیا اوسنے اونکو کتاب تاریخ زبان ہندی کے یہی حال بعینہ کہہ سنایا اور کہا کہ اب تک راجہ ہاے کوہستان راے شہردیو قاتل سلطان الشہدا کی اولاد مین پہاڑون مین آباد ہین تاریخ ہندی اونکے کتب خانے مین موجود ہے اوسمین یہی حال سالار مسعود ہے بعد چند سال کے جب مصنف صاحب نے تاریخ ملا محمد غزنوی کی ملاحظہ فرمائی تاریخ ہندی اور کلام اجاچ کی صحت پائی ایکبار مصنف صاحب کو عین چلہ نشینی مین یہ خیال آیا کہ سلطان الشہدا نے درگاہ خدا مین کیا رتبہ پایا بعد چند عرصے کے آخر عشرہ ماہ صیام مین بشارت ہوئی عالم رویا مین خانہ کعبہ کی زیارت ہوئی ایک مرد عرب صورت پیراہن سفید پہنے چادر سبز اوڑھے عمامہ عربی باندھے جانب دست راست نظر آیا اور عین کعبہ مین ایک مزار پایا اوس مرد بزرگ سے مجاور سمجھکر پوچھا یہ کسکا

فرمایا ہے جواب دیا یہ خاصہ پروردگار ہے عرصے کے بعد سلطان الشہدا اوسی قبر سے نمودار ہوئے گھوڑا حاضر تھا
سوار ہوئے مصنف صاحب نے قدم پر سر جھکایا حضرت نے فرمایا دوسرا گھوڑا موجود ہے سوار ہو ہمراہ چلو پھر
بہرائچ میں آکر رخصت فرمایا اوس روز سے قرب منزلت سلطان الشہدا کا خیال میں آیا دوسری بار وقت تصنیف
مرات مسعودی کے مصنف صاحب کے دل میں حضرت سلطان الشہدا کے حسب و نسب میں شبہ آیا
فوراً خواب میں سلطان الشہدا کو اسپ بادیہ خنگ پر سوار پایا کہ حضرت بہرائچ کی طرف سے سامنے آئے یہ زبان
پر لائے کہ میرے ہمراہ آؤ اپنا شک مٹاؤ پھر سالار ساہو کے مزار پر ہو کر روضہ منیفہ کی زیارت کی وہان سے
خانہ کعبہ کی راہ لی حضرت مرتضیٰ علی ردای خاختائی اوڑھے در کعبہ پر تکیہ لگائے نظر آئے اور کہ دو مرد داڑھی
والے سفید قریب دروازہ حرم کے پائے مصنف صاحب سے معترضانہ کہا آپ کو کچھ یاد ہے یہ تیری مرضی
کس کی ایجاد ہے مصنف صاحب نے جواب دیا کہ جب آیت اِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ
الی آخرہ حضرت رسالت پناہ پر آئی کیا تمنے نہین خبر پائی سر حلقہ اس طریقے کے اسد اللہ الغالب ہین
جانشین رسول مطلوب کل طالب ہین کسی نے اپنی طرف سے ایجاد نہین کیا یہ سنکر دونون نے سر جھکا لیا
پھر حضرت مرتضیٰ علی نے ارشاد کیا مرحبا خوب جواب دیا متصل خانہ کعبہ مین نماز ادا کی مصنف صاحب نے
اقتدا کی اوس وقت اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا کا رمز فہم ہوا یہ معلوم ہوا کہ حضرت مرتضیٰ علی خانہ زاد
پر عزل و نصب سلاطین و رجال اللہ کا فرماتے ہین حکم خدا کا بجا لاتے ہین زیارت حضرت علی مرتضیٰ سے
سینہ پر نور ہوا شبہ حسب و نسب کا دل سے دور ہوا

اول درجہ شہیدون کا احادیث نبوی سے مسطور ہے پھر حسب و نسب سالار مسعود غازی کا کتب معتبرہ سے مذکور ہے

کتاب کنز الحقائق مین آیا ہے رسول مقبول نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَ الشُّهَدَاءَ بِخَمْسِ كَرَامَاتٍ لَمْ يُكْرِمْ بِهَا
اَحَدًا وَلَا اَنَا یعنی بالتحقیق خدا نے بزرگ کیا شہیدون کو پانچ کرامات سے کہ نہین بزرگ کیا ہے کسیکو
اور نہ مجکو اَحَدُهَا اَنَّ اَرْوَاحَ جَمِيعِ الْاَنْبِيَاءِ يَقْبِضُهَا مَلَكُ الْمَوْتِ وَاَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ يَقْبِضُهَا
اللّٰهُ تَعَالٰى اول یہ کہ بالتحقیق ارواح سب پیغمبرون کی قبض کرتا ہے ملک الموت اور ارواح شہیدون کی قبض کرتا ہے
اللہ تعالیٰ خود اَلثَّانِي اَنَّ جَمِيعَ الْاَنْبِيَاءِ يُغَسَّلُونَ بَعْدَ مَوْتِهِمْ وَاَنَا كَذٰلِكَ وَالشُّهَدَاءُ لَا
يُغَسَّلُونَ دوسرے یہ کہ بالتحقیق سب پیغمبرون کو غسل دیا جاتا ہے بعد مرنے کے اور اسی طرح
مجکو اور شہدا کو غسل نہین دیا جاتا ہے اَلثَّالِثُ اَنَّ جَمِيعَ الْاَنْبِيَاءِ يُكَفَّنُونَ وَاَنَا كَذٰلِكَ وَالشُّهَدَاءُ
لَا يُكَفَّنُونَ تیسرے یہ کہ سب پیغمبرون کو کفن دیا جاتا ہے اور مجھے بھی اور شہیدون کے
واسطے کفن نہین ہے وَالرَّابِعُ اَنَّهُمْ يُسَمُّونَ الْاَنْبِيَاءَ الْمَوْتٰى وَاَنَا كَذٰلِكَ يُقَالُ مَاتَ مُحَمَّدٌ وَالشُّهَدَاءُ لَا يُسَمُّونَ

بالموتی بل یقال احیاء ۔ چوتھے یہ کہ نام ہونا پیغمبروں کا مردہ اور اسیطرح مجکو بھی کہا جاتا ہے
حلت فرمائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور شہیدوں کو مردہ نکہنا چاہیے بلکہ زندہ کہنا چاہیے والخامس
اِنَّ الانبیاء یشفعون یوم القیامۃ وانا کذالک والشہداء یشفعون کل یوم و یوم القیامۃ
پانچویں یہ کہ بالتحقیق شفاعت کرینگے انبیاء روز قیامت کو اور اسیطرح ہم بھی اور شفاعت کرینگے شہدا
ہر روز اور روز قیامت کو بھی الحمد للہ کیا درجہ اعلی رب اعلی نے شہیدوں کو عطا فرمایا کہ کسی نبی نے
نہیں پایا یہ نعمت پہلے خاندان رسالت کے حصے میں آئی اول سب سے حضرت امیر حمزہ نے شہادت پائی
پھر صحابہ کبار اس رتبے سے سرفراز ہوے اور حضرت امیر المومنین علی مرتضی شیر خدا اس نعمت سے
سرفراز ہوے پھر امام حسن نے شربت شہادت بحکم سقاهم ربهم شرابا طهورا خدا کے ہاتھ سے
نوش فرمایا انا اعطیناک الکوثر کا رتبہ پایا خاندان نبی اولاد علی معرکہ کربلا میں خلعت شہادت سے
ممتاز ہوے اس رتبے سے سرفراز ہوے سینۂ حسن مجتبے کا جگر دوپارہ ہوا تن شہید کربلا پر ظلم دوبارہ ہوا
اور اکثر المعصومین نے بمصداق لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون راہ خدا میں
جان دی کونین کی سلطنت لی یہ صحیح روایت ہے مختصر حکایت ہے کہ جناب شیر خدا کے اٹھارہ فرزند تھے بعضوں
نے ہوش سنبھالے ہر ایک محبت الٰہی میں سرشار راہ خدا میں نثار خصوصا حضرت محمد حنیفہ و حضرت عباس رضی اللہ
عنہم عاشق زار شہید کربلا تھے جان سے فدا تھے حضرت عباس نے علمداری کا رتبہ پایا ستمگروں کو جہنم میں
پہونچایا سبب جام کوثر کی لہر آئی سقائے سکینہ بنکر تشنہ لب فرات پر شہادت پائی حضرت امام حسین رضی اللہ
عنہ کو بڑا الم ہوا خیمۂ اقدس میں ماتم ہوا حضرت بار بار کمر پکڑ کر آہ سرد بھر کر فرماتے تھے کہ عباس میری کمر
توڑ گئے تنہائی میں تم سو گئے پھر بعد معرکۂ کربلا مختار نے محمد حنیفہ کی نیابت میں کیا کیا کام کیا خون حسین کا
انتقام لیا قصہ بہت طول وطویل ہے کتب تواریخ میں بالتفصیل ہے ثمرہ اس نیت پسندیدہ کا یہ ہوا کہ سالار مسعود
سا آفتاب صاحب ولاد محمد حنیفہ سے پیدا ہوا لکھا ہے محمد حنیفہ کو حضرت علی مرتضی نے علم ظاہری و باطنی و فنون
سپہ گری تعلیم فرمایا اور ایک خرقہ مع اسپ و دلدل و ذوالفقار دیکر جانشین فرمایا اور بعض روایات میں آیا کہ حضرت
امام حسین علیہ الرحمۃ نے بھی ایک خرقہ خلافت کا عنایت فرمایا سب فضائل محمد حنیفہ کے کتب معتبرہ میں مسطور ہیں
بیس فرزند آپ کے عبد المنان نیز عبد الفتاح مشہور ہیں عبد الفتاح کی اولاد خواجہ احمد گیسو دراز
پیر و مرشد اہل شاہ ولایت ترکستان ہیں اور سالار مسعود کے جد امجد اس سلسلے سے عبد المنان ہیں کہ
سالار مسعود سالار ساہو بن عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی کے فرزند ہیں اور
یہ عمر غازی بن ملک آصف غازی بن بطل غازی بن عبد المنان بن محمد حنیفہ بن اسد اللہ الغالب رحمۃ اللہ علیہم

کے دلبند ہین سالار مسعود غازی نے بارھوین پشت مین جلوہ فرمایا خرقۂ ارادت و خلافت و ورثۂ شہادت آبا
واجداد سے درجہ بدرجہ پایا سبحان اللہ ایسے بلند ہمت صاحب جرأت راہ خدا کے جانباز عاشقان الٰہی
مین ممتاز علی مرتضیٰ کی اولاد کے سوا کہان پیدا ہوتے ہین یہ جوہر خاندان نبوی سے ہویدا ہوتے ہین
یہ دو جہان کی نعمت پروردگار عالم نے بعد انتہا کے سالار مسعود غازی کو عطا فرمائی کہ راہ خدا مین جان دیکر
شہادت پائی آج تک جو خاصان خدا ہین اوس در کے گدا ہین ہر دم تازہ کرامت کا ظہور ہے مزار شریف پر
ہر حاجتمند مرادین پاتے ہین حاجت روائے عالم کہلاتے ہین ستر معلیٰ والدۂ ماجدہ سالار مسعود ہین خواہر سلطان محمود ہین

بیان ابتدائے آمد اہل اسلام کا ہندوستان مین بالاجمال اور کچھ پٹھانون کا حال

صاحب تاریخ فرشتہ نے تحریر فرمایا کہ جب معاویہ بن ابی سفیان کا زمانہ آیا انہون نے سنہ ۴۴ ہجری مین زیاد بن امیہ کو
بصرہ و خراسان دیا اوسی سال عبدالرحمان بن شمر نے بحکم زیاد کابل فتح کیا اوسی زمانے مین ایک امیر نامی
عرب مہلب بن ابی صفرہ نے والی مرو سے کابل و زابل ہوکر ہندوستان مین آکر دس بارہ ہزار لونڈی
و غلام پائے چند عرصے مین بہت ہندی ایمان لائے جب سنہ ۵۳ ہجری مین زیاد بن امیہ نے عارضۂ طاعون
مین وفات پائی اور سنہ ۶۰ ہجری مین یزید بن معاویہ کی نوبت آئی اوسنے سنہ ۶۲ ہجری مین سلم بن زیاد کو
خراسان و سیستان کا سپہ سالار کیا اور مہلب بن ابی صفرہ کو انکی ہمراہی کا حکم دیا سلم نے اپنے چہوٹے
بھائی یزید بن زیاد کو سیستان کا حاکم کیا اور ابو عبداللہ بن زیاد کو حاکم کابل نے قید کر لیا فوج عرب نے
کابل کو گھیر کر شکست کھائی پھر جب باجازت سلم کے طلحہ عرف طلحۃ الطلحات بن عبداللہ بن خلف خزاعی نے
پانچ لاکھ دینار دیے تب ابو عبداللہ نے قید سے رہائی پائی اور سلم نے طلحہ کو امارت سیستان کی دی قوم
غور و بادغیس سوا کابل کی ترے جر ثقیل سے کابلیون کو مطیع کر کے خالد بن عبداللہ کو کہ بعضے نسل خالد بن
ولید سے اور بعضے اولاد ابوجہل سے لکھتے ہین کابل دیا جب خالد بن عبداللہ حاکم کابل سے معزول ہوکر
اپنا رستہ لیا حاکم تازہ کے خوف سے عراق عرب کی راہ دشوار گذار دیکھکر درمیان ملتان و پشاور کے کوہ سلیمان
پر مسکن بنایا اور اپنی دختر کا ایک افغان مسلمان سے جو اوسے تعلق کر کے نیا رشتہ لگایا اوس سے دو فرزند
ایک لودی دوسرا سور نامی پیدا ہوئے طائفہ افغان سور و لودی اونکی اولاد سے ہویدا ہوئے
اور صاحب مطلع الانوار کا یہ کلام ہے کہ افغان قبطیہ اولاد فرعون کا نام ہے انتہی یہ قوم اولاد سلاطین اولوالعزم
عالی خاندان ہے آثار شجاعت و ریاست و نشان سلطنت خاندانی اونکے چہرے سے عیان ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام
انکو زیر کر کے راہ پر لائے بہت قبطی دین موسیٰ مین آئے اور ایک جماعت کثیر نے خدائی فرعون کے قائل ہو

دین موسی قبول کیا ہندوستان کا بہت یا کوہ سلیمان پر مسکن بنائے افغان کہلائے جب ابرہہ نے
جبال نزدیک ودور کو ہمراہ لیا کعبہ کا قصد کیا افغان بھی جو ایمان نہین لائے تھے اوسکے ساتھ کعبہ مین جاکر
شرفیاب ہوئے پھر افغانان قابل زراعت کرکے مالک اسپ وگوسفند ومال واسباب ہوئے اور اہل اسلام
سے کہ ہمراہ محمد قاسم کے سندھ سے ملتان مین آکر رہے تھے ان سے موافقت ہوئی ۱۴۳ ہجری مین جب
انکی اولاد کی کثرت ہوئی موافقت معمورۂ ہندوستان مثل کرمان وپشاور پر قبضہ پایا پھر کوئی سردار راجہ لاہور کو خبر
راجہ اجمیر کیطرف سے خراب ہوا لیکن مقابلے پر آیا جب یہ سردار کام آئے راجہ لاہور نے دو ہزار سوار پانچ ہزار پیادے
اپنے بھتیجے کے ہمراہ بھیجا افغانان اہل اسلام خلج وغور وکابل سے چار ہزار فوج مسلمانون کی مدد کو لائے پانچ
مہینے مین ستر لڑائی ہوئی اکثر مسلمان غالب آئے جاڑے کے موسم مین لڑائی موقوف رہی دم لیا
گرمی مین راجہ لاہور کے بھتیجے نے پھر میدان گرم کیا پٹھان اہل کابل وخلج ہمراہ ہوئے درمیان کرمان وپشاور
کے رزم خواہ ہوئے ابتدائے برسات مین ہندی بخوف سیلاب وسردی کے بلا فتح وشکست لاہور چلے آئے
اور کابلیون اور خلجیون نے بھی اپنے ملک کو قدم بڑھائے جب راہ مین ان سے وقت استفسار حال مسلمانان کوہستان کا
زبان پر لاتے تھے اہل عرب ماننے اور کہتے کوہستان افغانستان لیکن حال یہ ہے کہ مسکن انکا افغانستان ہے یہ قوم افغان کہلائی اور
وجہ تسمیہ پٹھان کی تاریخ فرشتہ سے تحقیق مین آئی کہ جب اہل اسلام ہمراہی سلاطین پٹنہ مین مسکن بنائے بوجہ سکونت پٹنہ کے پٹھان کہلائے
اوسی زمانے مین راجہ لاہور اور جبال ککر سے بگڑ گئی اور کھکرون نے بوجہ قرب وجوار کے پھر راجہ لاہور نے
افغانان اہل اسلام سے صلح وموافقت کی افغانان اسلام نے کوہستان پشاور پر قلعہ بنا کر خیبر نام کیا اور ولایت
روہ پر متصرف ہوکر مزاحمت ملوک سامانیہ سے اپنی حدود کا انتظام کیا جب غزنین مین الپتگین بادشاہ ہوا اور سبکتگین
سالار شاہ لمغان وملتان مین رزم خواہ ہوا افغانون نے عاجز ہوکر جیپال راجہ پنجاب کی مدد مانگی اوسنے سردی
مین مقابلے کی تاب نہ پائی بمشورہ راجہ بھاطنہ کے شیخ حمید کو کہ افغانون مین ہوشیار تھا صاحب اعتبار تھا
وزیر کیا شیخ حمید نے ولایت لمغان اور ملتان کے رئیسون کو اپنے کیا ہر ایک وضع پر اپنا عملہ بٹھایا افغانون کو
صاحب ملک ومال بنایا بعد فوت الپتگین وابو اسحاق اوسکے فرزند کے سبکتگین کو سلطنت غزنین کی ہاتھ آئی
شیخ حمید نے مصلحتاً صلح کرکے بیچ محبت جمائی سبکتگین نے ملک جیپال کا فتح کیا شیخ حمید کو ملتان دیا
مگر سلطان محمود نے خلاف عہد وپیمان سبکتگین کے سکو زیر کرکے مطیع بنا لیا کچھ در راہ [illegible] کردیا

حسب ونسب سلطان محمود بن سبکتگین کا بیان ہے اور سلطان کے حالات ہند کی خلاصہ داستان ہے

تاریخ منہاج السراج وجہان آرا وقول فرشتہ سے سلطان محمود بن سبکتگین بن جوقان بن قرا بحکم بن قزل ارسلان

بن قرامانان بن فیروز بن یزدجرد بن شیرویہ بن فرویز خسرو بن ہرمز بن کسریٰ ہین اور تاریخ محمودی و روضۃ الشہدا کے خاتمے کی دوسری فصل تفصیل اولاد امام حسن مین سید حسنی الحسینی نسل یحییٰ بن ادریس بن عبد اللہ محض بن حسن مثنیٰ بن حسن مجتبےٰ ہین اور بعض مورخون نے سبکتگین کو غلام ترکی نژاد لکھکر مختصر کیا تفصیل حسب و نسب کو بوجہ اختلاف و طول کے اوڑا دیا اور وجہ اختلاف کی یہ پائی کہ جب اولاد کرنے پر تباہی آئی سلاطین حکام اسلام سے خوف کھاکر جان بچاکر جلا وطن ہوے حسب و نسب چھپاکر مغلی کے صدمے اوٹھاکر گرفتار رنج و محن ہوے چنانچہ تاریخ منہاج السراج جرجانی مین لکھا ہے یہ خلاصہ ہو سکا ہے کہ عہد حضرت عثمان بن عفان مین ولایت مرو پاسیا مین جب یزدجرد قتل ہوکر فوج نے شکست کھائی اوسکی اولاد ترکستان مین آئی ترکون سے وصلت کرکے صاحب اولاد ہوے ترک کہلانے وہین آباد ہوے عہد عبد الملک مین نصر حاجی تاجر سبکتگین کو ماوراء النہر حدود ترکستان سے بخارا مین لایا اوسے الپتگین موالی ملوک سامانیہ حاجب خاص عبد الملک نے خرید فرمایا اور بعضون نے پہ سبکتگین کا بانقلاب زمانہ بچپن مین مغلون کی قید مین پہنس جانا اور الپتگین والی آل سامان کا سبکتگین خرید فرمانا تحریر فرمایا مگر راقم نے کسی محقق معتبر سے اس روایت ثانی ضعیف کا نشان نہین پایا اور الپتگین نے عہد تعلیم ایک سال کے آثار شرافت و فہم و فراست سبکتگین مین پاکر امیر الامراے لشکر و وکیل مطلق کیا بعد عرصے کے امیر نوح حاکم بخارا نے سبکتگین کو امیر ناصر الدین اور سلطان محمود کو امیر الامرا کرکے سیف الدولہ خطاب دیا جب الپتگین نے عہد عبد الملک کے منصور بن عبد الملک سے منحرف ہوکر غزنین مین پندرہ سال سلطنت کرکے ۳۶۵ ہجری مین قضا کی اور ابو الاسحاق اوسکے خلف نے بھی ۳۶۷ ہجری مین دو سال سلطنت کرکے ملک بقا کی راہ لی ارکین دولت نے سبکتگین کو لائق سلطنت کے پایا الپتگین کی دختر سے عقد کرکے تخت غزنین پر بٹھایا سبکتگین نے ہند مین چند بار جہاد فرمایا خطبہ و سکہ اپنا چلایا شعبان ۳۸۷ ہجری مین چھپن برس کی عمر مین بیس سال سلطنت کرکے موضع ترمذ حدود بلخ مین دنیا سے رحلت فرمائی لاش غزنین آئی سلطان محمود جو بطن خاص رئیسہ زابل سے خلف اکبر اولو العزم مشہور تھے وا آنذ نیشاپور تھے امیر اسمٰعیل چھوٹے بھائی ہمراہ تھے ولیعہد شاہ تھے اور صاحب سیر المتاخرین و ہفت اقلیم نے خلاف تاریخ فرشتہ کے سلطان محمود کو چھوٹا اور امیر اسمٰعیل کو بڑا بھائی تحریر کیا باقی حال مطابق لکھدیا جب امیر اسمٰعیل نے بلخ مین جلوس فرمایا انتظام مین فتور آیا اہل لشکر خود سر ہوکر مزے اوڑانے لگے بے خطر ہوکر خزانہ لٹانے لگے یہ حال سلطان محمود کی سماعت مین آیا امیر اسمٰعیل کو تحریر فرمایا کہ ملک بلخ و خراسان مفتوحہ ہمارا تم کو غزنین ہین دو امیر اسمٰعیل نے منظور نکیا میدان رہا سلطان اوسی سال ۳۸۸ ہجری مین بمجبوری لڑکے بعد فتح بھائی کو قید کرکے غزنین مین تخت نشین ہوے بعد چار ماہ کے وارث ملک سبکتگین ہوے

الغرض سلطان کا سرنام اپنے ایجاد کیا شرع اسلام کو رواج دیا یہ بادشاہ نامدار اعلی العزم رعیت پرور زبردست تھا فقیر دوست علما پرست تھا اسراف فضول سے نفرت تھی پرورش علما و فقرا کی عادت تھی تعمیر مساجد و مدارس منہا صرف کثیر تھا مسافران بیت اللہ کا دستگیر تھا ہر سال چار لاکھ درم کا شرفا سے غریب اہل ہنر کے واسطے تنخواہ کے سوا لنگر جاری تھا الا حسن صورت ظاہری سے عاری تھا لیکن بالاخوش اندام آبرو و نگر نیکی طالع خو ہمت و شجاعت و عشق جانبازی مین طاق جہاد اکبر و اصغر مین شہرہ آفاق اول سال جلوس مین ملک ماورالنہر بعد ملک روم و ایران و توران و بنگال و ملتان قبضے مین لایا اور اطراف دیار و امصار مین اپنا ڈنکا بجایا آیۂ کریمہ مین بحکم جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ جہاد کر کے شرع نبوی کو رواج دیا منکرین سے جزیہ شاہان نامدار سے خراج لیا کہ خلیفۂ بغداد کی امداد و اطاعت کر کے خلعت و خطاب پاتے رہے تا آنکہ مذہب ہوتے رہے شعر

عجب بادشہ تھا کہ پیدا نہین ۔ سکندر کو دارا کو تھا نہین
قسم کھاتے ہین اوسکے اقبال کی ۔ سواری پیادہ نکلی تھی پالکی

ہند مین بارہ حملے کر کے ظلمت کفر کی شائی اسلام کی قندیل جلائی اور صاحب شرائف عثمانی بلگرامی نے کتاب صبح صادق سے سترہ حملون کی سند پائی مگر تفصیل تحریر نفرمائی چنانچہ آٹھ حملون کا یہ انتخاب ہم نقل کیا جاتا ہے کا حال بھی درج کتاب ہو اول حملہ شوال ۳۹۱ھ ہجری مین سلطان نے دس بارہ ہزار سوار سے راجہ جیپال والی لاہور و پشاور پر دھاوا کیا آٹھوین محرم ۳۹۲ھ ہجری مین قید کر لیا راجہ نے خراج گذاری کا اقرار کر کے رہائی پائی مگر دوبارہ شکست کھا کر غیرت آئی اوس زمانے مین حکام ہند جب اہل اسلام سے دو بار شکست کھاتے تھے خود آگ مین کود کر جل جاتے تھے جیپال نے اول ناصرالدین سبکتگین بعد سلطان محمود سے شکست کھا کر حسب رسم اوس زمانے کے انندپال خلف اپنے کو اپنی حکومت پر بٹھا کر خود آگ مین جلکر جان دی سلطان نے قلعہ بھٹنڈہ مقبوضہ راجہ بیپالہ کو سر کر کے غزنین کی راہ لی پھر ۳۹۳ھ ہجری مین سیستان آ کے حنیف کو غزنین مین پکڑ لائے دوسرے حملے ۳۹۵ھ ہجری مین راو راجہ بہاطنہ و بہیلیا کو جو عہد سبکتگین سے منحرف تھا زیر کیا دو سو ہاتھی اور خزانہ لیا تیسرے حملے ۳۹۶ھ ہجری مین ابوالفتح داود بن نصیر بن شیخ حمید حاکم ملتان و انندپال والی لاہور کو بوجہ مدد دہی حاکم ملتان کے سزا دی بیس ہزار درم سرخ خراج سالانہ لیکر ایلک خان کو شکست دیکر غزنین کی راہ لی چوتھے حملے ۳۹۹ھ ہجری موسم بہار مین بوجہ بغاوت و امداد ابوالفتح لودہی کے انندپال سے مع راجہ اوجین و گوالیار و کالنجر و دہلی و اجمیر مددگاران انندپال کے بمقابلہ جماعت کثیر پنجاب مین لڑ کر بعد فتح نگرکوٹ پر جہاد کر کے بتون کو توڑا خزانہ جو عہد راجہ بہیم سے جمع ہو رہا تھا لیکر غزنین کو منہ موڑا پانچوین حملے ۴۰۱ھ ہجری مین محمد بن سوری حاکم غور ملحد کو وہ پھر لڑا کر قید کیا اوسنے زہر کھا لیا

پھر غزنین ہو کر ملتان سے ابو الفتح داؤد بن نصیر بن شیخ حمید کو پکڑ کر قلعۂ غور میں قید فرمایا بیکسی اجل نے
اوسکی جان لیکر قید ہستی سے چھوڑایا چھٹے حملے ۴۰۲ھ ہجری مین تھانیسر کے بتخانہ جگ سوم کو توڑا
اور قیدی و خزانہ لیکر وطن کو منہ موڑا ساتوین حملے ۴۰۴ھ ہجری مین قلعۂ نندونہ واقع کوہ بالناتھ
سے حاکم لاہور کو درۂ کشمیر تک بھگا کر اوس درہ تک اپنا عملہ بٹھایا اور تبت ہند و مسلمان کرکے مال غنیمت لایا
آٹھوین حملے ۴۰۶ھ ہجری مین قلعۂ لوہ کوٹ کا محاصرہ کیا جاڑون مین مصلحتاً چھوڑ دیا غزنین کو معاودت
فرمائی راہ کی سردی اور پانی مین بہت فوج کام آئی نوین حملے ۴۰۹ھ ہجری مین قنوج دسوین حملے
۴۱۲ھ ہجری مین لاہور گیارھوین حملے ۴۱۳ھ ہجری مین نندا والی کالنجر بارھوین حملے
۴۱۵ھ ہجری مین سومنات فتح فرمایا ذکر مختصر ان حملون کا بمقامات مناسب اس کتاب مین آیا اور اکثر مورخین
نے بالاتفاق سلطان محمود کو اولو العزم و مجاہد و شجاع و عادل و زبردست پابند شرع نصیر دوست علما پرست
قدردان اہل ہنر و سپاہ لکھکر حریص و طامع و زر دوست بھی مع حکایات شایان درج کتب کیا مگر تعمیر مساجد
و مدارس و وقف محتاجان و نذر فقرا و علما مین صرف بھاری لنگر جاری لکھدیا چنانچہ یہ حکایت زیارت حضرت
شیخ ابو الحسن خرقانی کی تشرع و خدا پرستی و عدالت سلطان کی گواہ ہے آئندہ اَلْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ

ذکر حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی کی ملاقات کا اور حاصل ہونا خرقۂ تبرکات کا

تاریخ بنا کیتی مین تحریر ہے کہ سلطان کو مہم خراسان مین حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی کی ملازمت کا خیال آیا مگر
کار دنیوی کے زمرے مین زیارت کو جانا خلاف ادب سمجھکر تامل فرمایا خراسان سے معاودت کی ہند کی
راہ لی بعد فراغ چار حملے جہاد ہند کے جب غزنین آئے احرام زیارت شیخ کا باندھکر خرقان مین تشریف
لائے ارکین دولت نے حاضر ہو کر سلطان کے شوق زیارت سے حضرت کو آگاہ کیا حضرت نے ملاقات
سے انکار کرکے جواب صاف دیا امرا نے یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی
الْاَمْرِ مِنْکُمْ پڑھ سنایا حضرت نے فرمایا مین اَطِیْعُوا اللّٰہَ مین ایسا مصروف و دل ہون کہ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ
سے خجل ہون پھر اُوْلِی الْاَمْرِ کسی کہتے ہین سلطان کہان رہتے ہین سلطان نے یہ سنکر امتحاناً اپنا جامہ
شاہانہ ایاز سے بدلکر دس لونڈیون کو لباس مردانہ پہنایا اور ہمراہ شیخ کے خدمت مین لایا حضرت نے جنبش
تک نکی تعظیم بھی ندی بلکہ ایاز کی طرف سے منہ پھیر لیا سلطان کے جانب رخ کیا سلطان نے کہا حضرت نے
بادشاہ کی تعظیم کو بورہے سے جنبش نفرمائی ہمکو معاف ہوی یہ آئی حضرت نے فرمایا واقعی اب ایک سے
گیارہ ہوسے اور آپ ملاکر بارہ ہوسے یہ سب انتہا کا ریا ہے کہ رنڈیون کو مرد غلام کو بادشاہ کیا ہے نام مرکو

باہر نکلنے تنہا تشریف لائے پھر سلطان نے تنہا بارگاہ مین آکر کچھ ذکر حضرت بایزید کا کیا شیخ نے یہ قول
حضرت بایزید کا سنا دیا کہ جسنے ہماری زیارت کی ہو شقاوت سے بری ہو سلطان نے کہا جب ابوجہل و
ابولہب نبی کے دیکھنے والے شقاوت سے بری نہون مین تصدیق اس قول کی کیونکر کرون حضرت نے
فرمایا توبہ کرو آداب ولایت کو ہاتھ سے نہ دو زیارت رسول خدا کی مہاجرین و انصار نے کی یا بعض اصحاب
انصار نے کی قولہ تعالیٰ وَتَرٰهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ سلطان نے کہا مجھے نصیحتاً کچھ ارشاد
ہو فرمایا چار کام اختیار کرو اول نماز با جماعت دوسرے پرہیزگاری تیسرے سخاوت چوتھے خلق اللہ پر شفقت
سلطان نے عرض کی بندہ دعا کا خواہان ہے فرمایا ہر پنجگانہ مین اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
ورد زبان ہے سلطان نے کہا دعاے خاص ہو ارشاد فرمایا عاقبت محمود باد سلطان نے زر و جواہر پیش کیا
حضرت نے ہار نان خشک سلطان کو دیا سلطان نے بشکل جاب کرکھایا منہ بنایا حضرت نے فرمایا تمھاری حلق
مین روٹی کا پھندا پڑتا ہے زر و جواہر سخت تر ہے اول دھات دوسرے پتھر ہے زیادہ گرتا ہے جیسے اسکو عرصے
سے طلاق دی ہے پھر چلتے وقت متامان فرمائے پھر سلطان نے پیراہن تبرک لیا جسکے ذریعہ دعا کرکے سومنات
فتح کیا آپ شیخ نے وقت رخصت کے تعظیم دی سلطان نے اوس بے التفاتی اور اس تعظیم کی وجہ پوچھی
فرمایا جب تمنے ہمارا امتحان کیا تجھے جواب ترکی بہ ترکی دیا اور جامع الحکایات مین تحریر ہے کہ جب سلطان نے مہم
خراسان کی چھوڑکر غزنین سے حضرت کی خدمت مین آنا بیان کیا حضرت نے فرمایا مرحبا تمنے غزنین سے میری
ملاقات کو قصد خرقان کیا خلقت خدا بیت اللہ سے تمھاری زیارت کو آویگی مراد پا دیگی

چار ہزار سوار مرسلہ مظفر خان کا اجمیر سے سلطان پاس فریادی آنا سلطان کا سالار ساہو کو امداد پر مامور فرمانا

بعد چار حملون کے جب سلطان نے غزنین آکر سنہ ۴۰۴ ہجری مین مال غنیمت ہند سے ایک میدان وسیع مین
آراستہ کیا جشن عظیم ترتیب دیا اوسی عرصہ مین سنہ ۴۰۵ ہجری مین چار ہزار سوار ہندی مسلمان الغیاث گویان حاضر
آئے آستان بوس ہوکر زبان پر لائے کہ برائے خدا دادرسی فرمائیے مسلمانون کی جان بچائیے ہند
مین تلاطم اور بلوہ ہے مسلمانون پر نرغہ ہے پہلے سلطان ابوالحسن نے ہر مرکو قتل کیا مظفر خان صاحب ہر مرز
کو گھیر لیا چاہا کہ ہلاک کرے قصہ پاک کرے مظفر خان مع اہل و عیال چند سال سے قلعہ اجمیر مین مسکن گزین
ہے اب راے بھیرون وراے سوم کرن پچاس ہزار سوارون کو لیکر بر سرکین ہے عداوت اسلام سے قلعہ گھیر لیا
مظفر خان کو تنگ کیا سلطان نے مستغیثون کو اطمینان سے شاد فرمایا خواجہ احمد بن حسن میمندی وزیر

ہم مکتب برادر رضاعی اپنے کو طلب کرکے ارشاد فرمایا کہ علماے ہند نے کس بادشاہ کا نام درج خطبہ شہید کیا
نجمیون نے جواب دیا بعد حمد خدا و نعت مصطفے کے ذکر آل و اصحاب پر خطبہ تمام ہوا اگر حضرت بادو فرمائین
تو درج خطبہ سلطان کا نام ہو مصرع ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند ✤ سلطان نے بمشورہ وزیر دوراندیش
خوش تدبیر سالار ساہو کو مرد میدان پا یا سالار لشکر بنایا پھر چند امراے ذی اعتبار اور سات ہزار سوار اور خاص
کمر کی تلوار اور خنجر آبدار اور نو گھوڑے عراقی صبا رفتار دیگر پہلوان لشکر خطاب فرمایا اور سب خلعت حسب لیاقت ہر ایک کو
مرحمت کرکے نشیب و فراز سمجھایا کہ دیکھنا کوئی بات سالار ساہو کو ناگوار نہو باہم کشیدہ دلی تکرار نہو اسمین کارخانہ بگڑ جاتا
انتظام جنگ مین فتور آئیگا تم سب بھائی سالار ساہو کو میرا مزاج دان و خیر خواہ جانتا اور ہمارے سپرد بادشاہ جانتا

جاؤ خدا یار ہے رسول اوسکا مددگار ہے

قطعہ تاریخ روانگی

حکم سے سلطان غازی حضرت محمود کے
حضرت سالار ساہو ہند کو راہی ہوے
بہر امداد مظفر خان مجوس بلا
یہ عنایت نے لکھی تاریخ سال ہاں مرحبا

اب سالار ساہو اجمیر کو تشریف لاتے ہین مظفر خان کی امداد فرماتے ہین پھر لشکر غیب و حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کرکے فتح ہندو اولاد کی بشارت پانا اور بعد معرکہ اجمیر مخدرہ عظمی ستر معلی کا غزنین سے آنا

سالار ساہو سلطان کے ہمراہ غزنین سے قندھار آئے پھر نوین ذیحجہ سنہ ۴۰۰ھ ہجری کو لشکر جرار اور روہی چار
شتر سوار لیکر ٹہٹہ کی راہ سے اجمیر تشریف لائے راہ مین تین منزل باہر مردان لشکر غیب پہلوان لشکر
کے سامنے عیان ہوے اور بشارت فتح ہندوستان و تولد فرزند نرینہ کی دیکر نظرون سے نہان ہوے
ایک روز پیران معبر نیک خو پھر جوانان خوش رو بعد شہداے بے سر سر زیر بغل سوار نظر آئے اور بکلام
استفسار یہ زبان پر لائے کہ ہم شہداے امت محمد لشکر حسین علیہ السلام ہین سرلشکر ہمارے شہید امجد
محمد بلخی اور بادشاہ سالار مسعود محبوب رب الانام ہین گو ہنوز رحم مادر مین نہین آئے مگر ہمارے افسر ہین
سالار ساہو کے پسر ہین اور پہلے روز جو پیران معبر دیکھے وہ مردان صاف ہین منتظم مصاف ہین ایک
طرف بحکم تقدیر گھوڑون کو روگردان کرکے پیچھے بھگاتے ہین دوسری جانب مدد کرکے فتح
عطا فرماتے ہین اس گفتگو مین تھے کہ سالار ساہو قریب آئے یہ بتعظیم سالار مسعود زمین بوس ہوکر

آداب بجا لا کے پھر بشارت فتح ہند و تولد فرزند کی دیکر نہان ہوئے سالار ساہو سجدہ شکر کا ادا کر کے
آگے روانہ ہوئے اجمیر سے تین منزل کے فاصلے پر لب دریا مقام کیا شتر سواروں کو حکم دیا تم آگے
جاؤ مظفر خان کو ہماری خبر پہونچاؤ اور دو شتر سوار مظفر خان پاس آئے بیان مقربان بارگاہ یہ خبر لائے
کہ یہان سے قریب لب دریا زیر کوہ ملک ولی اللہ کا مقام ہے مگر یہ بیجا اگر خضر علیہ السلام آپ ہی کا نام ہے
سالار ساہو نے زیر کوہ آکر حضرت خضر سے ملاقات کی حضرت نے یہ بشارت دی کہ تم یا ابو المسعود برگزیدۂ
بارگاہ معبود اس معرکہ مین دو نعمت عظمیٰ خدا تمکو عطا فرمائیگا جس سے قیامت تک نام روشن رہجائے گا
ایک فرزند نرینہ با سعادت صاحب ولایت عاشق سبحان دوسرے فتح ہندوستان ظلمت کفر ہند تمھارے
نور بصر کی روشنی سے دور ہوگی خلقت خدا کی مسرور ہوگی تا حشر حاجت روائے زمانہ ہوگا باب مقصد خلائق
آستانہ ہوگا سلطان الشہدا کہلائیگا جو کوئی منت مانیگا وہی پائیگا مسعود نام ہے سالار لشکر اسلام ہے اب یہ تو نبی لیکر وضو کر کے
شکر الوضوء اکر پھر دو رکعت نفل پڑھو اور ہر رکعت مین بعد فاتحہ گیارہ بار اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَ الۡفَتۡحُ
تا آخر پڑھکر ختم نماز کیجیے پھر سجدہ میں درگاہ مجیب الدعوات بے نیاز کیجیے سجدے مین سات بار سُبُّوۡحٌ
قُدُّوۡسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الۡمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوۡحِ پڑھو پھر تین بار درود پڑھکر خدا سے مراد چاہو فوراً قبول
ہوگی تمنا حصول ہوگی تب اس درخت کے نیچے جاؤ جو میوہ ہاتھ لگے توڑ لاؤ اوسے بحفاظت رکھ لو
ضائع ہونے نہ دو جب آپ کے مخدومہ علیا تشریف لائین نصف نصف آپ اور وہ کھائین یہ نخل مراد
کھلا ہے بار تمنا لاتا ہے سالار ساہو حضرت خضر کا حکم بجا لائے میوہ لیکر خوش خوش خیمے مین آئے اوس وقت سے
ایک حالت وجد کی دل پر ساعت بساعت زیادہ پاتے تھے مہمان غیبی نئی نئی بشارت سناتے تھے جس امر کا خیال آتا تھا فوراً
مہیا ہوجاتا تھا یہ حال تاریخ محمودی مین مفصل مسطور ہے اور اکثر کتب مین یہ مذکور ہے کہ تولد عیسیٰ علیہ السلام مین
حضرت مریم پر جو کیفیت طاری تھی وہی حالت سالار ساہو پر ساری تھی جس شجر بے ثمر کے نیچے حضرت مریم تشریف
لیجاتی تھین وہ گلگون ہوتا تھا آپ میوہ توڑ کر کھاتی تھین غرضکہ مظفر خان نے جب خبر آمد سالار ساہو کی پائی
جان تازہ آئی شاد ہو کر شادیانے بجانے مخالف گھبرائے سمجھے کہ لشکر سلطان محمود کا آیا باہم یہ مشورہ
قرار پایا کہ قلعے کا محاصرہ چھوڑ کر سات فرسنگ کے فاصلے پر پڑ رہو جاؤ کوہ گوگھرا کی آڑ مین مورچہ لگاؤ جب
مظفر خان و سالار ساہو یکجا ہو جائینگے ہم مقابلے پر آئینگے ورنہ ایک طرف سے مظفر خان دوسری جانب
لشکر سلطان گھیر کر قتل کرے گا زندہ جانے نہ دیگا القصہ لشکر مخالف پہلے ہی نقارے مین فرار ہوا مظفر خان
سالار ساہو کے استقبال کو سوار ہوا باہم ملاقات ہوئی تواضع و مدارات ہوئی مظفر خان نے عرض کی
حضور قلعے مین آرام فرمائین حسب مرضی انتظام فرمائین بندہ مع اہل و عیال باہر مسکن بنائیگا مگر ہر وقت

حاضر حضور ہر کوئی شاد مانی بجا لایا پہلوان لشکر نے ہنسکر فرمایا یہ اچھا فقرہ آپ نے سنایا مین آپ کا مرد گار ہون
یار یاست کا طلبگار ہون یہ وہی مثل ہے مصرع ملاقت مہمان نداشت خانہ مہمان گذاشت + تمھاری تکلیف ہمکو منظور
نہین پناہ دہندہ ہمین آپ قلعے سے باہر نجائے مجھے دوسرا مقام بتایئے پس سالار ہما ہونے لب جوش
جنگلو پرچایہ فرمایا مجیب مخالفین بھیجا یا چند روز مقام کیا پھر تعبلاح مظفر خان نئے مقام کا انتظام کیا دو روز عجب بہا باری
بنگامہ پردازی بپا کیا کہ تیسرے روز جب خسرو زرین کلاہ یکہ تاز میدان نہ نگاہ و قلعہ شرق سے نمودار ہوا اور
ہندو شب کو با فوج کوکب اوسکے دبدبہ سے فرار ہوا

شعر

علم صبح کا کھلا پرچم | فوج تارون کی ہوگئی درہم | ہندوی شب نے پشت کو پھیرا | خسرو مہر کا ہوا ڈیرا

پہلوان لشکر نماز صبح کے بعد میدان مین آیا سرداران نامدار سے فرمایا آج معرکہ جان سوزی ہے فتح کا روز ہے میمنہ
میسرہ ساقہ کمین گاہ سے فوج کو چیت کرو لشکر کو ہتھیارون سے درست کرو پھر بیلدار نکلے جھاڑی کاٹی
زمین ناہموار جابجا پائی کمین جھاڑی لگا کر بیٹھ جایا علمہا سے سرخ و سبز کا جلوہ دکھایا نقیبون نے رجز خوانی کی
بہادرون کی تازہ جوانی کی ہزارہا یلان نامدار رستم کردار ثانی اسفندیار ذی رتبہ سردار اپنا اپنا غول لیے علم
کھڑے تھے تیور پر بل پڑے تھے ہر ایک شربت شہادت کا طلبگار تھا باہم یہ قول و قرار تھا کہ آج وہ کام کرو
ایسا نام کرو جسمین سام و نریمان کی قبر مین زلزلہ آئے رستم و اسفندیار کا کلیجہ تھرائے گور بہرام گور شق ہو گیو
کارنگ فق ہو لشکر مخالف پر نرغہ کرو ایک ایک کو دیکھ لو ایک طرف پہلوان لشکر خود خسروانہ سر پر لگاتی
کمر مین جوش شجاعت جگر مین نیزہ اژدہا پیکر ہاتھ مین کمار کی گھات مین اسپ سرنگ کرد پہ سوار گرد آمد آ
نامدار تھا قطار خود و بکتر زرہ چار آئینہ سے درست فن سپہ گری مین چست +

شعر

یلان غرق آہن ز سر تا بپا | چو صورت کہ گیرد در آئینہ جا | آفرلباش چون مردم چشم یار | ہمہ نیزہ دار

ابلق سوار | میدان مین تشریف لائے ایک اونچے ٹیکرے پر پہنچ جاسلے اتش غیرت مین خون
کفر کی ظلمت چھائی کالی وردی نظر آئی لاکھون پیادہ و سوار وہ پکار میدان مین لائے لشکر اسلام سے مقابل
مین پہنچ جاسلے +

کعبہ ادھر تھا جلوہ نما اور ادھر کنشت | دوزخ اودھر تھا اور ادھر گلشن بہشت
کھیتی ادھر کرم کی اودھر تھے ستم کے کشت | یان کار نیک ہوتے تھے وان فعلہای زشت

شیطان اودھر تھا اور ادھر کردگار تھا
میدان مین مقابلہ نور و نار تھا

فوج مخالف مین ادبار کی نشانی تھی عجب پریشانی تھی کسیکا گھوڑا ارجل ستارہ پیشانی تھا کسیکا چہرہ زعفرانی تھا کوئی کمنہ تنگ پر سوار کسیکا لنگڑا سا ہوا کسیکی کھوپڑی تمام جھڑی تھی کسیکے ہاتھ مین علم سر کی ٹھیکری تھی خود و بکتر عجب انداز کا تھا زرہ چار آئینہ ساز و سینگوا نے ساز کا تھا اور اوسکی سجاوٹ کا یہ رنگ تھا جس سے مسکون کا دل تنگ تھا شعر

نہ ہوش بود نہ بندی تمام	چو زاغی کہ بیند باغ بدام	فرو ماندہ اسپان جولان ہمہ	چو اسپان شطرنج بیجان ہمہ

بادرنے کے شکون پر مہر کرنے آئے لشکر اسلام کو دیکھکر کلیجے تھرائے کسیکے دل مین خوف سماگیا کسیکو غش آگیا کوئی کہتا تھا اگر ہم جان بچا کر آبرو ڈبو کر اسوقت بھاگ نکلے اور پھر بھی جان کی خیر نظر نہین آتی ہے روح سلب ہوئی جاتی ہے کوئی چلایا ہمین بے کھائے رات بھر دست آئے دھوتی خراب ہو جاری پیشاب ہے یہان ہم کیا بتائین جہانتک جنگل ہو کر بستر پر جاتے ہین کوئی گانجے کا دم لگا کر آنکھین چڑھا کر ترنگ مین آیا حقہ بنا کر زبان پر لایا ابھی ہمکو بھی کل سے نکام ہے ہمارا یہان کیا کام ہے آؤ بیٹھو دیا کرو دم کو تماکو لو گانجے کی چلم بو دادا کو پٹھانکی پھر آنے دو ہمکو بھی سے لیتے چلو نہین تو راہ مین ترک اکیلا پاکر منگے کرتے کر دینی اوپچار بیدھرم بنا لینگے کسی نے کہا مصیبت سفر سے ہم تو تھک گئے ہین آبلے پاؤن کے ٹپک گئے ہین گھر کے پانی پینے سے اعضا شکنی ہے جان پر بنی ہے فصل کے تدامل سے تپ طاری ہے آج لرزے کی باری ہے درد سر جدا ہے نزلے کی آمد ہے کوئی برہمن بچہ بے ریشہ بولا ہمارا پوتھی بچار کر ساعت بتانا کام ہے پنڈت تو ہمین نام ہے راجہ بابو او بھگت سے بلاتے ہین تنتھی کلو کا ہار ہے بھگت کہلاتے ہین تمام عمر کبھی نہین ماری ہے اب زندگی سے جی عاری ہے جونکین لگانے مین سوئی گڑ جانے مین چاندنی کے حوالے ہو کر عینک کا استعمال کرتے تھے فصاد کی صورت سے ڈرتے تھے خون تو خون شہاب دیکھکر غش آتے تھے نشتر کے نام سے مرے جاتے تھے اب ہتیا پڑے کی دھرم جائیگا زیست پر بھی حرف آئیگا واہ ری مردی کسیکی جان لیکر ہتھیارے ہونا اپنی جان کھونا اگر اسی جان جوکھون مردم آزاری کا مردی نام ہے تو ہم درگذرے ہمارا سلام ہے ہم ایسے روزگار سے کنارہ کرینگے بھیک مانگ کھانا گوارہ کرینگے حلوا پوری کچوری بنائینگے بھوگ لگائینگے پوتھی بچار کھائینگے لڈو پیڑے کی عوض میٹھی اچار کھائینگے آبرو کو جان کے صدقے کرینگے کتے کی موت تو نہ مرینگے فوج مخالف مین تو یہ تلاطم مچا تھا بدحواس ہر برہمن بچا تھا کہ یکبار پہلوان لشکر نے بیت

بفرمود تا رخش را زین کنند + دم اندر دم نای زرین کنند +

غازیون نے رکابون مین پاؤن دیا ہاتھ مین برچھا لیا ڈاڑھیان دانتون مین دبائین مونچھین چڑھا کر آسن دبا کر باگین اوٹھائین تلوارین علم کر کے قضائے مبرم کیطرح جا پڑے ایسے لڑے کہ گاؤزمین تھراتی تھی زبان تیغ سے اقتلوا کی صدا آتی تھی ادا نہار ایک

زلزلۂ الہٰ کا وقت آیا ترک فلک نے سپر آفتاب سے منہ چھپایا برق تیغ ابر سپر سے سرون کے اولے برساتی تھی موت دوڑکر گلے کا ہار ہوجاتی تھی بہادر خون مین نہاتے تھے بے موت مرے جاتے تھے ایکدم مین لاشون کے انبار ہوے برق شمشیر سے جلکاری فی النار ہوے لڑائی بگڑگئی بھاگڑ پڑگئی راجی ہیرون وسوم کرن میدان سے کافور ہوے گھاٹیون مین محصور ہوے پھر تو جسکا منہ جدھر پھرا فرار ہوا آوارہ دشت ادبار ہوا غازیون نے چند فرسنگ پیچھا کرکے بھگا دیا بہت سردارون کو گرفتار کیا نقارہ فتح کا بجایا مال غنیمت بے انتہا پایا شہیدونکو زیر خاک کیا اونکے ماتم مین گریبان چاک کیا فاتحہ خیر کا پڑھکے آگے بڑھکے دیرہ غنیم پر مقام کیا رات کو آرام کیا صبح اجمیر کو سعادت فرمائی برابر قلعہ پر مسجد بنوائی سلطان محمود کا نام خطبہ مین صبح فرمایا کہ سکہ چلایا اکثر دیہات غیر مقبوضہ مظفرخان پر بنا عملہ مامور کیا ہر مقام سے باج وخراج لیا بعد تسلط کامل سالار کیا فتح کی عرضداشت بحضور سلطان غیور روانہ فرمائی ادھر غنیم نے بھاگ کر والی قنوج کی پناہ مین جان بچائی بادشاہ نوید فتح سے شاد ہوا اسپ وخلعت ہمراہ پہلوان لشکر کو امداد ہوا اور فرمان قضا جریان بدستخط خاص عطا سے ہدایت ہند مین تحریر کیا تھا تحریر یہ بھی لکھدیا کہ راے جیپال والی قنوج کو سمجھاؤ ہماری اطاعت پر لاؤ اگر مطیع الاسلام ہو جاے چھوڑ دو اور ہوائیان وہانے اطلاع کرو کہ یہ معرکہ ہمنے اپنے ذمے لیا ہم سپتر سعلے کو مع فرمان روانہ کیا

ظہور نور ولایت سالار مسعود اور آمد سلطان محمود جالم کا ہلیر کو پست کرنا متھرا کا بندوبست کرنا پھر قنوج فتح کرکے تاج بخشی فرمانا اور متمردان اطراف کی گوشمالی کرتے ہوے غزنین تشریف لیجانا

آٹھوین شوال سنہ ۴۰۴ ہجری کو جناب مخدرہ علیا حضرت ستر معلے نے اجمیر کو پرنور فرمایا سالار ساہو نے وہی میوہ عطاے خضر نصف نصف باہم کھایا نوین شب کو نور مسعود صلب پدر سے منتقل ہوکر رحم مادر مین آیا اکیسوین رجب سنہ ۴۰۵ ہجری مین یکشنبہ صبح صادق کو عالم منور فرمایا حسن یوسفی نمک ابراہیمی نور محمدی جبین انور سے عیان تھا چہرہ منور سے آفتاب ولایت تابان تھا

بیت جبین سے دبدبہ حیدری نمایان تھا	تمام چہرہ پر نور مصطفی تابان تھا

قطعہ تاریخ تولد سالار مسعود

ہوا تابندہ طالع مسعود	خاک مین کعبہ کے ملے خاک	سال ہجری لکھا عنایت نے	قبلہ وکعبہ دین ودنیا کے

ایضاً

ہوے پیدا جو سید سالار	سال عدے دین ہوا تو بیان	ای عنایت لکھو یہ ہجری سال	قبلہ دین وکعبہ ایمان

ایضاً

مہر مسعود جب ہوا تاباں	ہو گیا عرش و فرش نورانی	لکھی تاریخ یہ عنایت نے	تحفۂ عالم حبیب سبحانی

پہلوان لشکر نے تین شبانہ روز جشن طرب فرمایا تمام بازار و شہر اجمیر کو رشک خلد بنایا فقرا و محتاج کو زر و جواہر مرحمت کیا افسران فوج کو خلعت فاخرہ دیا پھر منجموں سے زائچہ کھچوایا منجم تیار بنایا ہر ایک اپنے علوم کی رو سے یہ عرض پیرا ہوا کہ اول ساعت آفتاب سعد اکبر ہین یہ مہر سپہر ولایت پیدا ہوا مشرق سے مغرب تک تا حشر نام روشن رہیگا ایک عالم مقبول خدا سالار غازی کیگا ستر کشان جہان فرمانبردار ہونگے یہ ہند کے تاجدار ہوسکینگے کئی برس سال وزیر سلطان کو عنادھ ہوگا سومنات پر فساد ہوگا پھر وہ ملک جو کسی بادشاہ اسلام کے قبضے مین نہ آیا ہے فتح فرمائیگا سکہ شرع نبوی کا چلائیگا یہ حال تاریخ محمودی مین مفصل تحریر کیا بیان مختصر لکھدیا الحاصل پہلوان لشکر یہ سنکر شاد ہوا انجموں کو خلعت و انعام امداد ہوا پھر تولد فرزند کی عرضداشت و چند تحائف ہندی نذر خدمت سلطان بھیجے قاصد عرضی لیے سلطان نہایت شاد ہوا قاصدوں کو خلعت و انعام امداد ہوا اور پہلوان لشکر و ستر سالار و سالار مسعود کے واسطے لباس گران بہا طیار کیا فرمان بھی بدستخط خاص لکھدیا کہ ریاست ہند کی آپ کو مبارک ہو سالار مسعود کے نام بھی اور والی قنوج کو مکرر سمجھا کر اطاعت اسلام پہ راضی کرو ورنہ ہمکو اطلاع دو کہ ہم خود قدم رنجہ فرمائینگے ایک نظر فرزند مسعود کو بھی دیکھ جائینگے اس عنایات سلطانی سے خواجہ احمد وزیر جلتا تھا گرگٹ کی طرح سر ہلا کر رنگ بدلتا تھا غرضکہ جب فرمان سلطانی پہلوان لشکر کے پاس آیا سالار ساہو نے مضمون بندہ والی قنوج کو تحریر فرمایا کچھ سمجھایا کچھ ڈرایا مگر وہ نابکار جاہ و حشمت پر مغرور تھا اپنے نزدیک دور تھا راہ پہ نہ آیا بلکہ آمادہ پیکار ہوکر مردان نواحی اجمیر کو اپنے ملک مین لبھایا سالار ساہو نے جب حجت ختم کی سلطان کو اطلاع دی سلطان مع لشکر جرار اجمیر مین تشریف لائے سالار ساہو و مظفر خان استقبال کو آئے افسران نے نذر دی فوج نے سلامی لی سلطان کو مشاہدہ جمال جہان آرای سالار مسعود نے شاد کیا زر و جواہر بادشاہ نے امداد کیا مملکہ اجمیر مین سالار مسعود سے دل بہلاتے تھے حد انفرماتے تھے پھر سالار ساہو و مظفر خان کو مقدمہ لشکر فرمایا اور متھرا مین آکر معبد کفار نواحی اوس جوار کو مسخر فرمایا وہان سے والی قنوج پر دھاوا کیا یکایک بیخبر کہ صاحب روضۃ الصفا نے مفصل لکھا ہے یہ خلاصہ اوسکا ہے کہ جب سلطان محمود نے مہم خوارزم کو تمام کیا چار ماہ جاڑون پھر قلعہ بست عسکا باد مین مقام کیا موسم بہار مین ہند کو کوچ کیا قنوج کا راستہ لیا لاکھ سوار اور بیس ہزار پیادے مطیع الاسلام اقصی بلاد ترکستان و ماوراءالنہر و خراسان سے ہمراہ سلطان ہوکے قنوج کو روان ہوے اور اکثر مورخین کی تحریر ہے مگر ضعیف تقریر ہے کہ قنوج پر سوای گستاسپ پدر اسفندیار کے کسی بادشاہ ولایت نے فتح نہین پائی یہ غلطی مولانای نظامی نے سکندر نامے مین ثنائی کہ سکندر نے

قنوج کو فتح فرمایا دہمترہ والی قنوج کو ہمراہ لایا مگر اہل اسلام مین اوس زمانے تک سوائے سلطان محمود کے سوا یہ
مسافت اور سات دریاے پار آفت طی کرکے کوئی بادشاہ قنوج مین نہین آیا تمکہ سلطان نے جب فتح
کشمیر مین ورود فرمایا جو حاکم نہ ملا آیا ہوے متعدد لشکر بنایا جنسے سردار شاہ یا لشکر پونچا یا ملک اوسکا تاراج فرمایا
پھر ایک مقام معبد ہنود پر آیا جسے صاحب روضۃ الصفا نے بے نام ونشان تحریر کیا مگر صاحب تاریخ فرشتہ
ومرآت مسعودی نے متھرا لکھا ہے یا سلطان نے کثرت نفاست عمارات کی دیکھکر ایک نامہ اشراف غزنین
کو جو متھرا سے تحریر فرمایا اوسمین ذکر عمارات متھرا بالشرح وبسط آیا عمارات عجیب وغریب مکان ہزار بتخانہ
بیشمار سنگ رخام ومرمر کے نظر آئے اور پانچ بت کلان طلائی مرصع پائے دو یاقوت گران بہا آنکھون
مین جڑے تھے جس کمرے تھے ایک یاقوت چار سو مثقال کا پایا اور چار ہزار چار سو مثقال سونا
ہاتھ آیا اور چھوٹے چھوٹے صدہا بت سونے کے بتخانون مین بت کمرے تھے جواہر گران بہا
جڑے تھے سلطان نے بتخانون کو جلایا قنوج کو کوچ فرمایا راہ مین قنوج کو چھوڑ دیا خود مع چند نامدیہ قنوج کا
رستہ لیا اسیر بھی والی قنوج آمد سلطان سے خانہ بدوش ہوا بھاگکر روپوش ہوا سلطان نے راہ مین
جو قلعہ پایا فتح فرمایا اٹھارہوین شعبان سنہ ہجری مین قنوج تشریف لائے لب دریا سات قلعے
بارفعت وشان ہمسر آسمان پائے دس ہزار بتخانے تین سو سال کے پرانے نظر آئے قلعہ دار گھبرائے
دروازہ بند کرکے آمادہ پیکار ہوئے ایکدن مین سب فرار ہوے جیپال بھی قلعہ تہ خانہ مین مع ہمراہیو
بتا گرفتار ہوا اور بحکم سلطان جلاوطن ہوکر آوارہ دشت پیکار ہوا غرضکہ بہت جوان طرفین کے کام آئے
زندہ غنیمت لائے اور بعضون نے لکھا ہے کہ سلطان نے ہزار بتخانے اونپر تاریخ بنا تین ہزار سال قبل کی لکھی
ہوئی تھی پائے وہان سے راے چندپال پر دھاوا کیا بھگا دیا یہ رتبے بڑا سرکش زبردست تھا والی قنوج مقدم کو
ہند کا حوصلہ پست تھا سلطان نے لوٹ مار کر قلعہ کا انتظام فرمایا بہت مال ہاتھ آیا پھر قلعہ راے چندراے کیطرف
لشکر بڑھایا وہ بھی بھاگتا نظر آیا لشکر نے تین شبانہ روز پیچھا کیا جو آگا مار لیا تین لاکھ دینار اور جنگی ہاتھی بیشمار
سوای مال ومتاع وجواہرات کے ہاتھ آئے لشکریون نے لونڈی غلام پائے اسی سفر مین جب شہر کالنجر
معروف کا ہیلہ واقع دامن کوہ حوالی کشمیر مین ورود لشکر شاہ ہوا راے گلچند والی کالنجر منحرف ہوکر تباہ ہوا
سلطان نے بڑی جانفشانی سے اوسکو مع پچاس ہزار مشرک کے تہ جہنم پہنچایا ملک بھوج کو فرار بتایا بعضون
کا قول ہے کہ ملک بھوج سے انتزاع ریاست کی ملک محمود کو وہان کی حکومت دی پھر
دار السلطنت مین تشریف لایا جامع مسجد ومدرسہ عالیشان بنایا ہر علم کا کتبخانہ مہیا کیا طالبون کو تعلیم کا حکم
دیا تاریخ محمودی مین تحریر ہے کہ جب سلطان بعد مہم ہند غزنین کو روان ہوے سالار ساہو ہمراہی کے خواہان

ہوسے حکم ہوا کہ ملک ہند در حقیقت آپ نے فتح کیا ہے یہ ملک آپ کو دیا پھر خلعت گران بہا مع اقطاع
گھوڑے عراقی پہلوان لشکر کو امداد کر کے امیدے ہند کو رخصت کیا مظفر خان کو بھی خلعت فاخرہ دیکر ہمراہ
کر دیا سالار ہمارہ ہوسے نے مہربان خوش تدبیر کو واسطے دادرسی رعایا کے ملک تسلیم و عہدہ مین مامور فرمایا
اور راے جیپال کو باقرار اطاعت اسلام کچھ خراج مقرر کر کے حاکم قنوج بدستور فرمایا اور خود بدولت
اجمیر مین قیام کیا ملک کا انتظام کیا یہ صاحب مرات مسعودی و روضۃ الصفا و صبح صادق کا بیان ہے
مگر ہے جیپال و چندراے کے نام کے سوا ملک کا کسی کتاب مین نہ نام ہے نہ نشان ہے اور تاریخ فرشتہ مین
اول نام والی کالنجر و والی قنوج و سنہ ہجری مین اختلاف پایا پھر بعد معرکہ قنوج بذم متھرا و والی مہاون و میرٹھ
کا اسطرح ذکر آیا کہ نوین حملہ ۴۰۹ ہجری مین سلطان با فوج مذکورہ بالا کشمیر ہو کر سیدھے قنوج آئے
کورہ نامی والی قنوج مع زن و فرزند [illegible] اور صاحب حبیب السیر نے والی قنوج کے مسلمان ہونیکی سند پائی
بہر حال سلطان نے تاج بخشی فرمائی اور مدد وہی سے مطمئن فرما کر تین روز کے بعد امیرت والی میرٹھ پر
چڑھا فرمایا اہل قلعہ نے دس ہزار درم قیمتی دو لاکھ پچاس ہزار روپیہ کے اور تیس ہاتھی پیش کر کے ملک بچایا
پھر سلطان نے راجہ گلچند والی مہاون واقع کنار دریاے جمن پر چڑھائی کی اوسنے ہاتھی پر سوار ہو کر دریا
کی راہ لی فوج نے پیچھا کیا ہاتھی پار گھیر لیا اوسنے خنجر سے پہلے اپنے زن و فرزند کا سر اوتارا پھر اپنا پیٹ
مارا سلطان نے بہت نقد و جنس اور اسی ہاتھی پائے پھر والی دہلی کے ملک مین آکر متھرا جاے ولادت
کرشن کے مندر جلا دیے یہان مکان سنگین ہزار مندر مثیار عجیب و غریب نظر آئے پانچ بت طلائی مرصع
با قوت چشم پائے سلطان یہ عمارات دیکھکر حیرت مین آیا اور امراے غزنین کو ایک نامہ اس مضمون کا تحریر
فرمایا کہ اس شہر متھرا مین ایسے مکانات ہزار اور مندر مثیار اکثر سنگ رخام و مرمر کے دیکھے کہ اگر کوئی بنایا
کرے تاہم بصرف صد ہزار دینار و چار صد استادان کامل العیار سے دو سو سال مین بھی نہ بن سکے غرضکہ
مین اشتہار دو کہ جو استاد کامل العیار ہو اور مثل عمارت متھرا کے دو ایک سال مین عمارت بنانے کا
سواے اجرت کے سو ہزار دینار سرخ انعام پائیگا المختصر بعد بتون کو توڑ کر ترپن ہزار اودہ سونکو گلانیکے اٹھانوے
ہزار تین سو مثقال سونا پایا بعد مقام بیش روز کے سو اونٹ پر لدوا کر کوچ فرمایا آگے بڑھکے کنارے دریا
چند مندر کلان چار ہزار سال کے توڑ کر سات قلعے گرد نواح کا بندوبست کیا پھر قلعہ منج کو جو اصل
منجھور تھا کثرت استعمال سے منجور ہو کر اب مندر مشہور ہے پندرہ روز مین فتح کر لیا وہان سے راے چندپال
و چندراے کو شکست دی اور پچاس ہزار لونڈی غلام اور تین سو ہاتھی سواے مال غنیمت و تحائف ہندی
سب کے لیکر غزنین کی راہ لی چنانچہ ایک ہاتھی سے چندراے کا ہند مین مشہور تھا اور سلطان بصرف کثیر اوسکا طلبگار

وہی ہاتھی رات کو بیعت کر کر دوہی سلطان مین خداداد آیا اقبال سو وفیل محمود سمجھ کر کھینچ لایا سلطان نے اوسکا خداداد نام رکھا پھر غزنین مین اگر مساجد و مدارس و خانقاہ بنوا کر ایسے سجوائے اور وہ اہتمام کیا کہ ظریفون نے عروس فلک مسجد کا نام کیا اور وہ تحفہ ہندی ایک پتھر جسکا دھویا پانی زخم کاری کو بھر لاتا تھا دوسرا جانور بصورت قمری جو زہر لو کھانا مکان مین رکھنے سے مضطرب ہو کر بے اختیار اشک بہاتا تھا سنہ [illegible] ہجری مین نذر خلیفۃ القادر باللہ مع فتح نامہ روانہ بغداد فرمایا پھر احماد بن علی قرامطہ قزاق راہ بیت الحرام کو عدم کا رستہ بتایا اَلْعِلْمُ عِنْدَ اللہِ

دسوین حملہ سنہ [illegible] ہجری مین جب راجہ نندا والی کالنجر ملک بندیل کھنڈ نے نبیرہ جیپال والی پنجاب کو لیکر معداوت اطاعت اسلام کے راجہ قنوج پر چڑھائی کی مگر بعد قتل راجہ گورا کے سلطان نے پہونچکر اول نبیرہ جیپال کو شکست دی پھر سلطان کالنجر مین تشریف لائے کثرت فوج نندا سے گھبرائے شب کو فتح کی دعا کی نندا نے شبا شب بھاگ کر راہ لی سلطان پانسو ہاتھی غزنین مین لائے اور اہل قرات و نار دین نے سرحد ہند و ترکستان مین بت پرستی کے رنگ جمائے سلطان نے نجری و سنگ تراش و لوہار ہمراہ لیجا کر قیرات کو فتح کیا اور حاجب علی بن ارسلان جاذب نے بحکم سلطان نار دین کو دیکھ لیا بتخانے کو توڑ کر چالیس ہزار سال کا ایک پتھر منقش کندہ کیا ہوا پایا پھر سلطان نے وہان قلعہ بنوا کر علی بن سلجوقی کو کوتوال بنا کر خزانہ اور بردی لیکر کوچ فرمایا اور قلعہ لوہ کوٹ حوالی کشمیر کو ایک ماہ تک سنہ [illegible] ہجری مین محاصرہ کر کے بطور سابق سنہ [illegible] ہجری کے بے فتح چھوڑ دیا

گیارھوین حملہ سنہ [illegible] ہجری مین جیپال ثانی جانشین انندپال والی لاہور کو اجمیر تک بھگا دیا ولایت لاہور و پنجاب مین بندوبست کر کے خطبہ و سکہ اپنا جاری کیا اور خاص لاہور مین بنیاد کی اہل اسلام کی بنیاد قائم کی سابق نہ تھی پھر نندا والی کالنجر پر یورش کیا مگر راہ مین قلعہ گوالیار کو گھیر لیا راجہ نے پینتیس ہاتھی نذر کر کے اپنا ملک بچایا پھر سلطان کالنجر مین آیا نندا تین سو ہاتھی نذر لایا اور ایک شعر ہندی تصنیف کر کے صفت سلطان مین سنایا سلطان نے اوسکے انعام مین پندرہ قلعہ مع قلعہ کالنجر کے نندا کو مرحمت فرمائے اوسنے جواہرات گران بہا نذر بھجوائے +

سالار مسعود کا مکتب مین جانا اور بعد فراغ علوم ظاہری عبادت معبود مین دل لگانا

لکھا ہے کہ جب سالار مسعود کا چار سال چار ماہ چار دن کا سن آیا بسم اللہ کا دن آیا سالار ساہو فرزند ارجمند کو حضرت سید ابراہیم پاس لائے شکرانہ بسم اللہ مین چار گھوڑے مع زین و جامہ نذر فرمائے اور کاسہ گدای تھالیان زر و جواہر سے بھر دیا ہر غریب کو امیر کر دیا [illegible] سالار کو [illegible] سرفراز فرمایا [illegible]

ن مین عبادت معبود کا شوق ہوا شب بیداری کا ذوق ہوا آپ ہر روز بعد دن چڑھے نماز چاشت و درود و تلاوت قرآن سے فرصت پا کر دیوان عام مین تشریف لاتا دوپہر تک درویشان کمال اہل باطن صاحب حال وقال سے لطف اوٹھاتا کچھ خود حاصل کرتا کچھ اونکو سکھاتا بعد پند و نصائح وعظ سنا کر راہ سلوک بتا کر جب ہمراہ سبکے خاصہ تناول فرماتے تھے پھر مطلعے [illegible] کو جاتے تھے بعد نماز ظہر دیوان عام مین تشریف لاتے تھے افسران فوج و شاہزادگان ہمعصر سے ملاقات فرماتے تھے کبھی سیر و شکار کو تشریف لیجاتے گاہ شغل نیزہ بازی و تیراندازی و گوی چوگان مین شام تک دل بہلاتے طریق جہاد اکبر و اصغر مین سب بے نظیر تھے نہایت خوش تقریر تھے اکثر اصطلاحات روزمرہ ہر قسم کے فصیح و بلیغ ایسے زبان مبارک سے ادا ہوتے تھے کہ حاضرین حیرت مین مبتلا ہوتے تھے بلند ہمتی مین سب فخر حاتم کرتے تھے جو سامنے آتے انعام سے محروم نرہتے تھے اسپ و جواہر و خلعت و شمشیر و خنجر حسب لیاقت ایسا عنایت ہوتا تھا کہ ایک مدت تک اونکے روزمرہ کو کفایت ہوتا تھا ہمیشہ باوضو رہتے تھے اکثر نماز نفل مین قبلہ رو رہتے تھے جاے نشست ظاہر و باطن پاکیزہ و صاف جامہای نفیس و شفاف عطر و خوشبو کا نہایت شوق تھا پان کا بہت ذوق تھا چند ہزار جوان فرشتہ صورت خوش مزاج ماہ طلعت صاحب تاج زرین کلاہ خیر خواہ باپوشاک نفیس عطر لگائے پان کھائے حاضر رہتے تھے دیکھنے والے درود پڑھکر یہ کہتے تھے کہ اللہ اللہ مثل سالار مسعود نمونہ قدرت خدا ہر جلیس یوسف لقا ہے بعد ائمہ معصومین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جمال محمدی آپ کے چہرۂ انور سے نمودار تھا افسوس ہے کہ منکران سیہ دل کو آپکی ولایت سے انکار تھا

سالار ساہو کا کاہیلر مین آنا متمردان اوس نواح کو سزا پونہچایا

مورخان صداقت رقم کی تقریر ہے اور محرران واسطی قلم کی تحریر ہے کہ جب پہلوان لشکر کو دس برس مین انتظام ہند سے اطمینان ہوا خراج آنے لگا دادو دہش کا سامان ہوا اوسی عرصے مین سلطان محمود متوجہ خراسان ہوئے اور متمردان دامن کوہ کاہیلر کی بربادی کے خواہان ہوئے ناظم کاہیلر نے عرضداشت روانہ کی سب کیفیت لکھدی شاہ کیوان بارگاہ نے فوراً فرمان قضا توامان اس مضمون کا پہلوان لشکر کو تحریر فرمایا سانڈنی سوار دوڑایا کہ بھائی نصف لشکر اجمیر مین چھوڑو اور نصف فوج سے کاہیلر کو نہ موڑو بیان سے اشرار زر دار روپیہ کے زور سے جامے مین نہین سماتے ہین ہر بار نیا رنگ لاکر بل کھا کر اینٹھے جاتے ہین انکو اپنے مال و زر پر غرور ہے گوشمالی ضرور ہے ہم مہم خراسان سے مجبور ہین کاہیلر سے دور ہین ورنہ خود دیکھ لیتے تمکو تکلیف نہ دیتے بمجرد ورود فرمان عذر لوگیان سالار ساہو نے میر سید ابراہیم و مظفر خان اور امیران خوش تدبیر

کو سالار مسعود کی خدمت مین چھوڑا اور خود بدولت نصف فوج سے کابل کو منہ موڑا ہرچند کہ سالار ساہو نے اپنی روانگی مین عجلت کی مگر سرکشون نے ناظم کابل کو فرصت نہ دی فوج بیشمار سے گھیر لیا کابل کو تاراج کیا ناظم کابل نہایت تنگ ہوا قلعہ بند ہو کر آمادۂ جنگ ہوا مخالفین نے تمام شہر کو لوٹ مار کر اپنے گھرون کا رستہ لیا پہلوان لشکر نے راہ مین گھیر کر مقابلہ کیا پھر عجیب جانبازی ہنگامہ پردازی کی لڑائی رہی زور آزمائی رہی کہ چرخ گردان جسکو دیکھکر آج تک چکراتا ہے نیر اعظم باین رفعت سر شام سے غرفۂ مغرب مین منہ چھپاتا ہے شام کو لشکر اسلام نے فتح پائی تیرہ بختون نے شکست کھائی چند ہزار ناری جہنم واصل ہوے چالیس ہزار سردار سے زیادہ محبس مین داخل ہوے اللہ اللہ اس جرات کو دیکھا چاہیے کہ ہنوز راہ تمام کر کے منزل پہ آئے تھے نہ کمین کر کھول کر ستانے پائے تھے نہ ہاتھ منہ دھونے پائے تھے اوسی طرح سے کسانے تھے راہ مین مقابلہ ہوا اور یہ معاملہ ہوا فتح کرتے ہوے کابل مین داخل ہوے ناظم کابل کے مقاصد دلی حاصل ہوے فتحنامہ سلطان پاس آیا سلطان نے اوسکے انعام مین فرمان معافی کابل کا سواے جاگیر کے واسطے سکن کے بدستخط خاص تحریر فرمایا

سالار مسعود کا حسب الطلب سالار ساہو کے مع جناب ستر معلی کے کابل مین آنا قصبہ اول مین مقام فرمانا پھر شیوکن اور شبو زمیندار خواجہ احمد بن حسن میمندی کے سالے کا مٹھائی پر زہر لانا سالار مسعود کا تصرف ولایت سے پہچان جانا اور سیدم شہر کو تاراج کر کے دشمن کو قید فرمانا سلطان محمود پاس لانا

لکھا ہے کہ جب سالار ساہو نے مفسدان کابل کو بھگایا سلطان نے یہ ملک بھی عنایت فرمایا سالار ساہو نے فورا سالار مسعود کو مع مخدرۂ عظمی جناب ستر معلے کے اجمیر سے طلب کیا سلطان الشہدا نے دوسرے روز چند ہزار سوار و ندیمان خوش کردار ہمراہ لیکر مع جناب ستر معلے کے کابل کا رستہ لیا راہ مین تکان کھینچتے صعوبت سفر جھیلتے اول مین تشریف لائے شیوکن اور شبو خواجہ احمد وزیر کے سالے از راہ فند رشتہ والے حاضر آئے نذر دیکر دست بستہ عرض کیا غریب خانہ مین تشریف لائیے بندہ نوازی فرمائیے غلامون کی دعوت قبول ہو تمنائے دل حصول ہو سلطان الشہدا نے وزیر کی بدنہادی سے انکار کیا جواب صاف دیا شیوکن نے عرض کیا خدمتگارون کو حکم ہو جاے دعوت عام سلخ مین آ نے یہ بھی منظور نہ فرمایا باہر شہر کے خیمہ جمایا صبح کوچ کے وقت شیوکن دو من مٹھائی قند اول مین زہر ملا کر لایا دسترخوان

خاص نے ذلت قید کر بنایا حضرت نے باورچیخانے مین بھید جی کول نامی داروغہ مطبخ سے تاکید کی کہ کوئی
نہ کھانے پاوے ساتھ صاحب کے پھر شیوکن کو خلعت سروپا عنایت کر کے رخصت فرمایا اور خود وہ وقت سے
دوسری منزل پر ڈیرہ جمایا ملک نکیبت سے وہی مٹھائی منگائی جب کتے کو کھلائی فوراً مر گیا زہر کام کر گیا
سلطان الشہدا نے حاضرین لشکر سے فرمایا کہ دیکھا ہمکو اس ہندو کینے نادان بنایا حضرت معلیٰ نے بڑا ملال کیا
مال تھا مین صدقہ دیا رات کو آرام کیا صبح وہین مقام کیا اور چند ہزار سوار نوجوان فرشتہ کردار خوش بیان
لیکر شکار کھیلنے کو مواضعات اول مین تشریف لائے کچھ جاسوس شیوکن کی خبر کو مامور فرمائے جاسوسون نے یہ خبر
پہنچائی کہ شیوکن نے ابھی غسل سے فراغت پائی اب بتخانے مین پوجا کرتا ہے تھوڑون پر یا تھا کہ ناتھ اگر اطلاع
خبر جائیگا شکار زبون کی صورت باندھ لائیگا حضرت نے فوراً بتخانے کا محاصرہ کیا شیوکن نے بجرأت تمام مقابلہ
کیا پھر تو خوب کشت خون ہوا صبح نیلگون پر شفق پھولی حال زبون ہوا جانبازان جان فروش خانہ بدوش نے
ہزارون کو اول منزل پہنچایا خود جنت مین ڈیرا جمایا لشکر غنیم فرار ہوا شیوکن مع زن و بچہ گرفتار ہوا سلطان الشہدا
نے شہر کے تاراج کا حکم دیا خود مع قیدی پڑاو کا رستہ لیا دس برس کے سن مین اول ہی فتح پائی پہلی جرأت کھائی
حضرت معلیٰ نے اول فتح کا نذرانہ صدقہ دیا سلطان الشہدا نے ہمراہیون کو خلعت و جواہر عنایت کیا دوسرے
روز واقعہ مفصل سلطان محمود کو تحریر کیا خود کاہیلر کا رستہ لیا اودھر نرائن نام شیوکن کا بھائی لڑائی سے
بھاگ کر غزنوی پاس آیا رو پیٹ کر اپنا حال سلطان کو سنایا کہ سالار مسعود نے بے قصور ہمارا شہر اور گھر لوٹ لیا میرے
بھائی شیوکن کو مع زن و بچہ قید کیا سلطان کو حیرت نے لیا کہ قاصد نے نامہ مسعود دیا اوسیوقت سلطان نے
بدستخط خاص اس مضمون کا فرمان تحریر فرمایا کہ یہان تمھاری تحریر کے پہلے نرائن آیا اوسنے سچ مین جھوٹ ملایا
اپنا مطلب جمایا پھر تمھارا خط آیا سے ملاحظہ فرمایا اوسکا لفافہ کھل گیا وہ نالائق ہماری نظر مین ذلیل ہو گیا اب تم شیوکن کو
مع زن و بچہ بقید سخت جب ہمراہ لاؤ گے اور حال زبانی ہمکو سناؤ گے ہم آپنے روبرو سزایاب کرینگے نمک حرام
کو بہت خراب کرینگے اس تحریر سے خواجہ احمد کو رنج بے شمار ہوا نفاق مخفی آشکار ہوا قصہ مختصر راہ مین سلطان الشہدا
نے فرمان شاہی پایا ملاحظہ فرمایا یہان سالار ساہو شوق دیدار فرزند یوسف جمال سے یعقوب وار بیقرار ہوے
ایک کوس کے فاصلے سے استقبال کو سوار ہوے سلطان الشہدا کو راہ مین لیا حضرت نے تسلیمات
کر کے قدم پر سر رکھدیا سالار ساہو نے گلے سے لگا کر پیشانی پر بوسہ دیا اور آدھی روز ولیمہ کیا سالار مسعود
نے راہ کی سرگذشت بیان کی شیوکن کی کور نمکی عیان کی باتین کرتے دولتسرا مین تشریف لائے ارکان دولت
حاضر آئے حضور مین حسن نامی رئیس عراق کعبہ سے آپ جبتک کے سوار نے ملازمت حاصل کی نذر دی جسکی نگاہ وجمال
جان آفرین پر پڑی کہ ملڑی بندہ بیدام ہوا حلقہ بگوش غلام ہوا ہر ایک کو حیرت سے سکتا تھا ایک دوسرے کا

سنہ نکلتا تھا آپس مین یہ کہتے تھے کہ تیر غضب چرخ چہارم سے زمین پر آیا یا قدرت الٰہی نے جلوہ دکھلایا جو گو انور پر قدرت خدا کا ظہور تھا سر چشمۂ عالم پر نور تھا ظاہر مین کشف شدہ تھے اس سے بیخبر تھے بیت

آن بادشاہ عالم دربستہ بود محکم + پوشیدہ دلق آدم ناگاہ بدر آمد ہیچ سکان عالم سفلی یہ طاقت کہان سے لاوین جو تجلیات عالم علوی کے متحمل ہو جائین بیت

مرد میباید کہ باشد شہ شناس + تا بشناسد شاہ را در ہر لباس

سلطان الشہدا بابت مخلوق کے واسطے والدین کی تسکین کو ظاہر اعمال کثرت مین رہتے تھے مگر باطنا عالم بے نشان مین غرق قلزم وحدت مین رہتے تھے رتبۂ حضوری حاصل تھا فیض الٰہی سے صیقل آئینہ دل تھا الحاصل اسی عرصے مین سلطان محمود بھی مہم خراسان کو سر کر کے غزنین مین آئے اور بقصد جہاد سومنات ملک نہروالہ و گجرات کی طرف قدم ہمت بڑھا لے ایک فرمان سالار ساہو کو روانہ کیا یہ مضمون لکھا کہ تم خود مع قلعہ کا ہیلہ مین چھوڑ کر یہان آؤ فرزند ارجمند مسعود کو ہمراہ لاؤ بمجرد ورود فرمان قضا جریان سالار ساہو مع سالار مسعود سلطان محمود کی ملازمت سے ممتاز ہوے مراحم شاہانہ سے سرفراز ہوے یہان تک کہ سلطان محمد و سلطان مسعود فرزندان سلطان محمود کو سالار مسعود کی خاطرداری پر رشک آتا تھا بلحاظ سلطان کے خوف سے کوئی کلمہ زبان پر نہ لاتا تھا

سومنات معروف دوارکا واقع زمین گجرات علاقہ جوناگڈھ کی لڑائی صفون کی صفائی سالار مسعود کی جرأت سلطان محمود کی ہمت سنگ سومنات کا چونا بنانا ہنود کو کھلانا خواجہ احمد وزیر کا عدو ہو جانا استعفا دیکر فتور کرانا

راوی خوش الحان راست گو شیرین زبان نے تحریر کیا کہ ۴۱۵ھ ہجری مین سواے فوج محمودہ اطراف ولایت کے پچاس ہزار تین سو سوار سے علی تگین کی گوشمالی کو سلطان بلخ مین آکے سرحد ان ماوراء النہر و یوسف قدر خان بادشاہ ترکان دور سے استقبال کر کے لائے علی تگین فرار ہوا آخر گرفتار ہو چندے کسی قلعۂ ہند مین قید اوٹھائی وہین قضا آئی معتاد ہے کہ ایک روز سلطان نے جہاد سومنات مین پہلوان لشکر سے یہ مشورہ لیا کہ ۴۱۴ھ ہجری مین ہمارے جہاد کرنے سے ہنود نے یہ بات بنائی کہ سومنات کی خفگی سے تمام ہند پر آفت آئی ورنہ سومنات لشکر شاہ کو تباہ کرتا فوج کو خاک سیاہ کرتا اس وجہ سے عقیدہ ہنود باطل کرنا منظور ہے بت سومنات کو توڑنا ضرور ہے سالار ساہو نے کہا بسم اللہ مبارک اللہ مصرعہ

ہند کا سفر حاجت ہیچ استخارہ نیست چہ خدا کے فضل سے سلطان کا رعب و ہیبت سنگدلون پر

طاری ہی ہر شخص اسلام کے لشکر سے عادی ہی خواجہ احمد کو ناگوار ہوا تاہم بظاہر خاموش دل مین بیقرار رہا
قصہ مختصر سال بھر رہا پھر سلطان کے حکم سے انتظام ہونے کے واسطے کابل مین تشریف لائے فرزند مسعود
کو ہمراہی مین پہونچاتے نے روضۃ الصفا مین تحریر ہی کہ سلطان دسوین شعبان سنہ ۴۱۵ ہجری کو ساتھ لشکر تمام
کے تیس ہزار سوار ترکستان سے لیکر نصف رمضان کو ملتان آئے پھر سومنات تشریف لائے سب
بتون کا سردار سومنات تھا تمام نات تھا بقول شیخ فریدالدین عطار بیت یافتندآن بت کہ نامش بود
نات + لشکر محمود اندر سومنات + اور تاریخ فرشتہ مین تحریر ہی کہ ہنود تناسخ ارواح باختیار سومنات
جانتے تھے مدتے تبان لکرا ستے تھے اور تواریخ مین لکھا ہی کہ زمانہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم مین سومنات کو جہان کعبہ سے کنارہ دریا سے عمان پر بجایا اوسیکے نام پر شہر سومنات بسایا اور
مورخین خصوصا صاحب حبیب السیر کا یہ کلام ہی کہ سومنات بت کا نام ہی اور تواریخ مین بتخانہ کا نام سوم
اور بت کا نام ناتھ آیا ہی اور یہ بھی تحریر فرمایا ہی کہ سوم نامی بادشاہ کے حکم سے یہ بت بنکر ناتھ نام ہوا اعظم
اصنام ہوا اور کتب براہمہ مین تحریر ہی کہ چار ہزار سال قبل اسلام کے کرشن کے عہد مین یہ بت آیا ہی اور
غیبت کرشن کا اسی مقام پر نشان پایا ہی صاحب برہان و موید و رشیدی کی تحریر ہی کہ سومنات چاند کی
تصویر ہی سوم ہندی مین چاند اور ناتھ یعنی بزرگ و خداوند کے آیا ہی اسوجہ سے اس بت کا نام سومنات
قرار پایا ہی اور سعدی علیہ الرحمہ کی یہ حکایت ہی بیت بتی دیدم از عاج در سومنات + مرصع چو در جاہلیت منات
کیا عجب کہ نات منات نامی بت کعبہ کی تصویر بنائی ہو اور بوجہ مناسبت نات منات کے کہین نات
کہین سومنات کے نام سے شہرت پائی ہو اور اوسیکے نام سے شہر کا نام سومنات مشہور ہوا اور بت
عاج جانشین نات سعدی کی خوش طبعی مین چور ہوا المختصر لب دریا ایک مندر کلان تھا سومنات کا مکان
تھا ہنود رات کو پرستش کرنے آتے تھے اور بت سے خوف کھاتے تھے زیر مندر تہ خانہ بنایا تھا
مہنت کو بٹھایا تھا بت کے ہاتھ مین کل لگی تھی ڈوری بندھی تھی صبح جب وہ ڈوری ہلاتا تھا بت دونون
ہاتھ اوٹھاتا تھا بقول سعدی شعر پس پردہ مطران آذر پرست + مجاور سر ریسمانی بدست +
کہ ناچار چون در کشد ریسمان + بر آرد صنم دست فریادخوان + شب معروف کو لاکھون آدمی کا ازدہام ہوتا
تھا بڑا کہرام ہوتا تھا جب سعدی علیہ الرحمہ نے بت عاج توڑکر کل پائی بوستان کے آٹھوین باب مین
یہ حکایت تحریر فرمائی القصہ دس ہزار گانون کا خراج صرف بتخانہ تھا کثرت سے قارون کا خزانہ تھا اسقدر
جواہر گران بہا کا انبار تھا کہ عشر عشیر اوسکا ہر ایک خزانہ شاہی مین نکلنا دشوار تھا ایک زنجیر دو سو من
پختہ سونے کی جواہر بے بہا سے مرصع آویزان اور صدہا گھنٹے لٹکتے تھے دو ہزار برہمن شبانہ روز اوسکی

بجاکر پرستش مین سر جھکتے تھے تین سو حجام اور تین سو قوال اور پانسو رنڈیان راجاؤن کی لڑکیان جو
ناچنے گانے پر شبانہ روز ماسوا تین سر گرم رقص سرود تھین اور دریای گنگ سے جو جانب مشرق دہلی و قنوج
کے ہے ان پر چھ سو کوس کی مسافت درمیان ہے ہر روز تازہ پانی ڈاک پر جاتا تھا جس سے بت نہاتا تھا
جب سلطان محمود ملتان سے سومنات کو آنے لگا بوجہ قلت رسد کے سواے اہلیان لشکر کے تیس ہزار
اونٹ پانی اور گھاس کے ہمراہ لائے راہ مین بیابان دشوار گزار تھے قلعہ محکم بیشمار تھے تاریخ فرشتہ مین
آیا کہ سلطان نے پہلے منوہ اجمیر کو بنگالیا پھر سومنات آئی سے سب قلعہ دارون نے استقبال کیا راہ کے قلعے
تلا کر سنال کیا جو مندر و شیوالہ نظر آیا وہین گرایا پھر نہروالہ مین ہو کر گجرات داخل ہوے شہر کو خالی پایا وہان سے
بہت سامان لیکر کوچ فرمایا **بارھوین حملہ ۴۱۶** ہجری مین جب لشکر سلطان سومنات آیا ایک قلعہ رفیع پایا
دریا فصیل قلعہ تک موج زن تھا ہر حباب رشک چرخ کہن تھا ہنود قلعے سے فوج کا نظارہ کرنے لگے خوش
مرنے لگے ہر ایک سومنات کا غلام تھا یہی کلام تھا کہ خداوند سومنات کے غضب سے اک آن مین
سب غارت ہو جائینگے زندہ بچنے نہ پائینگے غرضکہ دوسرے روز لشکر اسلام نے قلعے کے نیچے شام
تک لڑکر رات کو وہین مقام کیا صبح خود سلطان نے مع غازیون کے زینہ لگاکر قلعے مین آ کر رستمانہ کام
کیا پھر تو ہر سنگدل زیست مین منہ لگاکر سومنات کی سل بغل مین دبا کر روتا تھا اور در بتخانہ پر آکر جان
کھوتا تھا تیسرے روز بیرم دیو و دابشلیم نے فوج بیشمار سے آکر غنیم کو مدد دی سلطان نے گھبرا کر بعد
فتح کل مال غنیمت سومنات محتاجون کے دینے کی نیت کی پھر خرقہ حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی کا ہاتھ
مین لیا دعاے فتح کرکے نعرہ کیا فوراً ایک آواز رعد کی بہت مہیب آئی اور ایسی تاریکی چھائی کہ ہنود
اندھیرے مین آپسمین لڑ کر پچاس ہزار سے زیادہ فی النار ہوے باقیماندہ چار ہزار ہنود کشتیونپر سوار ہوکر
ہلاتے فرار ہوے غازیون نے انکو بھی مار کر نقارہ فتح کا بجایا نشان اسلام کا قلعے کی چوٹی پر چڑھایا
سومنات کی مراتب کو زوال ہوا خون سے مندر لال ہوا وہ زمین برق اسلام سے پر نور ہوئی ظلمت
جہل کی دور ہوئی غازیان صاحب ظفر نے پری پیکرون کو لونڈیان بنایا دانہ دلوایا غرضکہ تمامہ سومنات
اسلام کا دم بھر کے کلمہ پڑھنے لگین لشکر کے ہمراہ آگے بڑھنے لگین اوسی شب کو حضرت شیخ ابو الحسن
خرقانی نے خواب مین فرمایا اے محمود تمنے فقط فتح سومنات پر تھوڑی سی بات پر ہمارے خرقے کی آبرو
مین جھگڑا کیا اگر کل جہان دے زمین کے حق مین دعا کرتا خدا سبکو اسلام عطا کرتا الحمد سالار مسعود نے
اس معرکے مین بڑے بڑے کارنمایان کرکے سلطان کو اپنے جوہر دکھائے پھر سلطان مندر مین
تشریف لائے سومنات پر گرز لگاکر اپنے ہاتھ سے اوسکا سر جدا کیا آواز نکلا یہ بڑا بتخانہ تھا گویا تمام

کا خزانہ تھا غضب کی کیا عرض کرون انتہا نہین اس وسعت کا مندر سنا نہین اوسکے طول کی داستان طول ہے
کتنا فضول ہے چھپن ستون طلا لعل و زمرد سے مرصع گڑے تھے زر سرخ کے انبار لگے پڑے تھے خزانہ او تھا
تھا جواہرات بے بہا تھا چنانچہ تاریخ زین المآثر مین تحریر ہے کہ بتخانہ اصل مین تیرہ و تار رہتا مگر روشنی جواہرات
قنادیل سے مشک گلزار رہتا سومنات پتھر کی مورت تھی چاندی کی صورت تھی پانچ گز طول مع فضول دو گز گڑا
تھا تین گز کھڑا تھا اوسکو اوکھاڑ لیا پھر گرد نواح کے قلعون پر قبضہ کیا اس معرکے مین ایک لوہے کے بتخانے
مین مقناطیس کا بت مجذب آہن و مقناطیس سے معلق پایا جب ایک دیوار گرا دیا تب سرنگون ہوا ارمیز
کا ستون ہوا پھر راجہ بیرم دیو والی نہرواله کو بھگا کر زن و بچہ کو گرفتار کر کے خزانہ بیشمار پایا ملک وسیع و کان
جواہر و نقد خالص ہاتھ آیا چاہا کہ غزنین سلطان مسعود کو دیکر مدے یہان مقام فرمائین و پایۂ سلطنت بنائین
ارکان سلطنت نے یہان کے رہنے مین ملک خراسان مفتوحہ مال کی بربادی پیش نظر کی دار السلطنت
بنانے کی صلاح نہ دی الغرض بصلاح ارکان سلطنت داب شلیم مرتاض شاہزادہ اوس نواح کو ملک نہرواله و گجرات
و سومنات کا حاکم کیا خراج مناسب ٹھہرا کر انکا بت پرستی و اطاعت اسلام کا اقرار لیا اور قول فرشتہ یہ ہے
کہ اوسوقت مصاحبون نے کہا یہ داب شلیم تندمزاج و جاہل ہے مگر داب شلیم ثانی فرمان روای اطراف سومنات
عاقل ہے حضرت اوسے بلوا لین یہ ملک بھی مرحمت فرمائین ارشاد ہوا اگر وہ باقبال فرمانبرداری عرضداشت بھیجوائے منظور ہے
ورنہ دوسرے حاکم زبردست کو ملک مفتوحہ حوالہ کرنا عقل سے دور ہے الغرض داب شلیم مرتاض نے عرض کی کہ
داب شلیم ثانی میرا عدو ہے جانی حضرت کے بعد یہ ملک چھین لیگا مجھے ایذا دیگا حضرت اوسے دفع فرمائین
یا گرفتار کر لائین فدوی دو حصے خراج سالانہ برابر خراج زابل و کابل کے خزانۂ عامرہ مین پہونچائیگا اطاعت سے
سر نہ پھرائیگا سلطان نے عرض اوسکی منظور کی غزنین کی راہ لی راہ مین بیرم دیو و راجہ اجمیر و جاٹون نے
فوج بیشمار سے مقابلہ کیا سلطان نے مصلحتاً وہ رہ چھوڑ کر ایک زناردار واقفکار کو لیکر سندہ کے جنگل سے
ملتان کا رستہ لیا پھر بلخ مین خلیفۃ القادر باللہ کا نامہ مع خطاب و القاب سلطان پاس آیا اوس مین
کہف الدولہ والاسلام لقب سلطان محمود و شہاب الدولہ جمال الملت خطاب امیر مسعود و جلال الدولہ جمال الملت
امیر محمد کا القاب و عضد الدولہ مؤید الملت امیر یوسف کا خطاب تحریر پایا بعد ۴۱۷ھ ہجری مین جاٹون کی گوشمالی
کی بے ادبی وقت معاودت سومنات کی سزا دی پھر ۴۱۸ھ ہجری مین داب شلیم ثانی کو گرفتار کر کے
غزنین مین لائے اور ۴۱۹ھ ہجری مین جب ترکمان سلجوقی دریاے آمویہ سے فساد کرتے ہوے ابیورد
و نسا مین اوتر آئے سلطان نے امیر طوس ابو الحرب ارسلان کو اودھر روانہ کیا پھر خود بھی امیر طوس کی مدد فرما
اول ترکمان بدسرشتان قرامطہ ری کو دیکھ لیا اور ولایت ری و اصفہان امیر مسعود کو دی خود غزنین کی

راہ لی اس عرصے مین دابشلیم مرتاض نے بعد فراغ بندوبست کے خزانہ و جواہرات نذر سلطان کر کے
دابشلیم ثانی کو طلب کیا سلطان نے بھیجدیا دابشلیم مرتاض نے حسب رسم اوس زمانے کے قریب تختگاہ
کے ایک قیدخانہ تنگ و تاریک طیار کیا اور ایک روزن دانہ پانی پونہچانے کا رکھدیا پھر صبح طشت آفتاب
شہر کے باہر آیا راہ مین شکار کھیل کر تمازت آفتاب سے گھبرایا سرخ رومال چہرے پر لپیٹا درخت کے سایہ
مین لیٹا فوراً سو گیا کوہ بخت ہو گیا کسی جانور شکاری نے گوشت کے دہوکے مین پنجہ لگا کر اندھا کیا زندہ درگور
کیا اوس زمانے مین ہندی جس حاکم کے بدن مین نقصان پاتے تھے اطاعت سے سر پھراتے تھے
القصہ اس عرصے مین دابشلیم ثانی گرفتار ہو کر آیا فوج ہند نے صحیح الجسم پا کر حاکم بنایا دابشلیم ثانی نے حسب
رواج اوس عہد کے وہی طشت و آفتابہ دابشلیم مرتاض کے سر پر رکھکر ہمراہ پیادہ دوڑایا اور اوسی محبس مین
قید کر کے دانہ پانی حسب دستور پونہچایا **بیت** آن سرور عاقل و خردمند افتاد دران چہی کہ خود کند
اور تاریخ فیروزشاہی کلان مین آیا کہ جب سلطان نے سومنات سے کوچ فرمایا ایک زناردار واقفکار جنگل کی
راہ سے راہبر ہوا پیچھے لشکر ہوا ایک شبانہ روز پانی نپایا سلطان نے فرمایا دیکھین یہ کون سرزمین ہے جہان
پانی نہین ہے جواب دیا کہ ہمنے سومنات پر اپنی جان کو قربان کیا تمکو اس بیابان مین سرگردان کیا تمام عمر
راہنما و گے تر کرا کر پیاسے مرجاوگے سلطان کو غصہ آیا اوس ناری کو جہنم مین پونہچایا لشکر نے وہین
کمر کہولکر بستر لگائے شب تار مین حضرت اقدس و اعلیٰ تنہا لشکر کے باہر آئے نماز عشا کی ادا کی پھر درگاہ ہادی مطلق
مین یہ دعا کی ای خالق انس و جان رہنمائے گمراہان ایک بے دین بدانجام غول صفت دشمن اسلام نے
دشت ویران مین گمراہ کیا لشکر تباہ کیا اپنے حبیب کے صدقے سے مددگاری فرما صراط المستقیم
دکہا پھر تاج شاہی اوتارا رہبر کامل کو پکارا سجدے مین سر جھکایا تیر دعا ہدف اجابت پر پونہچایا پہر رات کے
بعد شمال کیطرف لکہ نور بلند ہوا خضر راہ محمود ہوا اوسی طرف کوچ فرمایا قدم ہمت آگے بڑھایا جب مشاطہ صبح
نے جل جہکر فرش چاندنی کا اوٹھایا اور جھلملا کر شمع شب کو بجھایا اور ہندو زن شب کو جہوٹی نہتار ستارون
کی اوڑھا کر پردہ ظلمات مغرب مین مستور کیا اور خسرو سبک سیر روز نے افق مشرق سے لعل شب چراغ سکندری کو
ید بیضا کر کے عالم کو پرنور کیا شمع کافور صبح کی روشنی سے ظلمت دور ہوئی شب دیجور کا فور ہوئی جنگل شش وادی
ایمن آئنہ دار تجلی طور ہوا رحمت الٰہی کا ظہور ہوا راہ بہت نظر آئی ظلمت سے نجات پائی پانی کا چشمہ پایا
سجدہ شکر کا بجا لایا صاحب نفحات کا بیان ہے کہ یہ معرکہ جہاد کرامت سلطان نہ تہی جب سلطان نے
سومنات پر جہاد فرمایا حضرت خواجہ ابو محمد چشتی کو خدا نے خواب مین ہمراہ جہاد کرنے کا حکم سنایا حضرت
خواجہ ابو محمد نے ستر برس کے سن مین ضعیفی کے دن مین مریدون کے ہمراہ سلطان کا ساتھ دیا

بنفس نفیس جہاد کیا ایک دفعہ غازیون پر چڑھ آئے قریب تھا کہ لشکر شکست کھائے غازیون نے
جنگل جھاڑی کی آڑ لی جب خواجہ صاحب نے اپنے مرید محمد کاکو کو آواز دی پھر تو کرامات دیکھی گئی بات
دیکھی کہ محمد کاکو آسیابان مجذوب نے چشت سے فوراً لشکر سلطان مین آکر غنیم کو بھگایا پھر لوگون نے
محمد کاکو کو قصبہ چشت مین پایا کہ جہان پتھرون کی پہاڑ سے اوتارتا ہے دیوارون پر ملتا ہے اور کہتا ہے کہ
سلطان محمود کے ہمراہ جہاد کرتا ہون مرشد کے حکم سے امداد کرتا ہون یہ تو صاحب نفحات کا بیان ہے
اب تاریخ محمودی کی داستان ہے کہ جب لشکر سلطان بعد فتح سومنات کے پھاٹک صندل سرخ سومنات
کا لیکر غزنین مین آیا اوس بت کو سنگ آستانہ درجامع مسجد بنایا مسلمان پامال کر کے مسجد مین جایا کرتے
تھے ناریون کو جلایا کرتے تھے منع الیہ کو یہ امر ناگوار ہوا خواجہ احمد وزیر کی معرفت یہ قول و قرار ہوا
کہ دو چند سونا ہمسنگ اس پتھر کے لو بت حوالہ کر دو جب باجازت شاہ سونا آیا خزانے مین پونہچایا
پھر بت کے طلبگار ہوے سلطان اوس وقت مکدر تھے بیزار ہوے محلسرا مین آکر سالار مسعود سے
خلوت مین بت دینے کا مشورہ کیا آپ نے جواب دیا بسم اللہ جو مرضی بادشاہ مگر آج تو بت دیکر سونا لیجیگا
فردائے قیامت مین کیا کیجیے گا جب روز حشر کا آئے گا پروردگار عالم فرمائیگا آذر بت تراش کو بلاؤ
اور محمود بت فروش کو ہمراہ لاؤ اوس وقت کیا قیامت ہوگی حشر مین قیامت کی ندامت ہوگی کوئی سعی
وسفارش کام نہ آئیگی محنت برباد جائیگی فوج و سپاہ رشوت و نذرانہ روپیہ پیسا کوئی نہ بچائیگا ایک خلقت
کے سامنے اسلام مین قیامت کا بٹہ لگ جائیگا بادشاہ یہ سنکر تھرا گیا بدن مین عرق آگیا سالار مسعود کو
چھاتی سے لگایا مرحبا جزاک اللہ کہکر فرمایا میرا آن ہون کیا کرون وعدہ خلافی شان شاہی سے دور ہے
اور الیفائے وعدہ مین اسلام کا فتور ہے سالار مسعود نے فرمایا خود وعدہ خلافی نہ کیجیے بت مجھے دیجیے
جب وہ سنگدل آئین حضرت فدوی پاس روانہ فرمائین ہم سمجھ لینگے حضرت تک آنے نہ دینگے سلطان
نے فرمایا بہتر ہے ہماری چھاتی کا پتھر اوٹھاو ہمکو اس عذاب سے چھوڑاو جب بت سلطان الشہدا کے
کفش خانے مین آیا فوراً ناک کان کاٹ کر چونا بنایا کچھ صندل مین ملایا کچھ پانی مین بھگایا جب بت پرستون نے
ہمراہ خواجہ احمد وزیر کے آکر سلطان سے بت طلب کیا سلطان نے جواب دیا کہ فرزند مسعود کے پاس
جاؤ لے آؤ خواجہ احمد اس رمز کو سمجھ کر الضدان لا یجتمعان کہکر ٹال گیا غرضکہ جب غول بت پرست خدمت سالار مسعود
مین آیا حضرت نے ملک نیکنت سے فرمایا انکو بڑی تعظیم سے بٹھاؤ صندل وپان لاؤ وہی صندل سفید اور
اوسی تبرک کے پان آئے کسی نے پان کھائے کسی نے صندل کا قشقہ بنایا خوش ہوکر ٹیکا لگایا پھر بت
طلب کیا ملک نیکنت نے جواب دیا کہ بت پا چکے ہو پان مین اوسی پتھر کا چونہ کھا چکے ہو اور صندل مین

بھی تبرکاً ملا یا ہو جسکا ٹیکا لگایا ہو پھر تو وہ سب حیران ہوے نہایت پشیمان ہوے کوئی تعجب سے قے کرنے لگا کوئی پیٹ مار کر مرنے لگا گریان و نالان خواجہ احمد وزیر کے پاس آکر سب ماجرا بیان کیا کہ سالار مسعود نے ہمارے چونا لگایا دہرم لیکر مسلمان کیا اوسکو طیش آیا وزارت سے ہاتھ اوٹھایا اور تھا انکو ورغلانا کہ تم جاؤ ملک مین غدر مچاؤ تاریخ فیروز شاہی کلان مین تحریر ہے کہ بصلاح سالار ساہو و سلطان الشہدا دو کار نمایاں سلطان سے ظہور مین آئے جسکی وجہ سے محمود غازی کہلائے ایک راے جیپال پر فتح پانا ہند کے مندرون کو مسمار فرمانا ہند مین مسلمانون کا بسانا مسجدین بنانا دوسرے فتح ملک نہروالہ و گجرات اور جہاد سومنات **قطعہ**

کعبہ و سومنات چون افلاک + شد ز محمود وز محمدؐ پاک + این ز کعبہ بتان برون انداخت + وان ز کین سومنات را پرداخت +

القصہ جب بت کو چار پارہ کیا قدرت خدا کا نظارہ کیا اوسمین جواہرات قسم زمرد و لعل گرانبہا بھرا تھا مال بے انتہا بھرا تھا پھر ایک ٹکڑا اوس سنگ کا سنگ آستانہ جامع مسجد غزنین کا بنایا دوسرا در کو تنگ سلطنت پر لگایا تیسرا مکہ معظمہ روانہ کیا چوتھا مدینہ منورہ کو بھیج دیا اور اب بعد فتح کابل کے حکام فرنگ نے وہی پھاٹک سلطان محمود غزنوی کے مقبرے سے اوکھاڑ کر قلعہ اکبر آباد مین لا کر بحفاظت رکھا غرضکہ سلطان نے سالار ساہو کی بازو سے ہند پر فتح پائی سالار مسعود کی جوانمردی سے سومنات کی ظلمت مٹائی اکثر امراے عمدہ دار جلیل القدر سالار ساہو کے اقربا برادر تھے اور خود امیر لشکر تھے جس ملک پر سلطان نے فوج کشی فرمائی سالار ساہو کے لشکر نے فتح پائی تاریخ محمودی مین حال عداوت خواجہ احمد کا مفصل مسطور ہے اور اقسام کے مقدمات کا بھی مذکور ہے اگر شمہ اوسکا بیان لکھنے مین آئے کتاب طول ہو جائے فقط سالار مسعود کی شرکت کے باعث سے یہ معرکہ مختصر لکھا ورنہ کچھ ضرور نہ تھا

اب سلطان الشہدا نے سلطان محمود سے رخصت ہوکر ہند کو کوچ فرمایا راہ مین سالار ساہو کی ملاقات کرکے آگے بڑھے دفینہ غیب پایا پھر ملتان کی راہ لی اجودہن فتح کی

ہوا کے گھوڑے پر کمیت قلم ہے حال روانگی سلطان الشہدا مین یون تیز قدم ہے کہ خواجہ احمد سلطان کا محرم راز عرصہ سے وزارت پر سرفراز تھا متواتر ان سے بھی ساز تھا اوسکے بیدل ہونے سے انتظام ملک مین فتور پڑا سلطان کو مصلحتاً دلجوئی کرنا منظور پڑا مگر وہ بخوف سلطان بیدلی سے کام کرتا تھا نوکری کا نام کرتا تھا ہر دم یہی کہتا تھا کہ سالار مسعود کے دیکھنے سے بدن مین آگ لگ جاتی ہے طبیعت سخت گھبراتی ہے

سلطان جب ماجرا سالار مسعود سے تخلیہ مین زبان پر لائے کہ خواجہ احمد وزیر تمسے جلکر حسد سے کام
مین قصور کرتا ہے انتظام مین فتور کرتا ہے تم فی الحال کابل کو والدین پاس جاؤ سیر و شکار مین دل بہلاؤ ہم
بتدریج بطور خود پہلے ملک کا انتظام کرینگے پھر اسکا کام تمام کرینگے امیر حسنک میکائیل وزیر ہوگا یہ موذی اسیر
ہوگا پھر تمکو اطلاع کرینگے بلا لینگے اور میری جانب سے کسیطرح کا اور خیال نکرنا یہ امر مصلحتاً ہے اسکا
ملال نکرنا سلطان الشہدا نے فرمایا واقعی یہی مصلحت ہے مگر کابل مین رہنا حماقت ہے مین ہند مین جہاد کرونگا
مسلمانون کو آباد کرونگا چندے سیر و شکار مین دل بہلاؤنگا پھر حضرت کی خدمت مین آؤنگا بادشاہ نے بہت
اصرار کیا مگر آپنے کابل جانے سے بجد انکار کیا دوسرے روز ہند کیطرف لشکر روانہ کرکے خود سلطان
پاس تشریف لائے حرف رخصت زبان پر لائے سلطان محمود بڑی خاطرداری سے پیش آئے وقت رخصت کے
پانچ گھوڑے عراقی اور دو ہاتھی مست مرحمت فرمائے اور بہت غمگین ہوکر بدستخط خاص سالار ساہو کو فرمان تحریر
کیا یہ مضمون لکھدیا کہ مصلحتاً چندر روز کے واسطے فرزند مسعود کو آپ کے پاس بھیجا ہے مگر ارادہ اونکا ہند کا ہے
تم راہ مین روک لینا آگے بڑھنے نہ دینا ہم چند روز کے بعد بلا لینگے خفا ہین منا لینگے الحاصل جب سلطان الشہدا
نے شہر کے باہر مقام فرمایا اوسی روز پیش خیمہ آگے بڑھایا اوس وقت افسران لشکر شہریار سلاطین مدار
ترکان جبار اقربای سید سالار مفارقت سے بیقرار ہوے مشاہدہ جمال جہان آرا کے طلبگار ہوے اختیاری
ملازمت کو آئے یہ زبان پر لائے کہ خواجہ احمد وزیر کی عداوت سے حضرت اس شہر کو چھوڑتے ہین ہم بھی
پرورش سے منہ موڑتے ہین ہم حضرت کے ہمراہ ہین حضور ہمارے بادشاہ ہین سلطان کے اسلام کا
حال ہمکو کھل گیا ایمان سلطان میزان عقل مین تل گیا غرضکہ سلطان الشہدا نے سبکو ہمراہ لیا صبح مشرق کی
طرف کوچ کیا صاحب تاریخ محمودی تحریر فرماتے ہین صحیح خبر سناتے ہین کہ ہر شخص مشاہدہ جمال یوسفی سے
شاد تھا صاحب وطن سے آزاد تھا گیارہ ہزار آدمی گھر بار عزیز و اقربا کو چھوڑکر وطن سے منہ موڑکر ہمراہ ہوے
مقرب بارگاہ ہوے ادھر فرمان سلطان جب سالار ساہو پاس آیا پہلوان لشکر نے مع ستر سلطے آپ کو بہمراہ
سلطان الشہدا کے لشکر مین پونہچایا ہر چند کہا ہند کو نجاؤ کابل مین دل بہلاؤ سلطان الشہدا کو نامنظور ہوا
پہلوان لشکر بھی مجبور ہوا کہا ہم بیان کیا بنائینگے تمہارے ہمراہ جائینگے سلطان الشہدا نے جواب دیا
ابھی حضور کے ہمراہ جانے مین سلطان کو ملال ہوگا سبکو یہی خیال ہوگا کہ خواجہ احمد وزیر کا کہنا پیش آیا
سالار مسعود نے سالار ساہو کو بھی سمجھایا دونون نے سلطان سے بغاوت کی ہند کی راہ لی حضور غزنوی کے
ہمراہ تشریف لیجائین جیسے صبر فرمائین فدوی ماموں جان سے بھی وعدہ کر آیا ہے کہ ایکسال کے بعد
پلٹ آئیگا مگر فی الحال بغم کلفت و ملال خاطر کے واسطے ضرور جائیگا آخر سالار ساہو نے کابل کے رہنے مین

مصلحت جانی فرزند مسعود کی صلاح مانی پھر چند ہمراہ سے نامدار شجاع وجرار آزمودہ کار بہت ہوشیار عزیز وقربا
ہم عمر سید سالار مع گھوڑے اور خزانہ و اسباب ہر قسم کا ہمراہ کیا خود کا ہیلکار استہ لیا وقت رخصت کے
سترمعلی کی بیقراری سے پہلوان لشکر کی گریہ وزاری سے زمین کا جگر چاک تھا تمام لشکر ہلاک تھا ہر دم مسعود
وردِ زبان تھا آنکھون سے خون روان تھا عجب تلاطم بپا تھا ہر شخص مصروف بکا تھا سچ ہے جدائی سخت جگر
مین جگر ٹکڑے ہوجاتا ہے کلیجہ منھ کو آتا ہے جب یعقوب نبی سا اس صدمے مین نور بصر کھو بیٹھے یاد تو
مین آنکھون کو روئیے زندگی وبال ہو غور کیجیے دوسرے کا کیا حال ہو کثرت بکا سے بینائے چشم
مین فتور ہوا نور بصر فراق قرۃ العین مین دور ہوا یہان سلطان الشہدا امام مشاہدہ الٰہی سے سرشار کون و
مکان سے بے خبر احکام الٰہی سے خبردار جو حکم خدا پاتے عمل مین لاتے یوسف جمال تھے فرشتہ خصال
تھے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل آپ کی شان تھی عقل رسا حیران تھی ظاہر مین ہزارون
پرستار زلیخا وار لاکھون خدمتگار جان نثار باطن مین فرشتے تابعدار گوش دل متوجہ الہام پروردگار ظاہرا
احکام شریعت مین درست عبادت پر چست باطن مین شراب وحدت سے مخمور مادنی سے دور ظاہر مین مظہر
جلال سے احتراز باطن مین عالم صلح جلال و جمال سے ہمراز اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات کو اوصاف
باطن سے آراستہ فرمایا تھا مجمع کمالات بنایا تھا القصہ مصائب راہ کے جھیلتے شکار کھیلتے ہند کو روان
ہوئے کہین تیر سے شکار گرایا کہین باز جرے کو اوڑایا ایک مقام پر نئی بات دکھائی بڑی کرامات دکھائی
بازدار نے باز کو اوڑایا شکار تو ہاتھ نہ آیا باز درخت پر بیٹھکر ستانے لگا یہ تماشا دکھا کر بلانے لگا۔
سلطان الشہدا بھی درخت کے سایہ مین اوترکر ٹہلے تھوڑی دیر بیٹھے پھر مراقبہ فرمایا خزانہ غیب نظر آیا
فوراً بیلدارون کو بلایا درخت گرایا جا رہا تھا زمین کھودنے کی نوبت آئی دولت لازوال پائی سبحان اللہ
جسکو اللہ تعالیٰ یہ تصرف باطن دولت لازوال مرحمت فرمائے وہ سلطنت محمود کب خیال مین لائے
اوس وقت تمام لشکر نے حضرت کی ولایت کا اقرار کیا خدا کے دوستون مین شمار کیا پھر چندے وہان
مقام کیا لشکر سستایا آرام کیا ارکان دولت نے حسب الحکم اوسی خزانے سے نذرانہ پیشگی قدیم
رفیق دلاورون کو دیا آمد مشاہرہ تمام لشکر کے بہادرون کو دیا اور فوج جدید نوکر رکھی تنخواہ جانثار
جنگی عنایت کی پھر ملک نیکبخت کو بلایا فرمایا کہ ہمارے ذاتی خرچ مین ایک حبہ اس خزانہ غیب سے
نہ آئے فوج مین صرف کیا جائے سبحان اللہ بے انتہا صرف فرمایا پھر بھی خزانہ بدستور پایا پھر وہان
سے خزانہ لیکر کوچ کیا راہ مین مسافر و غریب کو انعام دیا ہر امیر و فقیر سے بخلق محمدی پیش آتے
تھے کلمات لطیف و ظریف فرماتے تھے غربا کو نقد دلاتا مسافرون کو کھانا کھلاتا ایک میلے

حاجت روائے عالم کی منظور تھی لیکن مخلوق اس سخاوت و ہمت سے مسرور تھی فیض ظاہری و باطنی
سے ہر شخص بہرہ مند تھا اخلاق محمدی سے خورسند تھا ہمراہیان جنگی اور علما و فقرا دسترخوان پر کھانا
کھاتے تھے حضرت ہر ایک سے کلمات سلوک و حقانی و نکات توحید ایسے فرماتے تھے کہ سبکو
محبت الٰہی کا ذوق رہتا تھا عبادت معبود کا شوق ہوتا تھا بعد نماز عشا کے جب حجرے میں تشریف
لے جاتے تھے اوسوقت میان ابراہیم کہ مزار شریف اونکا قصبہ کنتور میں ہی سراپردہ میں وضو
کو پانی لاتے تھے کوئی اور بار نپاتا تھا اگر دھوکے سے کوئی مصاحب جاتا تھا آپ غلبۂ مشاہدۂ
الٰہی سے پہچانتے نہ تھے ذکر خدا کے سوا سونا جانتے نہ تھے سبحان اللہ جہاد اکبر و اصغر میں قدم
بقدم پیرو رسول خدا تھے ذوق و شوق مشاہدۂ الٰہی میں یکتا تھے اکثر علمائے ذی اعتبار مدبران
خوش کردار عرض پیرا ہوئے یون گویا ہوئے کہ جو بارہ ہزار سوار کا سردار رہتا ہی شہریار ہوتا ہی
حضرت ہزارون سوار جرار کے سردار ہین ہمارے شہریار ہین تخت شاہی پر جلوس فرمائین گر سکہ اپنا
چلائیں ہرگز قبول نفرمایا یہی کلمہ زبان مبارک پر آیا تخت سلطنت ماموں جان کو زیبا ہی اس مور ضعیف
کو خدا نے تنبیہ مشرکان کے واسطے بھیجا ہی کہ ہندوؤنکو رام کردن دعوت اسلام کردن مجھے عشق
معبود بس ہی خرافات عالم فانی کی ہوس ہی اس سرگردانی سے یہی تمنا ہی کہ درجۂ شہادت پاؤن
مراد کو پہنچ جاؤن **بیت** مزہ جسنے ہی وحدت کا پایا + غم دنیا و عقبے سب بھولایا + یہ جملہ تو تمام ہوا
اب سنو کہ جب لب دریائے سندھ مقام ہوا امیر حسن عرب و امیر بایزید جعفر نے حسب الحکم پانچہزار سوار
سے شیو پور کا محاصرہ کیا راے اوس زمیندار کو بھگا دیا اوسکا گھر کھودنے سے دس لاکھ اشرفی
اور اسباب قیمتی ہاتھ آیا اوسے خدمت شریف میں پہنچایا حکم ہوا یہ تمہاری پہلی بسم اللہ ہی اسکو
تم لوگ صرف کرو پھر کشتیون پر سوار ہوکے دریا پار ہوئے چندے مقام فرمایا سیر و شکار میں دل بہلایا
ایک روز جشن طرب آراستہ کیا سبکو خلعت فاخرہ دیا افسران فوج سے ارشاد ہوا کہ ہمین حسب مرضی
خدا کیطرف سے یہ ملک امداد ہوا خواجہ احمد کی حکومت سے جدا ہی عبادت معبود کا مزا ہی ہمارے
تجربے کی بات ہی کہ آدمی جب غیر کا محکوم ہوا مشاہدۂ الٰہی سے محروم ہوا جب یکسوئی ہوجاتی ہی خدا
کی بندگی خوب بن آتی ہی ہمکو ملک سے کیا سروکار ہی محبت الٰہی درکار ہی پھر ملتان کو کوچ فرمایا شہر کو
آمد و بارہ فوج سلطان محمود سے ویران پایا زمیندار کا رہے انگپال نام تھا حظ آج مین مقام تھا
وکیل اوسکے حاضر آئے زبانی پیام لائے کہ ملک بیگانے میں بے باکانہ چلے آنا مناسب نہین
بہت زبون ہوگا مفت میں خون ہوگا اب بھی راہ پر آؤ چلے جاؤ حضرت نے سبکو خلعت و انعام دیا

رخصت کرکے یہ جواب پیام دیا کہ ملک خدا کا ہے بندے کا اجارہ کیا ہے ہم اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب
کے مشرکان ہند کو زیر کرکے تہ شمشیر کرکے وحدانیت خدا پر لائے ہیں شریعت محمدی کے طریق بتلاتے ہیں
ہم اونھین کی اولاد ہیں مستعد جہاد ہیں اگر تم دین اسلام اختیار کرو کفر سے انکار کرو بہتر ہے ورنہ
تیغ تمہارا لشکر ہے خبردار ہو رہو ہشیار ہو ہو ہم آتے ہیں دم میں ظلمت کفر مٹاتے ہیں جب وکلانے
راے انگپال کو جواب پیام سنایا وہ غصے میں آیا ادھر سے تمام امیر حسن عرب و امیر بایزید جعفر و امیر
ترکان و امیر قطبی و امیر فیروز عمر و ملک احمد چیدہ مرد جرار محمود مکار نے حسب الحکم چند نیزہ سوار سے
قصبہ آج کا محاصرہ کیا انگپال کو گھیر لیا پھر تمام جم کر خوب لوہا برسا خون کا دریا بہا یا بت پرست
جہنم واصل ہوے غازیوں کو بھی رتبہ شہادت کے حاصل ہوے آخر کار ہارے انگپال میدان
سے فرار ہوا ہر مجاہد مال غنیمت پاکر زر دار ہوا پھر سلطان الشہدا کو نوید فتح سنائی ہر ایک نے
خلعت و انعام سے حسب لیاقت آبرو پائی چار مہینے برسات بھر ملتان میں مقام کرکے جاڑوں میں
اجودھن کو کوچ کیا ٹھنڈے ٹھنڈے فتح کر لیا یہ علاقہ بہت آباد و دلکشا تھی تو تس تب و ہوا تھی

سال بھر لشکر ستا یا پھر دہلی کو کوچ فرمالیا

بعد تشریف لانے سلطان الشہدا کے غزنین کا مختصر بیان ہے خواجہ احمد کی گرفتاری کی داستان ہے پھر سلطان محمود کا دنیا سے انتقال سلطنت محمودی کا زوال اولاد کی باہم لڑائی خاندان کی صفائی

قلم حوادث رقم حال سلطان محمود میں خون فشان ہے سوانح غزنین کا یون زمزمہ خوان ہے کہ جب سالار مسعود
ہند کو تشریف لائے تھے پانچ رفیق سلطان محمود کی خدمت میں چھوڑ آئے تھے ایک سالار
سیف الدین چھوٹے چچا اور سلطان السلاطین میں مختار سید اعز الدین عزیز داقربا آمد ملک دولت
شہ بندہ قدیم سلطان محمود اور میان رجب بندہ قدیم پہلوان لشکر معتمد خاص سالار مسعود یہ چار تو عہدہ
جلیلہ پر سرفراز تھے اور میان رجب خوش تدبیر انتظام جاگیر پر ممتاز تھے مگر خواجہ احمد وزیر کو انکار رہتا تھا کوکا
تھا بڑا غار رہتا پہلے میان رجب کو بے اطلاع سلطان جاگیر سے معزول کیا عہدہ نکال لیا جب
سلطان کی ضعیفی میں انتظام سلطنت سے طبیعت گھبرائی تنہائی میں صحبت ملک آیاز کی پسند
آئی پھر خواجہ احمد کی شرارت سے یہ پانچون سردار آزردہ ہو کر ہند میں آئے فوج جرار ہمراہ لائے

وہان خواجہ احمد نے بادشاہ کو انواع واقسام کی ایذا دی زندگی تلخ کی صاحب روضۃ الصفا نے
تحریر فرمایا کہ جب بادشاہ عاجز آیا قلعۂ کالنجر واقع ملک ہند مین خواجہ احمد کو اسیر کیا احمد حسین بن
امیر خنک میکائیل کو وزیر کیا خواجہ احمد نے قید مین جان دی عدم کی راہ لی اور تاریخ فرشتہ مین
لکھا ہے کہ خواجہ احمد بن حسن میمندی نے اٹھارہ سال وزارت کر کے قلعۂ کالنجر مین تیرہ سال قید اٹھائی
عہد سلطان مسعود مین رہائی پا کر دوبارہ وزارت کو پھر انجام دیا ۴۲۴ھ ہجری مین انتقال کیا الحاصل عہد
دو سال قبل شہادت سلطان الشہداء کے جب سالار ساہو کا بیاہ مین گھبرا کے ستر کھ مین تشریف لائے
اُسی سال شب پنجشنبہ تیئسوین ربیع الآخر ۴۲۱ھ ہجری کو پینتیسوین سال جلوس اور تریسٹھ برس کی عمر مین
سلطان محمود کا بعارضۂ سل گذرا رام سکن ہوا مینہ بارش مین رات کو قصر فیروزہ غزنین مین مدفن ہوا +

قطعۂ تاریخ فارسی

حضرت محمود غازی غزنوی	واقف اسرار اللہ الصمد	شد بجنت خامہ ام سال وفات	ندر قم مقبول درگاہ احد
			۴۲۱

ایضاً اردو

جنت کو گئے جو شاہ محمود	غلمان ہیں جو شاہ کے قدمبوس	تاریخ وفات ای عنایت	لکھ صد حیف وہای افسوس
			۴۲۱

تاریخ فیروزشاہی کلان و تاریخ فرشتہ مین تحریر ہے کہ بعد سلطان محمود کے جلال الدین جمال الملت سلطان محمد
چھوٹے فرزند نے گورکان سے آکر حسب وصیت پدر تخت غزنین پر جلوس فرمایا شہاب الدین
جمال الملت سلطان مسعود شہید برادر توام کو رشک آیا عراق سے ہرہ آئے لشکر جرار لائے بیان افسران
فوج غزنین کو باطن مین سلطان مسعود شہید سے اتفاق تھا سلطان محمد سے نفاق تھا سلطان محمد کو فوج
نے قید کر کے اندھا کیا سلطان مسعود شہید کو تخت پر بٹھا دیا تھوڑے عرصے مین مسعود شہید نے بندوبست
ملک کا کر کے نمک حراموں کو ہلاک کیا قصہ پاک کیا چند سال کے بعد سلجوقی مقابلے پر آئے مسعود شہید
مین شبانہ روز لڑ کر تاب جنگ نہ لائے پہلے غزنین مین آکر جان بچائی پھر خزانہ لیکر ہند کو باگ اوٹھائی
لاہور کی راہ مین رباط مارکلہ پار دریائے جہلم پر غلامان ترکان ہند نے خزانہ لوٹ کر محمد بصیر سے متفق ہو کر
سلطان کو دغا سے پکڑ لیا پینتالیس برس کے سن مین شہید کیا سلطان محمد بصیر کو دوسری بار تخت پر
بٹھلایا نو سال نو ماہ و بروایت بارہ سال مسعود شہید نے سلطنت کر کے چندے قید اٹھا کر ۴۳۱ھ سنہ
ہجری مین و بروایت ۴۳۲ھ ہجری مین درجۂ شہادت پایا بیان ابو الفتح قطب الملت شہاب الدولہ
امیر مودود بن سلطان مسعود شہادت پدر سے آگاہ ہوئے ۴۳۲ھ ہجری مین تخت غزنین پر جلوس
فرما کے بادشاہ ہوئے اوسی سال سلطان محمد بصیر کو مع احمد مخبوط او نکے پسر خفقانی مزاج کے ہلاک کیا

عوض پدر کا بدلا لیا اور ترک دغابازون کو گرفتار کیا فی النار کیا اور مودود نے بھی نو سال سلطنت کی سنہ ۴۴۱
رجب سنہ ۴۴۱ ہجری مین رحلت کی بعد ابو جعفر مسعود بن سلطان مودود طفل چہار سالہ کو ۵ رجب سنہ ۴۴۱ ہجری
مین علی بن ربیع خادم نے بطمع حکمرانی خود تخت پر بٹھایا مگر چھٹے روز غرہ شعبان جمعہ کو ابوالحسن علی بن مسعود نے
باعانت بایتگین حاجب کے اوسے تخت سے اوتار کے خود جلوس فرمایا بعد دو سال سلطنت کے سنہ ۴۴۳
ہجری مین زین الملت سلطان عبدالرشید بن محمد کہول وبروایت عبدالرشید بن سلطان مسعود کے مقابلے
سے بے لڑے فرار ہوے سلطان عبدالرشید ایکسال وبروایت ڈھائی سال سلطنت کرکے
طغرل کافر نعمت غلام سلطان محمود غزنوی کی شقاوت سے مع نو شہزادون کے شہید تیغ آبدار ہوے
آخر ایک ترک محمودی توشتگین نام نے غزنین مین آکر امراے غزنویہ سے سازکرکے نوروز کے دن
بعد چالیس روز کے عین تخت پر طغرل کا بھی سر اوتارا سزاے نمکحرامی دیکر کتے کی موت مارا پھر جمال الدولہ
فرخ زاد بن مسعود وبروایت فرخ زاد بن سلطان عبدالرشید حکمران ہوے اور چھے سال بعارضہ قولنج سنہ ۴۵۰
مین راہی گلزار جنان ہوے بعد انکے ظہیر الدولہ سلطان ابراہیم بن مسعود غزنوی نے اکتیس سال فرمانروائی
کرکے سنہ ۴۸۱ ہجری مین رحلت کی وبروایت بیالیس سال سنہ ۴۹۲ ہجری تک سلطنت کی پھر علاء الدولہ مسعود
بن ابراہیم نے پندرہ سال سنہ ۵۰۸ ہجری تک کامرانی فرمائی بعضون کا قول ہے کہ کمال الدولہ شیرزاد نے
بعد اپنے پدر کے ایک سال سلطنت کرکے سنہ ۵۰۹ ہجری مین اپنے حقیقی بھائی ارسلان شاہ سے لڑکر
شہادت پائی اور بعضون نے بعد علاء الدولہ کے سلطان الدولہ ارسلان شاہ بن علاء الدولہ کا تین سال
سلطنت فرمانا پھر معزالدولہ بہرام شاہ اپنے بھائی سے لڑکر ستائیس سال کی عمر مین شہادت پانا تحریر کیا
اور معزالدولہ بہرام شاہ کا خاندان غوری کے جھگڑون مین گرفتار ہوکر قطب الدین غوری کو دختر دیکر بعد قتل کرانے
قطب الدین کے سلطنت کرنا لکھدیا مگر سیف الدین برادر قطب الدین نے بہرام شاہ کو نکال دیا غزنین
پر قبضہ کیا بہرام شاہ نے اہل غزنین سے ملکر سیف الدین کو گرفتار کیا روسیاہ کرکے بعد تشہیر کے سر کاٹ دیا
پھر علاء الدین سیف الدین کے بھائی نے بعد قتل دولت شاہ بن بہرام شاہ کے بہرام شاہ کو ہند تک
بھگا دیا بہرام شاہ نے پینتیس سال سلطنت کرکے سنہ ۵۴۷ ہجری مین فرزند کے غم مین انتقال کیا
علاء الدین غوری نے غزنین مین جلوس فرمایا اور خسروشاہ بن بہرام شاہ نے لاہور کو دارالسلطنت بناکر
کسی اور صوبہ پر دخل نپایا سات برس سلطنت کرکے سنہ ۵۵۵ ہجری مین رحلت کی پھر خسرو ملک بن
خسروشاہ نے سلطنت لاہور کو خوب رونق دی اکثر صوبجات آبا واجداد اپنے پر قبضہ کیا مگر شہاب الدین
محمد غوری نے جو تیسرے حملے مین بعد اٹھائیس سال کے فریب سے قابو مین لاکر سنہ ۵۸۲ ہجری مین

لاہو بھی لیلیا اب خاندان غزنین کا قصہ تمام ہوا ختم الملوک غزنویہ خسرو ملک کا نام ہوا ابتدا سے ۳۶۶ھ سے نہایت ۵۸۳ھ ہجری دو سو سترہ سال تک اٹھارہ بادشاہان خاندان غزنین نے سلطنت فرمائی پھر غوریون کی نوبت آئی غرضکہ جب سے سلطان الشہدا نے غزنین کو ترک فرمایا ایک شاہ ایک قصبہ بار بار اجڑ ڈالا آیا اور بعض واقف سلطان مسعود شہید کا نام تواریخ مین دیکھکر سالار مسعود غازی کی جگہ مین شہید سالار کہکر مانتے ہین یا اونکے خیال خام مین وہ بادشاہ غزنین تھے یہ خاصہ سب والا نام مین اونکی ۹ سال صرف غزنین کی بادشاہی ہی فرمان روائی رہی یہان سلطان الشہدا ایک عالم کے ظاہر و باطن مین شہنشاہ ہین شہیدون کے جا سے پناہ ہین حشر تک نام روشن رہے گا مزار شریف

رشک بہشت گلشن رہے گا

سلطان الشہدا کا دہلی فتح فرمانا اور میرٹھ کی راہ سے قنوج جانا

شہسواران لشکر اسلام نقارہ فتح دہلی پر قلم کی چوب لگاتے ہین صریر خامہ سے یون صدائے شادیانہ سناتے ہین کہ اوس زمانے مین راے مہپال دہلی کا شہریار تھا صاحب فیل وجرار تھا یہان تک کہ سلطان محمود و سالار ساہو نے جب لاہور کو دار الاسلام کیا دہلی کا حوصلہ نہ پڑا چھوڑ دیا مگر سلطان الشہدا نے سیرکنان قریب دہلی کے پڑاو کیا ادہر راے مہپال نے فوج کا جماو کیا دونون لشکر مین چند کوس کا فاصلہ تھا دن بھر باہم مجادلہ تھا شام کو پڑاو پر جاتے تھے صبح لڑنے آتے تھے بعد ایک ماہ وچند روز کے سلطان الشہدا نے خدا سے فتح و مدد کی التجا کی فورا ہرکارون نے یہ خبر دی کہ سلطان السلاطین مہی بختیار و سالار سیف الدین و میر سید عز الدین عرف میر سید عرب و ملک دولت شہ و میان رجب خواجہ احمد بن حسن میمندی کی شرارت سے رنگا رنگ ترک کر کے فوج جرار غزنین سے لائے اتنے مین سب سردار سامنے آئے سلطان الشہدا کے چہرہ مبارک پر بحالی آئی فوج مہپال پر اداسی چھائی پائے ثبات میدان سے اوکھڑ گئے زندہ درگور ہوکر زمین مین گڑ گئے منہ نوچنے لگے راہ گریز سوچنے لگے غرضکہ چالیسوین روز ہر دو لشکر میدان مین آئے اور سلطان الشہدا شرف الملک کے ساتھ خیمے کے باہر تشریف لائے راے گوپال پسر راے مہپال بدخصال گھوڑا اوٹھا کر سامنے آیا حضرت پر گرز لگایا بینی مبارک کو زخمی کر کے دو دندان مبارک کو شہید کیا شرف الملک نے گوپال کو تلوار سے فورا مار لیا حضرت وہ زخم کاری خیال مین نہ لائے رومال زخم پر باندھکر میدان مین آئے بڑی گھمسان کی لڑائی ہوئی صفون کی صفائی ہوئی بہت سنگ دلون نے جہنم کا راستہ لیا اہل اسلام نے بھی جام شہادت

بیا دوسرے روز جب نقارہ جنگی پر چوب لگائی میر سید اعز الدین صف نے نیزے کا پھل گردن پر کھاکر شہادت
پائی سلطان الشہدا کو بڑا ملال ہوا اسقدر ملال ہوا پھر خود گھوڑے کی باگ لی شجاعت کی داد دی غنیم پر
دھاوا کیا چار طرف سے گھیر لیا مخالفین تاب مقابلہ نہ لاسکے بھاگ گئے نوفرقے سنگدل بت پرستون
نے پہاڑون کی راہ لی پتھرون کی پناہ لی عقلون پر پتھر پڑے آنکھین پتھرائین فرسنگون بھاگے
جاتین گنوائین سرتابی کی سزا لی دیپا کی صورت سے بھی نہ اس پتھری کی دوا لی ضرب سنگین شمشیرون سے
خاک مین ملکر برابر ہوگئے سنگ تربت چھاتیون کے پتھر ہوئے مگر رہے مہپال اور سری پال اوسکے
بیٹے نے منہ نہ موڑا میدان نہ چھوڑا انھون نے کہا اردہی بگڑ گئی بھاگ پڑی کلی فوج کے چھکے چھوٹ گئے
تھک کے ٹوٹ گئے پھر چلے آگے چلے دیکھ لینگے اگر ہم زندہ ہین ایک کو بھی زندہ جانے نہ دینگے جواب دیا
کہ ہم میدان چھوڑکر کہان جاینگے بھاگ کر کسے منہ دکھائینگے القصہ وہ تو نتیجہ قضا مین گرفتار تھے جنم کے
سزاوار تھے دونون مارے گئے سر اونکے اتارے گئے چالیس دن کے بعد دہلی کو فتح کیا خزانہ بے شمار
لیا افسران فوج عرض پیرا ہوئے کہ تخت دہلی پر جلوس فرمایئے کوسکہ چلایئے حضرت نے تخت نشینی سے
انکار کیا پھر میر سید اعز الدین کو دفن کرکے مقبرہ عالیشان بنوایا مجاور مامور ہوئے فاتحہ و خیرات بدستور
ہوئے اور میر بایزید جعفر کو تین ہزار سوار کا سردار کیا یہ حکم دیا کہ چھ ہزار سوار اور نوکر کرکے دہلی کا انتظام کرو
عدل و انصاف سے کام کرو کہ خلقت خدا آرام پائے شکر نعمت بجالائے اور میان رجب کو بوجہ تندمزاج
ہونے کے کوتوالی دی بہت مہربانی کی چھ مہینے دہلی مین مقام کیا سب طرح کا انتظام کیا بعد چھ مہینے کے ستائیسوین
روز میرٹھ کی راہ لی حکام میرٹھ سلطان کے خوف سے اطاعت قبول کی سفیر اونکی نذر لیکر استقبال کو آئے
عرضداشت دیکر بعد ثنا و صفت یہ زبان پر لائے کہ یہ ملک سرکار ہے ہر حاکم فرمانبردار ہے حضرت نے ہمکو سرفراز
فرمایا ممتاز فرمایا حضرت اونکی آدمیت سے شاد ہوئے سفیرون کو خلعت امداد ہوئے حکام کی تاج بخشی
فرماکر قنوج کو کوچ فرمایا سفیر راجہ قنوج کا نذر لایا جب قریب قنوج لب گنگ لشکر کا ورود ہوا راجہ بھی مع
اپنے لڑکے کے نذر لیکر موجود ہوا شرف نیاز پایا اور اوکی صفت و ثنا کی اور کہا کہ ہم حضرت کے غلام ہین
بندہ بے دام ہین جب سلطان محمود کے خوف سے ہمپر تباہی آئی سالار ساہو نے دستگیری کرکے
یہ ریاست دلوائی حضرت نے راجہ کی آبرو بڑھائی مہربانی قبول فرمائی دونون کو اسپ و خلعت
عطا کیے جواہر گران بہا دیے پھر کشتیون پر سوار ہوکر دریا پار ہوئے قنوج مین تشریف لائے راجہ
دس گھوڑے نذر لایا حضرت نے تعظیم سے پاس بٹھایا پھر خلعت رخصتی مع گھوڑا عنایت کیا

رسد رسانی کا تاکید تمام حکم دیا

سلطان الشہدا کا ستر کہہ مین تشریف لانا رفیقون کو صوبجات پر مامور فرمانا مہی بختیار کی شہادت حجام کی شرارت ناخنگیر زہرآلودہ ند لانا حضرت کا صدمہ اوٹھانا پھر ستر معلے کا اس رنج سے کاہیلر مین رحلت فرمانا لاش غزنین جانا

سلطان الشہدا بعد چند روز کے رونبزل ہوے وس دن مین راہ طے آباد ستر کہہ داخل ہوے اوس زمانے مین ستر کہہ و بہرائچ بہت آباد ناقوس نوازی کی کثرت نافِ ہند مشہور تھا سیکڑون مندر ہزار ہا ہندو اور لنگور تھا سلطان الشہدا کو آب و ہوا یہان کی پسند آئی شکارگاہ معقول پائی ستر کہہ مین مقام کیا جابجا فوج بھیجنے کا انتظام کیا سالار سیف الدین و میان رجب کوتوال کو بہرائچ روانہ کیا اور بیٹے کو بجاے پدر عمدہ کوتوالی دیا یہ لڑکا اگرچہ عمر مین کم تھا مگر ارسطو زمان فخر رستم تھا جب دونون افسر بہرائچ آئے غلہ نپایا سخت گھبرائے حضرت کو عرضداشت کی قحط غلہ کی اطلاع دی حضرت نے تمامش نام چودہری سہ ہوا در زہر نام چودھری امیٹھی کو طلب فرمایا دلاسا دیکر یہ حکم سنایا کہ تم بفراغت کھیتی کرو جو احتیاج ہو سرکار سے لو تقاوی دو آدھ کچھ نقد ہم سے لیجاؤ غلہ بہرائچ پونہچاؤ سب نے عرض کی ہم پہلے غلہ لے آوینگے پھر روپیہ لیجاوینگے حضرت نے عطر و پان خلعت و انعام دیکر رخصت کیا اور زر نقد پیشگی مرحمت کر کے کہدیا غلہ جلد لانا دیر نہ لگانا اور ملک فیروز عمر کو گندہ سرو بیاس پر روانہ کیا غلہ رسانی بہرائچ کا حکم دیا پھر سلطان السلاطین مہی بختیار کو نائب کر کے ملک فردوست کی حکومت دی یہ نصیحت کی کہ جہان جانا خلق محمدی سے پیش آنا بھٹکے گمراہون کو سمجھانا صراط المستقیم پر لگانا اگر راہ پر آئین امان پائین اور جو نہ مانین سزا پائین فوراً جہاد کرنا تباہ و برباد کرنا جاؤ خدا نگہبان ہے چونکہ نظر آخری ملاقات کا سامان ہے یہ فرما کر سینے سے لپٹا لیا گلے لگا لیا زار زار رونے لگے بے قرار ہونے لگے فرمایا کہا سنا معاف فرمائیے دل کو صاف فرمائیے اوس وقت لشکر مین ایک شغب بپا تھا مہی بختیار کی رخصت کا غل مچا تھا سبحان اللہ کیا خاصان خدا تھے اوسکی راہ مین فدا تھے خلقت جہالت ہند سے بچائی اپنی جان گنوائی القصہ مہی بختیار نے اکثر ملک فردوست کو فتح کیا شہر کانور مین شربت شہادت پیا مزار آپ کا کانور مین مشہور ہے رحمت خدا کا ظہور ہے حاجتمند چادرین چڑھاتے ہین بذریعہ روح پر فتوح خدا سے مرادین پاتے ہین سلطان الشہدا نے جب خبر شہادت پائی صف ماتم بچھائی ہفتے گریہ و زاری سے سروکار رہا تمام لشکر سوگوار رہا اور امیر حسن عرب صوبہ مین مامور ہوے

سید سید علی معروف سید اعز الدین گوپامئو مین آئے لال پیر مشہور ہوے اور سید ملک آدم غازی اقتدے
ولی حضرت کے اوستاد نے لکھنؤ مین جہاد کیا قریب بازار راجہ کے سجہتیا باغ مین خانہ مرقد آباد کیا
اوسے ملک فیض کو بنارس دیا خود بدولت ستر کہہ کا انتظام کیا ایک روز دو سفیر راجاان کرده مانک پور دو زمین
وچند لگام پر سحر پڑھ کر لیکر آئے پیام زبانی لائے کہ ہماری کتابون مین مسطور ہے جب سے یہ ملک معمور ہے کسی
غیر ملک کا تاجدار آیا نہین مسلمانون نے دخل پایا نہین سکندر رومی نے البتہ حوصلہ کیا تہا کچہہ سمجہکر چہوڑ دیا
قنوج پر لڑائی ہوئی فتح کیا کید ہندی سے صلح کر کے خراج لیا سلطان محمود نے اجمیر گجرات قنوج تک صاف کیا
اس ملک کو معاف کیا تم کیسے بیباکانہ چلے آئے کچہہ خوف دل مین نہ لائے ہمکو تمہاری بزرگ زادگی کا
خیال ہے فقط یہ ملال ہے کہ تمہارے سالار ساہو کا نام ہے تعبد تمہارے قصہ تمام ہے تم نو لاکہہ تلوار کے مختار ہین
سوا ہمارے یہان اور بڑے بڑے سردار ہین ہمکو نہ ستاؤ چلے جاؤ یہ سنکر حضرت کو طیش آیا یہ فرمایا ان
ولگام اپنی لیجاؤ سحر وجادو کسی اور کو دکہاؤ اگر تم قاصد ہو کر نہ آتے بے ادبی کی سزا پاتے یہ ملک خدا کا ہے جسکی تلوار ہے
قبضہ اوسیکا ہے **بیت**
عروس ملک کسی در کنار گیرد چست ... کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار دہد
ہم یہان کچہہ سیر کو
نہین آئے ہین جہاد پر قدم ہمت جمائے ہین یہان دین محمدی کو رواج دینگے تم سے جزیہ و خراج لینگے آتش کفر
کو بجہائینگے اسلام کا ڈنکہ بجائینگے **بیت**
اگر مرد ہستی بمیدان درآ ... ز ما ہر کرا ملک بخشد خدا
قاصد پہر آیا مخالفون کو سنایا کہ یہ لڑکا اگرچہ خوردسال ہے مگر بڑی کمال ہے تیغ بے ڈہب ہین لشکری غضب
ہین تمہاری نو لاکہہ فوج سے نہ ڈرینگے دم مین فتح کرینگے یہ سنکر وہ حیران ہوے سراسیمہ و پریشان ہوے
ایک حجام بولا کیون خوف کہاتے ہو ڈرے جاتے ہو یہ کون بڑا کام ہے ایک ناخنگیر سے ترکی تمام ہے غرضکہ
حجام نے شہادت سلطان الشہدا کا بیڑا اوٹہا کر سو اشرفی انعام پایا ناخنگیر زہر آلودہ بناکر نذر لایا حضرت نے
فرمایا تو کون ہے کہان سے آیا کہا قدیم سے مسلمانون کا میراثی کہلاتا ہون اب سنگدلونکی چوٹی پکڑ کر
سوتہ کہاتا ہون چوٹی اونکی غلام کے ہات مین ہے ہر وقت مونڈنے کی گہات مین ہے جب موقع پاکر قصد کرتا ہون
چوٹی پکڑ کر چاندر گڑ کر کہہ لیتے ہی مرتا ہون حضور مین روزگار کو آیا ہون ناخنگیر نذر کو لایا ہون حضرت نے
ناخنگیر کو لے لیا دو اشرفی دیکر رخصت کیا وہ خوش خوش گہر آیا اپنے نزدیک کام کر آیا حضرت نے ایک روز
اوسے اولٹے ہاتہہ کے ناخن پر لگایا بڑا صدمہ اوٹہایا اونگلی بل کہی تیزی سے کہال چہل گئی چہرہ زرد جسم
پسینے مین تر ہوا زہر کارگر ہوا ضبط کیا نہو سکا لیتے ہی غش آیا لوگون نے زہر مہرہ پلایا اسیران لشکر گرد
پہرتے تہے زمین پر گرتے تہے جان و دل سے نثار تہے نہایت سوگوار تہے لشکر مین حشر برپا تہا ہر
مصروف بکا تہا کچہہ دیر کے بعد سمیت زائل ہوئی صحت حاصل ہوئی غسل کر کے صدقہ دیا دیوان عم

مین جلوس کیا لشکر مین جان تازہ آئی سر نو زندگی پائی الحمد للہ معبود ازل نے عجب حسن و جمال فہم و فراست
باکمال صفات صوری و معنوی سے آراستہ کر کے اخلاق محمدی سے پیراستہ کر کے دولت سرمدی عطا فرمائی
تھی یہ تصویر دست قدرت سے بنا کر صنعت دکھائی تھی آپ اپنے عہد مین لاثانی تھے حیران بہزاد و مانی تھے
اوس پیر بنکرانِ نگونسار کور باطن بد اطوار یہ جمال جہان آرا دیکھکر ولایت پر ایمان نہ لاے بمصداق
مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ بسر مقابلہ آئے خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ
اونکے حسب حال تھا ظاہر کور باطن بد خصال تھا صاحب مرات مسعودی فرماتے ہین اپنی داستان
سناتے ہین کہ ایکبار ابتداے عالم سلوک مین مجھے جلوہ جہان آرا نظر آیا چار سال دل کو قرار پایا
جب حضوری دوام حاصل ہوئی تسکین دل ہوئی اور واقعی عالم ظاہر و باطن مین کوئی شے عشق معبود
حقیقی کے برابر نہ پائی وہ خوب ماہر ہے جسے یہ نعمت ہاتھ آئی **قطعہ** زین نکتہ خبر از دل بے ذوق
چہ جوئید + در عالم معنی زکجائید بگوئید + سرمایۂ عمر است ہمین عشق درین دہر + گر عشق ندارید چہ دارید
بگوئید + قصہ مختصر ملک نوگیر مین بدعملی کا خیال ہوا فساد کا احتمال ہوا فوراً امراے نامدار اطراف
دیار کو فرمان تحریر فرماے شتر سوار بھجواے مفصل حال لکھدیا غسل صحت سے آگاہ کیا پھر خط خاص
سالار ساہو کو کیفیت مفصل تحریر کی اوس وقت عمر شریف پندرہ برس کی تھی قاصد کا ہیلہ مین آیا صحت نامہ
لایا پہلوان لشکر کو حجام کی حرکت کا ملال ہوا اس صدمے سے حضرت ستر معلیٰ کا عجب حال ہوا محبت
فرزند دلبند مین دل طپان تھا لب پر نالہ و فغان تھا بار بار خطا پڑھوائی تھین پچھاڑین کھاتی تھین غش پر
غش آتے تھے سالار ساہو سمجھاتے تھے بی بی شکر کی جا ہے صدقہ دینا روا ہے خدا نے جان بچائی
آپ نے صحت کی خبر پائی جواب مین یہ فرماتی تھین رو رو کر سناتی تھین کیا کرون دل اوچھلتا ہے کوئی
کلیجہ ملتا ہے بے دیکھے آرام نپاؤنگی اسی صدمے مین مر جاؤنگی آخرش بارھوین روز صدمۂ فراق دلبند
مین جان دی سنہ [illegible] ہجری مین دنیا سے رحلت کی **قطعہ تاریخ وفات حضرت ستر معلیٰ**
جنت مین گئین عفیفۂ دہر حوران جنان مین قدم بوس ہجری تاریخ ہاتف غیب بولا افسوس آہ افسوس
سالار ساہو نے بڑا غم کیا سخت ماتم کیا پھر جنازہ غزنین بھجوایا خود ستر کھ مین قدم رنجہ فرمایا سلطان الشہدا
کا ستر کھ مین خبر وفات ستر معلیٰ کی سنکر دل گھبرانے لگا کلیجہ منہ کو آنے لگا خون دل نے جوش کیا
محبت مادری نے بیہوش کیا غش پر غش آتے تھے پچھاڑین کھاتے تھے خواب و خور حرام تھا گریہ و زاری
سے کام تھا ہر دم ستر معلیٰ کا نام ورد زبان تھا لب پر نالہ و فغان تھا جب بیتابی سے گھبراتے تھے
یہ فرماتے تھے مخدومۂ عالم نے ہماری بیماری سنکر جان دی مجھے خبر بھی نکی اب ہر دم میرے ناز

کون اوٹھائیگا دست شفقت سینہ پر پھیرائیگا مجکو چرخ نیلی لباس نے روز سیاہ دکھایا غربت مین یسیر بنایا اب دنیا سے دل سیر ہی موت مین کیا دیر ہی ایسے کلام دردانگیز فرماتے تھے کہ سننے والون کے کلیجے پھٹے جاتے تھے جب بہت گھبرائے یہ کلمات زبان پر لائے +

نوحہ ماتم مستزاد

رو رو کے یہ فرماتے تھے خود سید سالار ای مادر غمخوار
تکلیف مری سنکے تمھین تاب نہ آئی کیون جان گنوائی
افسوس کہ غزنین کو گئی لاش تمھاری باگریہ وزاری
خادم کی مصیبت سے تمھین کچھ بھی خبر ہی کیا حال بسر ہی
اب کون مجھے پیار سے فرزند کہے گا اور ناز سہے گا
مانیگا بھلا کون مری فتح کی منت خالق سے بمنت
مین زندہ رہا آپنے جان اپنی گنوائی کیا دلمین سمائی
دنیا مین میسر نہین ہو نیکی زیارت ای صاحب عصمت
بچپن سے رہا سر پہ مرے آپکا سایہ یا باپ کا سایہ
اشرار کے نرغہ مین مجھے چھوڑ دیا آہ دل تنگ ہی واللہ
کانٹا جو مرے گڑتا تھا آپ ہوتی تھین بیچین مخدومہ کونین
اس غمسے جگر چاک ہی مجروح ہی سینہ دشوار ہی جینا
کس منہ سی عنایت کی اس غم کی حکایت فرماتے تھے حضرت

سر سے مرے سایہ اوٹھا آپکا یکبار ای مادر غمخوار
اب آپکے ماتم مین مری زیست ہی دشوار ای مادر غمخوار
مین دیکھنے پایا بھی نہین آپکا دیدار ای مادر غمخوار
بیتابی سے سر مارتا ہون سنگ سے ہر بار ای مادر غمخوار
مان کہکے پکاریگا کسے آپ کا دلدار ای مادر غمخوار
اب کون کہیگا مجھے فرزند خوش اطوار ای مادر غمخوار
بن مان کے مرے ہوئے شادی کے کفار ای مادر غمخوار
اب روز قیامت پہ گیا آپکا دیدار ای مادر غمخوار
اب کوئی بھی یاور نہین جز خالق غفار ای مادر غمخوار
آباد کیا آپنے فردوس کا گلزار ای مادر غمخوار
اب دیکھیے اس غم مین مری چشم ہی خونبار ای مادر غمخوار
یان کون محبت سے کریگا مجھے اب پیار ای مادر غمخوار
اک غم کا ہوا تیر کلیجے سے مرے پار ای مادر غمخوار

اب سالار ساہو کو ستر کھہ کا سفر ہی لشکر مخالف زیر و زبر ہی گڑہ مانک پور کی جنگ سخت کا بیان ہی سلطان الشہدا کے شیر مارنیکی داستان ہی بہرائچ آنا غنیم کا بھاگ جانا

نیزہ قلم میدان رزم گڑہ مانک پور مین علم ہی مرات مسعودی مین رقم ہی جب سالار ساہو صدمہ ملال سلطان الشہدا سنکر ستر کھہ مین آئے سالار مسعود استقبال کر کے دولت سرا مین لائے جشن شاہانہ تین شبانہ روز تک ترتیب دیا سامان نشاط مہیا کیا ارکان دولت ملازمت سے ممتاز ہوئے خلعت فاخرہ سے سرفراز ہوے سرحد کے افسرون نے لشکر کے بہادرون سے تقویت پائی مخالفون پ

خرابی آئی چند روز کے بعد ملک فیروز شہ آئے تین جاسوسوں کو گنڈہ دریا سے سروست مع خطوط پکڑ لائے
فوجدار گروہ یعنی کروہ مانک پور کیطرف سے آئے تھے تین ونگام یہ سحر ساحر تھے تیسرا وہی حجام
بدانجام تھا جسنے قتل کا بیڑا اوٹھایا تھا ناخن گیر زہر بجھایا تھا سلطان الشہدا نے دو کی جان بخشی فرمائی
سالار ساہو کے حکم سے حجام کی قضا آئی سر تن سے اوڑ گیا اوسکے پر برق شمشیر سے پھپھولے پڑے
پھر خطوط سے لفافہ الگ کیا زہر ملی پڑیا نرم میں تل گیا خطوط راجایان کروہ مانک پور نے اس مضمون کے
لکھے تھے راجایان نواحی بہرائچ کو بھیجے تھے کہ مسلمانوں نے تنگ کیا ملک چھین لیا اگر ہم اور تم
ملجائیں شاید فتح پائیں پہلوان لشکر نے جاسوس کڑے اور مانک پور میں تعین فرمائے وہ یہ خبر لائے
کہ دونوں مرزبان بے خبر غافل بے وقوف ہیں دختر و پسر کی شادی میں مصروف ہیں جنگ کا خیال نہیں
فکر مآل نہیں سالار ساہو شبا شب کوچ کر کے جب قریب آئے فوج کے دو غول بنائے ایک نے
کڑے کو کڑا پکڑ کر حلقہ کیا دوسرے نے مانک پور کو گھیر لیا فوراً ہر دو مقام پر جا پڑے خوب لڑے دونوں
گرفتار ہوئے ذلیل و خوار ہوئے ہتھکڑی ڈالکر کڑے مانک پور سے نکال کر ستر کھہ کو چالان کیا کڑے
مانک پور کو لوٹ کر ویران کیا خزانہ بیشمار پایا ہر لشکری لونڈی و غلام باندہ لایا یہان سالار مسعود نے
قیدیوں کو بہرائچ بھیجدیا سالار سیف الدین کے سپرد کیا پھر پہلوان لشکر نے ملک عبد اللہ کو کڑے کا
حاکم کیا اور ملک قطب حیدر کو مانک پور دیا خود ستر کھہ میں آئے سجدہ شکر کا بجالائے اس معرکے میں
مخالفوں کا حوصلہ ٹوٹ گیا جی چھوٹ گیا متفق ہو کر بہرائچ کا محاصرہ کیا سالار سیف الدین کو گھیر لیا ادھر
سلطان الشہدا اور سالار ساہو شکار کو سوار ہوئے بعد نماز ظہر سلطان الشہدا تنہا شیر ببر سے دوچار ہوئے وہ
پہلے درخت کی جھاڑی میں غرایا پھر تڑپ کر سامنے آیا اسد اللہ کے پوتے پر وار کیا آپ نے خالی دیا
پھر ڈپٹ کر للکارا کلائی پکڑ کر تلوار سے مارا پہلوان لشکر نے یہ حال سنکر شکر کا سجدہ کیا مکان پر آکر صدقہ دیا
اوسی رات کو بہرائچ سے سالار سیف الدین کی عرضداشت آئی شورش غنیم کی خبر پائی سلطان الشہدا
پہلوان لشکر سے رخصت کے طلبگار ہوئے مقابلے پر طیار ہوئے آپ نے منع کیا سینے سے
لگا لیا فرمایا تو میری جان ہے پدر ضعیف چند روز کا مہمان ہے عمر آخر ہوئی وقت رحلت قریب آیا ہے زندگی سے
جی گھبرایا ہے اس وقت میں میری جدائی گوارہ نکرو جگر پارہ نکرو سلطان الشہدا بھی رونے لگے پدر ضعیف بے
تاب ہونے لگے کہا فی الحال رخصت دیجیے اجازت دیجیے چندے شکار میں دل بہلاؤنگا پھر چلا آؤنگا
اور حال غیب سے آگاہ تھے کہ آخری دیدار ہے یہی مشیت پروردگار ہے غرضکہ بید دکد شرھوین شعبان
سنہ ۴۲۳ ہجری میں بہرائچ آئے اعدا تاب مقابلہ نہ لائے نوک دم فرار ہوئے حضرت مصروف سیر و شکار

ہوئے جب تالاب سورج کنڈ پر جاتے تھے یہ فرماتے تھے کہ اس زمین میں بوے دلِ ہمیں پہلا آئی
بدفن ہونگے یہ سورج کنڈ بت پرستش کا مقام تھا آفریک شہر کا نام تھا آفتاب کی تصویر پتھر پر بنی تھی سورج کنڈ
کے کنارے یہ سورج مکھی بھی تھی جبرا کی کوادیکے نام سے بنایا تھا سبد اپنا بنایا تھا سورج مکھی کے
رو بمشرق و مغرب کے ہنود ہر وار شب کے منت نثار و طلب جماعت کثیر مرد و عورت جوان و پیر سورج سے
شاد مکھ پرستش کرتے تھے اوسی پتھر پر ناک رگڑتے تھے کہ شبہ کو جہاز د معلوم ہوتا تھا خلائق کا کثرت
سے مقام ہوتا تھا سلطان الشہدا عالی دیکھ کر فرماتے تھے یا ماں کو سناتے تھے کہ جب ہم یہاں

اسلام جلدی کرینگے سب جماعت ہماری کرینگے

نمونۂ محشر رحلت پہلوان لشکر پھر سلطان الشہدا کا خواب میں شہادت کی بشارت پانا پھر دنیا سے رخصت ہو جانا

خامۂ سیاہ لباس خونناب دل بہاتا ہے مرثیہ غم و سوختہ قلم یون سناتا ہے کہ پہلوان لشکر کو مفارقت فرزند
نے ستایا چودھوین شوال کو روتے روتے درد سر ہوا یا پھر سے وصیت کی سترکھ میں
دفن کرنیکی اجازت دی پھر چھبیسوین شوال ۴۲۳ھ ہجری کو عصر میں رحلت کی مؤلف نے یہ تاریخ لکھدی

قطعۂ تاریخ وفات

حضرت سالار ساہو کرامات | شد فنا فی اللہ وحدہ خدا
سال ہجری بخشش منقبت ہو گئے | گفت سالار جہاں ہا نیا

بھر تاریخ میں قاصد آیا عبد الملک فیروز کی عرضداشت لایا معظم خان و شرف الملک و مظفر الملک و شیر الملک
و معین الملک و ملک نیکبخت نے پہلے رحلت چھپایا پھر تو ہم گیا ہو کہ یہ حادثہ سلطان الشہدا کو سنایا حضرت
سلطان الشہدا کی گریہ و زاری لشکر کی بیقراری سکے لکھنے سے قلم کے جگر میں شگاف ہے صریر خامہ میں
صدائے آہ صاف ہے ایک حشر عظیم بپا تھا واحسرتا کا شور بپا تھا حضرت پچھاڑین کھاتے تھے یہ فرماتے
تھے کہ خواجہ احمد کی شرارت سے ہم جلاوطن ہوئے گرفتار رنج و محن ہوئے کابل میں والدہ ماجدہ نے
رحلت پائی والد ماجد کو سترکھ کی زمین پسند آئی ہم خدا اشار میں دشت پر خار میں چھوڑ گئے خود دنیا سے
منہ موڑ گئے کاش اس وقت اس زمین میں اپنے اقربا پاس ہوتا تو یتیمی پر نہ روتا اب کون مصیبت میں
دلداری کرے گا دست شفقت سر پر دھرے گا میرے پسینے پر کون خون گرائیگا سینے سے لگائیگا
بابا جان کیکے کس سے کلام کرونگا سترکھ میں جا کے سلام کرونگا ان زیارت مزار ہی مرہم سے
دل فگار ہے جنگ میں مددگار کا سہارا نہ رہا کوئی رنگ ہمارا نہ رہا پھر کلمہ تمام کر پچھاڑین کھانے لگے

جو مسعود کے وفات فرمانے کے بعد لکھا گیا

قبلۂ مسعود کا ماتم ہے
قیامت ہے بجلیان پہاڑ پر گر رہا
کیوں نہ سر پر خاک ہم ڈالتے
شاہ سردار ملک اسلام
بدنصیبان کے ... دشمن

کعبۂ عشاق دلبر کا ماتم ہے
آج حیدر کے پسر کا ماتم ہے
بیت مسعود کا ماتم ہے
اوس فرشتہ سیر کا ماتم ہے
اوسی شہید قبر کا ماتم ہے
ماتم فیض کا جو ہو یارب

ہم کو جس سے تھی امید تو اوسی کو
جس نے ہے سب فکر دور کیا
خاک سر پر کیوں نہ ڈالین
عمر کا کل امید چھپایا ہے
جس نے شیر و گلہ ہر آب کیا
سندھ کے تاجور کا ماتم ہے

اوسی سینہ سپر کا ماتم ہے
اوس مجاہد شیر کا ماتم ہے
چہرہ مسعود کا ماتم ہے
شہر والا گہر کا ماتم ہے
آج اوس شیر نر کا ماتم ہے

وہاں ستکت یہی حال رہا صدمہ سے کمال ہوا کہ آنا جانا حرام تھا جو اکہرام تھا لشکر مین حشر بپا تھا کہرام مچا تھا گیارہوین دن ارکان دولت نے سمجھایا اور وکرسنایا کہ خدا کی رضا پر راضی ہو کر ضبط فرمایئے انتظام ملک مین دل بہلایئے ورنہ یہ کارخانہ درہم ہو جائیگا کچھ بن نہ آئیگا اس عرصے مین در دولت خان پر مجمع عام ہوا خلقت کا ازدحام ہوا حضرت نے ایک منبر بلند پر جلوہ فرمایا لوگون کو مخاطب ہو کر فرمایا یارو تمھارے سردار نے دنیا سے انتقال فرمایا خلد برین کو بسایا اب تمکو اختیار ہے جو سردار بنے کلام کا مختار ہے جسکو لایق پاؤ افسر بناؤ مجھ ضعیف کو ایک گوشہ بس ہے عبادت ہیکی ہوس ہے ریاست سے بیزار ہون محبت خدا کا طلبگار ہون یہی التماس دست بستہ قبول کرو مجھے اس بار عظیم کی تکلیف ندو یقین تھا مان جاؤ احسان ہوگا خدا کا جیتے کا مہمان ہون پھر تمھی نہیں وہی راہ ہے فردوس آرامگاہ ہے یہ کہکر زار زار رونے لگے ارکان دولت نثار ہونے لگے سب نے بآواز بلند شور مچایا دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ ہم تا بعد رجان نثار ہین حضرت ہمیشہ سے ہمارے سردار ہین ہم اکیلا عادل خدا دوست کہان پاوینگے جسے سردار بنائینگے یہ کہکر پہلے سالار سیف الدین نے نذر دکھائی پھر باری باری سب کی نوبت آئی اوسیوقت عبد الملک فیروز کو حاکم شہر کہر کا کرکے خلعت سرو پا مع اسپ و شمشیر روانہ کیا ایک تسلی نامہ لکھدیا پھر تمام امرائے نامدار اطراف و دیار کے نام فرمان صادر فرمائے خلعت ہاتھی بھجوائے پہلوان لشکر کے منوبہ صدہا قرآن خوان مامور کیے محتاجون کو صدقے دیے خود انتظام بہرایچ مین دل بہلانے لگے سیر و شکار کو جانے لگے اکثر فرماتے تھے یارو کو سناتے تھے کہ ہم جب سے سندھ مین آئے ہزارون جنگل ... دیکھے اور بہرایچ مین اگرچہ جنگل ویرانہ ہے زاغ و بوم کا آشیانہ ہے مگر طبیعت بہل جاتی ہے اس زمین سے بوئے اخلاص آتی ہے ماعرین طرز کلام سے پہچان گئے خلاصہ مطلب جان گئے کہ حکم ہر گاہی سناتے ہین اور یہ وصیت فرماتے ہین اور کسی وقت فورا بات کو ٹال دیا اور طرح پر

کلام کیا مگر زبدۂ مخلوق و جمال الٰہی پر مطلق اس بات کا اثر نہ ہوا دنیا سے دل گھبرا گیا تھا القصہ اسطرح
تین مہینے شادی کی دھوم تھی اسی مین محرم کا مہینا آیا آپ نے شہدائے غازیان کا جشن ترتیب فرمایا ارکان
دولت کو خلعت و عطیات سے سرفراز کیا محتاجون کو زر نقد دیا اور خود وضو کر کے حجرے مین قدم رنجہ
فرمایا عبادت الٰہی مین مصروف ہوئے یا بیٹھے پڑھتے فارغ ہو گئے آنکھ لگی جانماز پر سو گئے خواب
مین سالار ساہو کو مع لشکر اب وہان سے کنگ پایا شادی کا رنگ پایا محفل طرب آراستہ فرش بچھا
غلامان بزم طرب جمع تھا جناب ستر سالے کے ہاتھ مین پھولون کا ہار تھا آمد فرزند کا استقبال کیا
سلطان الشہدا کو دیکھکر سینے سے لگا لیا ہار گلے مین ڈال دیا فرمایا تیری شادی کا سامان طیار ہے
تمھارے آنے کا انتظار ہے اتنے مین لشکر کی آواز سے بیدار ہوئے خواب سے ہوشیار ہوئے
وضو کر کے بعد فراغ نماز دیوان عام مین جلوس فرمایا فقرا و علما کو خواب سنایا عالمون نے تعبیر کی تاریخ
مین سترھوین باب مین کیفیت ... ہوگی اور یہ تعبیر پائی جسکو ایسا خواب نظر آئیگا مرتبۂ شہادت
پائیگا یہ سنکر حضرت کا چہرہ و جمال بجائے ملال ہوا فرمایا فضل الٰہی شامل حال ہے اب معبود حقیقی کا
وصال ہے پروردگار رکھو اور ہمارے سب دوستون کو اس رتبے سے سرفراز فرمائے سیر آرائش

اسعد الشہدا ... سے ممتاز فرمائے

اجے ہنود بہرائچ سے سخت لڑائی ہے اکیس تاجداران ہند سے دریا کے کتھلا پر صف آرائی ہے پھر فتح پانا ... لگانا اور دسے جوگی اس والی بجولا اور گوبند داس کا آدمیت سے پیش آنا قاصد بھیجکر اطاعت مین سر جھکانا

نعمت سے روزہ کھول ... راجایان بہرائچ کا ملک حیدر کے ساتھ حضور مین آیا اس مضمون کا عریضہ لایا
کہ آپ نے اس ولایت مین آنا جانا ... ہندی کا لوہا ... اپنی فوج ... فرما ... سے
چلے جاؤ حضرت نے جمعیت فوج کا استفسار کیا اونے اکیس تاجدارون کا نام لیا راجہ رب
دبابی ساب سہار ... و بھیکن و کنگ و کلیان و مکھ ... و ... و کرن و بیربل و اجے پال
و سری پال و ہربل و ہرکرن و پرتھو و نرہر ... و نرائن و ... و نرسنگھ ... مین تھی
لشکر ... آباد مین بیشمار پیادہ ہین حضرت نے ملک ... کو مع سات آدمی کے ہمراہ
قاصد کے کیا ... حکم دیا کہ خود جا کر جواب ... زبانی ... جمعیت لشکر کی دیکھ آؤ

اسی اثنا میں ملک نیکدل نے کہا ہم یون چاہتے ہیں ملاقات کی بنیاد ڈالے ہم صلاح بات کی کہ
سالار مسعود جس ملک کی سیر و شکار میں چند روز دل بہلائینگے پھر چلے جائینگے بہتر ہے ہم ایک
قول و قرار ہو جاوے جو کہ صلح استوار ہو جاوے باہم اس ملک کو آباد کرین یہ کلام سنکر کلیان نامی دیو
نے جواب دیا غرور سے یہ کلام کیا کہ جب تک ہمارے تمہارے ایک لڑائی نہو گی صفائی نہو گی
جب غالب و مغلوب ہو جائینگے پھر آمد و رفت پا سکینگے جیسے کہ ان سے کہا کہ تمہارے حق مین
یہان سے چلا جانا بہتر ہے آمادہ جنگ ہمارا لشکر تیار رہے کلیان جب مین ہوشیار رہتا ہون ایک لاکھ
سے غفلدار رہتا کہنے لگا صاحب عقل کے […] جواب ہو […] تیر کیا سالار مسعود نے کہ صلح کا
پیام کرنے مین جواب یہ کلام کرتے ہین انکو فقط آزمانا چاہا منظور یہ ہے […] اونکی طرف سے
پیام صلح دور ہے اگر وہ راضی ہو تو صلح کر لو ورنہ ہیبت کہاوینگے پچھتاوینگے یہ بلا کبھی […]
غزنین مین خام سمجھ کو خیال مین نہ لایا سلطان سے چند روز ہو کر ہندوستان مین آیا مگر چند مین ستر کہ ملک فتح کیا
ملک کا انتظام یہین سے کر لیا اب بھی یہی کلام ہے ہر طرح سے پیام ہے کہ جیسے حوصلہ ہو سامنے آ کے
جرأت دکھانے ہر چند سے کلیان نے سمجھایا کچھ خیال مین نہ آیا ملک نیکدل نے عاجز ہو کر جلسے
تیور بدل ہو کے اپنے لشکر مین سوار ہو آئے سلطان الشہدا نے سب امرا بیان کیا پھر بصلاح تجربہ کارون
بعد مغرب کے کوچ کا سامان کیا اس عرصے مین مخالف آگے بڑھ آئے تھے دنیا سے کچھ
ہو […] لگانے تھے سلطان الشہدا بھی صبح ہوتے ہی قضائے مبرم کیطرح جا پڑے اس انداز سے
لڑے کہ سالار سیف الدین کو ہراول لشکر فرمایا اور سردارون کا جیب […] آگے پیچھے پا جلیا خود بدولت
سبکے درمیان ہوئے لشکر کی جان ہوئے وہ اجل رسیدہ ایکبار لشکر پر ایسے گرے کہ زندہ نہ پھرے
سالار سیف الدین نے فوج کو دوپہر تک لڑایا پھر میان رجب اور امیر خضر اور امیر نصر اللہ نے سیدھی طرف
سے اور امیر ترکان و امیر بازید نے بائین جانب سے گھوڑا اٹھایا سلطان الشہدا بھی سینا فتح کی نشانی
علم لیکے گھس پڑے خوب لڑے لاکھون ہی مارے ہزارون سر اوتارے لڑائی فتح کی شکست فاش
دی پھر جیسا کہ منہ پر پھیرا اودھر کا راستہ لیا چند گروہ لشکر اسلام نے پیچھا کیا اسباب بہت لوٹ کر راجہ
راجہ نامی کو قید کر لے پھر آپنے شہیدون کے لاشے گڑوائے اس معرکے مین بہت سردارون
نے شہادت پائی […] کے بعد بہرائچ کو مراجعت فرمائی سلطان الشہدا جب سورج کنڈ کے قریب
آئے گرمی سے گھبرائے ایک مہوے کے سایے مین سورج کنڈ کے متصل ستانے لگے
فرمانے لگے کہ اس درخت سے مجھکو ایک محبت ہے اسکی چھاؤن سے الفت ہے یہ جگہ بہلا یہان مقام ہو

جو خطہ دارالاسلام ہوگا لوگ ہماری زیارت کو آوینگے چادر چڑھاوینگے ہم سے بھی نذر دین مانگینگے تب حاجات پاوینگے پھر لشکر کے جیلدارون کو بلایا یہ فرمایا سوا اس درخت کے تمام جنگل درخت جھاڑی جھنڈی کاٹ ڈالو زمین صاف نکالو ولایتی روشین بنا کے ہر قسم کے درخت لگاؤ باغ لگاؤ اور ایک چبوترہ اونچا سا اس درخت کے نیچے ہماری نشست کے واسطے طیار ہو گرد بیلا چنبیلی گلاب کیوڑا سیوتی کیتکی کی قطار ہو درمیان مین مختصر سا بنگلہ ہو چار طرف سبز بنگلہ ہو ہم جب تک یہان قدم نہ جاوینگے ظلمت جہالت و پرستش آفتاب کی نہ مٹاوینگے رواج اسلام نہوگا کچھ انتظام نہوگا پھر میان رجب کو یہ خدمت سپرد کر کے بہرائچ مین تشریف لائے اور آدمی جابجا مقرر فرمائے کہ ہر قسم کے درخت ہندی جہان پاؤ میان رجب کو پہنچاؤ میان میان رجب نے چار دور زمین تمام جنگل صاف کر دیا میدان شفاف کر دیا سورج کنڈ کے گرد سو بیگھہ پختہ سے زیادہ زمین نکالی باغ کی روش ڈالی ہر طرح کی گلکاری ہونے لگی باغ کی طیاری ہونے لگی ولایتیون نے اپنی اپنی صنعت دکھائی دنیا مین بہشت بنائی ایک روز خود بدولت چبوترے پر جلوہ گر تھے حاضر افسران لشکر تھے کہ ایک وکیل رائے جوگیداس کا کوہ جولہ سے تحایف نذر لیکر ملک حیدر کے ہمراہ حاضر آیا تھوڑی دیر کے بعد دوسرا وکیل گوبنداس کا تحائف پیشکش لایا تمنا سے قدمبوسی رائے جوگیداس و گوبنداس کی بیان کی اطاعت اسلام کی عیان کی حضرت نے وکیلون کو خلعت و انعام دیا اور وقت رخصت یہ پیام دیا کہ خاطر جمع سے اپنے ملک مین آرام کرو اطاعت اسلام کرو ہمکو تمھاری ملاقات کا شوق کمال ہے اس انسانیت سے دل بحال ہے اونکے بعد اطراف کے راجہ شکست کھا کر ظاہر رجوع لانے لگے نذرین بھجوانے لگے مگر پوشیدہ نامداران اطراف کو خط بھجواتے تھے فوج جمع کرتے جاتے تھے

اب شہر دیو اور بہر دیو کا فراریون سے متفق ہوجانا فوج کثیر لاکر لب دریای کتعلہ پر پڑا جمانا گوکھرو زہر آلودہ بچھا کر آتشبازی چھوڑانا پھر سلطان الشہدا کا فتح پانا

جب فراریون نے کل سرداران ہند کو یہ تحریر کیا کہ اس ترک نے ملک ہمارے آبا و اجداد کا ہمسے لے لیا اگر تم سب ملکر ہماری مدد کرو بہتر ہے ورنہ سب کارخانہ ابتر ہے سب نے منظور کیا یہ جواب دیا کہ تم مسلح طیار موجود ہو آمادہ پیکار رہو ہم بھی مدد کو آتے ہین فوج بیشمار لاتے ہین پھر چند روز مین راے شہر دیو بلجھی سے آیا اور راے بہر دیو سنگھ نے جمعیت بیشمار لایا اور ہزارون گوکھرو آہنی زہر آلودہ منگواکے زمین پر بچھائے پھر آتشبازی منگائی فوج پہاڑون سے بلائی دو مہینے مین سب سامان

درست کیا دنیا ای کم نگاہ ہو سوچ لیا اور ساتھ کی ایک جماعت خدمت مبارک مین آیا یہ پیام لایا کہ شہر بہرائچ ہمارا ملک
چھوڑ جاؤ یا مقابلے پہ آؤ حضرت نے جواب دیا برہم ہو کر یہ خطاب کیا کہ غیرہ رہو جاؤ ہوشیار ہو جاؤ ہم
آتے ہین پھر جھکاتے ہین امیر ملک حسید و سالار سیف الدین و امیر نصر اللہ و امیر خضر و سید ابراہیم
و نجم الملک و ظہیر الملک و معین الملک و شرف الملک و نظام الملک و قیام الملک و نصر الملک میان رجب
کے مشورے سے صبح کا کوچ قرار پایا اس عرصہ مین پیغام بھیجا کہ غنیم نے مع دلیشی لشکر کے گھیر لیے ہین میدان
مین مقابلے سلطان الشہدا جوش شجاعت سے خیمہ سلیمانی ٹیک کر اور شتر کھڑے ہوے آمادۂ جنگ کمر بستہ
بجے ہوے نقارے کوچ کے بجنے لگے کوس و قرنا کرنے لگے ایک آن مین آپہونچے تیر و شمشیر سنبھالی
دھر لیا میدان خالی کر لیا ناریون نے جلد آتشبازی کو آگ دی غازیون نے گھوڑون کی باگ لی آتشباز
کے شور سے گھوڑے بھڑکے سوار گر پڑے گو کھیر و پیر و ہر گر پڑے بہت غازیون نے شہادت پائی
جنگ عظیم پیش آئی سلطان الشہدا اس حال سے آگاہ ہوے دوسری طرف سے روبراہ ہوے
فوج غنیم کو بیچ مین گھیر لیا ایک کو بھی زندہ جانے نہ دیا اونیس ۱۹ برس کی عمر مین کوسون تک بھگایا دریا
کنارے پر دیا [illegible] پھر شہیدون کو دفن کیا لشکر کا جائزہ لیا ایک حصہ شہید شمار مین آئے دو حصے زندہ پائے
فاتحہ خیر کا پڑھکے آگے بڑھکے تین مقام فرمائے پھر بہرائچ تشریف لائے شہادت یاران ہمراہی سے
ملول ہوے دل بہلانیکو باغ کی آرایش مین مشغول ہوے کبھی کبھی اوسی چبوترے پر لب سورج کنڈ
جلوس فرماتے تھے ہنود او [illegible] سے تالاب پر آتے تھے بالارک پر ہار پھول چڑھاتے تھے
حضرت بت بالارک کو دیکھکر رہجاتے تھے میان رجب [illegible] عرض پیرا ہوے یون گویا ہوے
کہ حضرت یہان گاہ گاہ نماز ادا فرماتے ہین اور ہنود اسی راہ بت پوجنے آتے ہین حکم ہو تو اس بت
کو توڑ ڈالون بالارک کا رگ و ریشہ نکالون سورج کنڈ پٹ جاے زمین ہموار نکل آے آپ نے متبسم ہو کر
فرمایا یہ راز خدا تمھارے فہم مین نہین آیا فرشتے ظلمت جہل اس مقام سے دور فرماتے ہین نور اسلام
کا مثل آب حیات کے چھڑک کر بہاتے ہین چندروز مین یہ ظلمت خود بخود دور ہو جایگی حکم خدا سے
یہ زمین پر نور ہو جایگی مشیت ایزدی پر اپنی نظر ہے غیب کی سب خبر ہے مگر جب بوے شرک آتی ہے طبیعت
گھبراتی ہے پھر ادب احدیت سے ضبط کرتا ہون منفعت تمہاری سے ڈرتا ہون یہ فرماکے
حالت وجد مین آگئے میان رجب گھبرائے خوف سے تھرائے دست بستہ ہو کر زبان پر لائے
میری عقل ظاہری کا قصور ہے بعبارت باطنی سے بندہ مجبور ہے عفو کا امیدوار ہون بہت شرمسار
ہون اور اکثر ناواقفون کا میان رجب کو خواہرزادہ سالار مسعود اور بعضون کا بیٹا سلطان فرخ کا

جانا محض خلاف صدق سے دور ہی انکا گھر ہی بندگان سلطان الشہدا در نہایت تند مزاج ہونا صحیح مسطور ہی اور حضرت سلطان الشہدا کا نام اکثر دیار مین بالے میان و غازی میان و سالار غازی و فوج ہلی مین پیر جلیل و خراسان مین سالار رجب ہی مگر تواریخ مین سالار مسعود غازی لقب ہی حاصل بعد دو گہڑی کے حضرت ملت اصلی پر آئے دو چار ساعہ عالم شہود وحدت وجود مین طرے اور جملے ہمت و شجاعت و فہم و فراست جود و سخاوت مین طاق تھے حسن یوسفی خلق محمدی ولایت حیدری کمالات عرفان مین شہرۂ آفاق تھے اللہ تعالے نے بعد حضرت سلطان الشہدا کے ایسا مجموعۂ صفات دوسرا

خلق نہین فرمایا کسی ولی اللہ نے یہ رتبہ نہین پایا

اب بڑی قیامت ہی سلطان الشہدا کی شہادت ہی پھر سید ابراہیم کا بہرائچ سے مقتل مین آنا خواب مین بشارت شہادت پانا حسب ارشاد سلطان الشہدا جسد مبارک و سکندر دیوانہ و اسپ مادیہ وفادار کو دفن فرمانا پھر شہر دیو کو

مار کر شہید ہو جانا

شب رنگ خامہ واسطہ افشان سطر یہ غم سے کے سکندری کہتا ہی صفحہ کاغذ پر بیتاب ہو کر لوٹا جاتا ہی روشنائی کی ظلمت مین منہ چھپاتا ہی شنگرفی سے اشک خونی کی کیفیت دکھاتا ہی غازیون کو رلاتا ہی یہ صداے دلسوز سناتا ہی کہ ایک روز کوئی ہرکارہ جمعیت اعدای ہزیمت خوردہ کا قریب بہرائچ تک پرچہ لایا حضرت نے تمام ارکان دولت پیادہ سے سوار تک متعدی سے خدمتگار تک سبکو دیوان عام مین بلا کر فرمایا یاروتمنے آج تک وطن سے ہمارا ساتھ دیا حق رفاقت برادری ادا کیا مین تمھارا احسان مند ہون دل سے خورسند ہون اب موت کا سامنا ہی وقت آخر یہ التجا ہی کہ جسکو مینے ستایا ہو یا کسی نے مجھسے آزار پایا ہو معاف کرے دل کو صاف کرے فراق صوری نزدیک ہی اب وصل وحدہ لاشریک ہی یہ سنکر سب آب دیدہ ہو کر رونے لگے گرد پھر کر یہ کہکر نثار ہونے لگے کہ ہم حضور کے فرمان بردار ہین شہادت کے طلبگار ہین خدا حضور کا سایہ ہمارے سر پر قائم رکھے ظل عاطفت دائم رکھے ہم اگر حضور پر نثار ہو جائین دلکی مراد پائین حضرت نے فرمایا مرحبا جزاک اللہ مگر مدت دراز تک ہم کو محنت پیش آئی خدا کے فضل سے فتح پائی اب تمام ہنود نے جہاد کیا ہی لشکر اونکا بے انتہا ہی اور ہمارا لشکر قلیل ہی اسکی کیا سبیل ہی ہم تو آبا و اجداد کا طریقہ نہ چھوڑینگے منہ نہ موڑینگے

حکم اگر ہماری خوشی منظور ہو تو سب لوگ صاحب اہل وعیال وطن کو جائین اپنی جانین نگنوائین جس قدر
مال و زر درکار ہو خزانے سے لو ورنہ تمہاری جان جائیگی پھر بدنامی آئیگی لو خدا حافظ گھر جانیکا سامان کرو
ہم پر احسان کرو اور جو ہماری طرح بے گھر بار ہو شہادت کا طلبگار ہو خانہ بدوش ہو محبت الٰہی کا جوش ہو
اوسے اختیار ہے چاہے گھر پھر آئے چاہے ہمارے ساتھ جائے یہ فرماکر زار زار رونے لگے سب سے
ملکر رخصت ہونے لگے اوس وقت سلطان الشہدا کی گریہ وزاری لشکر کی بیقراری ہر ایک سے لپٹ لپٹ کر
رونا ارکان دولت کا گرد پھر کر نثار ہونا فوج کے کہرام مچانے سے بیتاب ہو کر بلبلانے سے حشر برپا تھا
عجب تلاطم مچا تھا جب نعرہ الوداع فرماتے تھے طبقات ارض و سما تھراتے تھے اہل لشکر پیرون سے
سر ملاتے تھے سب یہی پکارتے تھے ہم ہزار جان سے قدم مبارک پر نثار ہین شہادت کے طلبگار ہین
سبحان اللہ ہم گھر جائین حضرت یہان شہادت پائین ہمارے دوش پر سر گران ہے اب یہین قبر ہے
یہین مکان ہے حضرت پر فدا ہونے کی آرزو ہے مر جانے مین آبرو ہے حیات ابدی اسیکا نام ہے
دنیا ایک عجب مقام ہے آلایش دنیوی سے روح کو پاک کرینگے جسم فانی کو تہ خاک کرینگے حضرت نے
فرمایا بھائی خیر ہے کیون مفت جان دوگے کنبہ ویران کروگے خوشی سے گھر جاؤ اہل وعیال کو دیکھو آؤ
یہ سنکر سب نے کہا ہم ایسا نہ کرینگے حضرت کے ساتھ مرینگے حضرت نے فرمایا جو یہی رضا ہے دیر کیا ہے پھر ہاتھ
اوٹھا کر فاتحہ خیر کا پڑھا ذوق شہادت دل مین بڑھا تمام نقد وجنس فوج مین تقسیم کیا فوراً صرف کر ڈالنے کا
حکم دیا فرمایا ایسا نہو کچھ باقی رہ جائے باز پرس کی نوبت آئے دیکھو حضرت عیسیٰ کے بدن مین سوزن رہ گئی تھی آسمان پر
جانے سے کیا حال ہوا فلک چارم سے آگے بڑھنا محال ہوا پھر چند ہزار پیادہ و سوار بطور چوکی کے مقابلہ غنیم کو دو کوس آگے
بہرائچ سے مقرر فرمائے خود خلوت سرا مین تشریف لائے اوس وقت سے کھانا پینا قطعاً چھوڑ دیا
عطر و پان کا بکثرت استعمال کیا ہر وقت ذوق شہادت دلمین زیادہ پاتے تھے اکثر فرماتے تھے
بیت وعدۂ وصل چون شود نزدیک + آتش شوق تیز تر گردد + تیرہوین رجب سنہ ۴۲۴ ہجری ہفتہ کے
روز صبح کاذب کے اندھیرے مین وہ تیرہ دل سلطان الشہدا کی چوکی پر ٹوٹ پڑے یہان نامدار
مسلح طیار تھے خوب لڑے ادھر سلطان الشہدا نے خبر پائی فوراً کوچ کے نقارے پر چوب لگائی امیران
نامدار کو طلب کیا سالار سیف الدین کو حکم دیا کہ تم چوکی کی مدد کرو اشقیا کو رد کرو پھر آپ نے غسل فرمایا
لباس شاہانہ زیب جسم کر کے عطر لگایا شمشیر و خنجر حیدری زیب کمر تاج شاہانہ سر پر سجا کے چاہا آئینہ دیکھیں
آئینۂ دل صاف تھا دنیا کی کدورت سے شفاف تھا خود و زرہ سے کنارہ کیا لوہا لادنا نہ گوارہ کیا
مادیان خنگ تحفۂ عراق تھی ہم طویلہ براق تھی اوسکو تمام زیور سے سجایا عروس بنایا فجر کی نماز ادا کر کے

شہادت کی دعا کر کے سوار ہوئے وصل معبود کے طلبگار ہوئے تمام فوج کوچ در پیش دلیل کے کوچ کیا لوہی صوبے جاے مدفن اپنے کے پہنچے جو عالم روحانی مین دیکھا تھا سعیج گنڈ پر دم لیا فوج کے پہلی جاتے کے ساتھ ہی الٹ پٹ ہو گئی گوبا ہم لیٹے ہو گئی مخالفون کے قدم میدان سے ہٹ گئے کائی کی طرح پھٹ گئے دور سے تیرون کا مینہ برسانے لگے برچھیان چمکانے لگے پیان غادیانا نا مار یلان خنجر گذار ہاتھ ادھیان منہ مین دابے تکبیر کہکر ٹوٹ پڑے دل کھولکر لڑے برق شمشیر چمکاتے تھے خون کا مینہ برسانے تھے جسپر لپک کر وار کرتے تھے شعلۂ شمشیر سے جلا کر فی النار کرتے تھے حسام خون آشام جس زبردست کے سر پر پڑی زمین مین گڑی گھوڑے کے سُم سے پیش قدمی کر کے سم ہو گئی

قضائے سبق مبرم ہو گئی بند

سر پر پڑی جو تیغ تو سوئی کفل چلی
آئی ادھر سے تیغ ادھر سے اجل چلی

وہ سر کے بل زمین پہ جلا پہ نکل چلی
دو آفتوں نے دشمن دین کو دبا لیا

نکلی سی جس لعین پہ چلی بر محل چلی
سر تیغ نے لیا تو اجل نے گلا لیا

تلوارون کے قبضے مین اجل رسیدون کی جان تھی موت بھی اس کے دامن امان تھی کبھی ہلال کی صورت

فلک پر تھی پلک مارتے ہی پشت سمک پر تھی بیت

ساتون طبق لرزتے تھے اک اونچ نیچ مین
کتنی تھی موت کون پڑے تیرے بیچ مین

خود و بکتر زرہ چار آئینہ بار خر تھا ایک تلوار مین موم سے نرم تر تھا بند

پہونچی جو خود پر تو پڑا ایک قلم شگاف
آئی زمین پر تو زمین بولی بس معاف

سر سے گذر کے سینہ مین آئی تا بہ ناف
نزدیک تھا صدا جو نہ وہ شعلہ تاب ہو

اوتری جو ناف تک تو لیا اسپ کو بھی صاف
گاو زمین ہلال ہو مچھلی کباب ہو

جو شمشیر آبدار کے قبضے مین آیا قابض روح نے اوسکی روح پر قبضہ پایا تلوارون کے سایہ مین موت کا گھاٹ تھا بارہ پر دریاے خون کا پاٹ تھا لاشے دھڑ دھڑا تے تھے سر حباب کی شکل بنتے جاتے تھے رن کی مچھلیان خوف سے ملیان تھین جو خود مین تھے اونکی ناکون کے سوراخ مین سنان تھین اور جو ناقوس بجاتے تھے گھنٹہ ہلاتے تھے بڑے شہرۂ آفاق تھے اون کے کانونکے گھونگھرے گھڑیال کی آواز کے مشتاق تھے جو بڑے سنت موہن بھوگ زہر مار کرتے تھے تبرہ کر تلوار کرتے تھے چوٹی کے جدار تھے ہند مین نمودار تھے لات و منات پر جان و دل سے فدا تھے جسم اونکے گھوڑون کی ٹاپون سے پیلے گھوڑون کی لاتون سے ملوتے تھے چوٹیان ما تابی تھین خون سے گلابی تھین ایکطرف شہداے سینہ صد کمان ابرو تراپی کی زمین پر فرش نور زمین بچھا بستر ودیکطرح آرام سے پاؤن پھیلائے سوتے تھے حور عین تمامی غلمان بکسان تھے فرشتے نگہبان تھے شربت شہادت سے مخمور تھے ہاتھون پر گلہائے زخم

کہلے تھے ایسے پھول تھے راہ خدا مین جان نثار کی تھی جنت مقام میں ان کی تھی ہمت آسمان کا فرشتہ تھا ہر ایک پر لہو کا نور تھا نشہ شراب طہور سے جیت پڑے سوتے تھے زمانہ بہت لسبتہ آرزو کر رہے تھے خون کا فوارہ لشکر کفار تک جاتا تھا آتش تیغ کو بجھاتا تھا رستے پر بھی شمشیر پر ہاتھ تھا شہداء سے بلاشبہ کا ساتھ تھا جسم ہوا تھے جیسے گلزار تھے سورج کنڈ نور اسلام سے آفتاب تھا ہر گوشہ آب تھا چمن کی خوشبو سے پانی گلاب تھا کوثر کا حباب تھا روح کا سبزہ فیض سے وصل ہو گیا قتل سے اصل ہو گیا غرضکہ اول ظہر سے صبح تک ایک حشر بپا تھا موت کا بازار کھلا تھا تیغ اور شست کی خریداری تھی نامردوں کی گرم بازاری تھی حدود نیپال سے پہاڑون کے نیچے نیچے گھاگرا تک فوج مخالف کا پڑاو تھا پڑا ہوا تھا تیغ غنیم کی آمد و آمد آئی بڑے بڑے سردارون نے سالار سیف الدین کے ساتھ شہادت پائی صبح سے دوپہر تک لشکر اسلام کے جو پیادہ و سوار دو حصہ راہ خدا مین نثار ہوئے ایک حصہ زندون مین شمار ہوئے حضرت جب کسیکی شہادت کی خبر پاتے تھے رو کر فرماتے تھے شکر ہے عاقبت بخیر ہوئی نصیب جنت کی سیر ہوئی جب شہادت سالار سیف الدین کی خبر آئی چہرہ مبارک پر اداسی چھائی صدمہ فراق احباب سے گھبرانے لگے رو کر فرمانے لگے کہ افسوس ہمارے ساتھی دنیا سے منہ موڑ گئے ہمکو تنہا چھوڑ گئے دو گھڑی کا وقفہ کیا ہمارا ساتھ نہ دیا پھر فرمایا مصلحت سے ہو سالار سیف الدین کو دفن کرو اور شہیدوں کو سورج کنڈ مین ڈالدو انکی شہادت کی برکت سے ظلمت کفر سورج کنڈ کی دور ہو جاتی نہ وہ غارون اور کنوؤن مین ڈالے جائین مخالف ناپاک ہاتھ نہ لگانے پائین ہمراہیوں نے ویسا ہی کیا تمام غارون اور کنوؤن اور سورج کنڈ کو شہدا کی لاشون سے بھر دیا پھر حضرت جوش محبت سے بیقرار ہوئے ہر ایک کو یاد کر کے یون اشکبار ہوئے

شہادت نامہ

خدا کی راہ مین یاور مرے شہید ہوئے
وہی مجاہد و رہبر مرے شہید ہوئے
ریاض شہر ہے پر آشت مین خزان آئی
رفیق و صاحب خنجر مرے شہید ہوئے
سحر سے شام تلک اک حشر ہو گیا برپا
تمام فوج کے افسر مرے شہید ہوئے
سیاہ پوش ہے چرخ کبود اس غم سے
وہی دلاور و صفدر مرے شہید ہوئے

جوان صالح و ہمسر مرے شہید ہوئے
کوئی نہین ہا زندہ جو مجھکو پرسا دے
امیر صاحب لشکر مرے شہید ہوئے
کسے کہے مین پکارون کہان گیا ڈھونڈھون
عزیز یوسف پیکر مرے شہید ہوئے
امیر لشکر اسلام و اہل عبا انصار
فدائے شرع پیمبر مرے شہید ہوئے

جو تھے لشکر اسلام کے ہر اول تھے
مجاہدان مظفر مرے شہید ہوئے
شجاع و رستم دوران قتالی بہرام
ہزارون شیر دلاور مرے شہید ہوئے
کرون مین کس طرح سے انتظام لشکر کا
رفیق و بھائی برادر مرے شہید ہوئے
جو رزمگاہ مین بڑھ بڑھکے کام کرتے تھے

پھر گھوڑے سے اوتر کے تازہ وضو کر کے بعد نماز ظہر دفن شہدا ہوا کیے

تھا جو دشمن کے مقابلے سے سفر شب زبان پہ اسکے وہان سے شمع فتح پر جلکے جان دینے پر تیار تھا
بہت سے سکندر دیوانہ قوم مغرب میں قرار کرتے ملتان کا محبوب اللہ تھا ساکن سنام تھا بارگاہ
بارگاہ تھا حضرت ابراہیم بن ادہم کے سلسلہ میں مرید تھا جو سعید تھا جنید ادہمیون کے طریق پر بیٹھا
برہنہ چھری لیے ملک میں پیادہ پا رہتا تھا احمد سنگ سنگین ایک رفیق قدیم کا تھا بھی ساتھ لا رہتا تھا
یاد دونوں جوش ولین ہمراہ ہوے جلوہ در شاہ ہوے غازیوں سے تلواریں میان سے نکال لین جھپکیں
سنبھال لین آپس میں کہتے تھے آج وہ تلوار کرینگے غنیم کو دم میں فی النار کرینگے میدان سے
زندہ نہ پھرینگے شہادت کی راہ میں جان دینگے بہتر کی کو دھرا لینگی زمین چکو ہنگی فتح کبیر کی ہم میں یاد
جنت کی ہے وہان مخالفوں کے ہرکاروں نے اسی غول کی راہ لی خیشوں کو خبر دی ہوشیار رہو ہوا مادہ
پیکار ہو ہوشیار تھا کہ بارگاہ سے خود بدولت منصبا فرمایا ہے شیر ژیان بھرا ہوا میدان میں آیا ہے
آج حشر بپا ہوگا معرکہ بڑا ہوگا جب تلواریں کھینچ کر دوچار ہونگے ناری شعلۂ شمشیر سے جلکر فی النار ہونگے
تلوار خراسانی کی آنچ نہ اٹھا سکینگے فوراً جل جائینگے قسم ہے حضرت سلطان کی تلوار کے قبضے پر ہاتھ ہے
چمک تلوار کی آفتاب کو شرماتی ہے بجلی چمکی جاتی ہے ایک ایک ہاتھ دو نیم جاری ہوگا زندگی سے جی
عاری ہوگا بیت ہرگا وہ تلاطم کہ دل کو دہلیگا + شمشیر و نیزے کی دھار ملیں تین گھاٹ ملیگا
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ دور سے گرد اٹھی سلطان ذیشان نمود ہوے آنکی آن میں موجود ہوے
بیت تماشا ہوا کہ دیکھو وہ دلیر آن ہی پونہچا + لو سامنے بھرا ہوا شیر آن ہی پونہچا + آتے ہی
فوج عدو بیٹ ہوگئی باہم لپٹ ہو گئی تلوار چلنے لگی زمین دہلنے لگی برق شمشیر سلطان الشہدا جس
سوار کے سر پر پڑتی تھی دو پارہ کرکے تنگ سے جست لگا کے زمین میں گڑتی تھی تیغ سوا جہنم کے
راہ بتاتی تھی قعر سقر میں چھپاتی تھی جانوں پر وبال تھا بھاگنا محال تھا آتش شمشیر نے موت کا بازار
گرم کر دیا غنیم کا لوہا آب شمشیر سے بجھا کر نرم کر دیا ہڈیوں کا چونا بنایا خاک میں ملایا غازیوں کی تلواریں
سے غلاف ہوئیں دم میں صفیں صاف ہوئیں نعرۂ تکبیر بلند ہوا عدو تو پست ہوا دم میں بیدم کرکے
مرغی بچوں کو نوک دم بھگا دیا میدان مار لیا اور غازیان جرار نے بھی پایۂ شہادت کا پایا حوروں کو
گلے لگایا جس غازی کی روح نے اوپر کو دیکھا سامنے حوریں ہاتھ میں شراب طہور لیے نظر آئی
سلطان الشہدا کی جدھر نگاہ جاتی تھی سواے لاش شہدا کے کوئی شے نظر نہ آتی تھی اللہ رے ضبط
اسپر بھی فوق مشاہدۂ الٰہی میں دل بحال تھا چہرہ مبارک شوق شہادت سے لال تھا یہ استقلال آخر
رتبہ کمال سواے خاصان خدا کے کسکے نصیب ہے یعنی جسکو جو خدا کا حبیب ہے قصہ مختصر اسی شہید ہو

اور بہرو یوسف بھاگ کر ایک طرف پیچھے ہو رہا تھا کیا جو دم آیا پھر خدمتِ حق کی طرف سے باغ کے دروازہ پر ... سالار نے فوج قلیل پر جو باغ میں پہنچی تھی تیر چلانے کا حکم قضا ہے شہر کی کمان سے سیدھا سلطان الشہدا کی شہ رگ پر کارگر ہوا سکندر دیوانہ منہ تکتا رہا جا بجا پھٹا اور نے فوراً گھوڑے سے اُتار لیا اور املی کے نیچے لٹا دیا سر گود میں رکھا اور بیکار کر دے رخ مبارک قبلہ رو کر کے بیقرار ہونے لگا سلطان الشہدا نے کلمہ کمال حسرت سے [illegible] کی تسبیح بڑھی متبسم ہو کر مسعود سے آہ کی کلمۂ شہادت زبان پر آیا دنیا سے انتقال فرمایا اکیسویں رجب صبح ساعت یکشنبہ [illegible] ہجری میں عالم کو پرنور فرمایا اجمیر میں ظہور فرمایا اٹھارہ سال گیارہ مہینے چوبیس روز دنیا کی ہوا کھائی انیسویں سال اول وقت عصر روز یکشنبہ چودھویں رجب [illegible] ہجری کو بہرائچ میں جہاد کر کے شہادت پائی روح پاک کا سدرۂ خاص سے دیدار ہوا اور مقامِ [illegible] کا حال ہوا بل احیاء عند ربہم سے حیاتِ ابدی کی بشارت پائی

تاریخ شہادت اس آیت سے ہاتھ آئی

قطعۂ تاریخ از آیۂ کلام اللہ شریف

حضرتِ مسعود غازی سرورِ شہداے ہند
بود ذاتِ عالیش شرعِ نبی را منتظم
یافت از حق چون حیاتِ سرمدی تاریخ سال
خود خدا فرمود بل احیاء عند ربہم

ایضاً فارسی

حضرتِ مسعود غازی واقفِ اسرار اللہ
شد فنا فی اللہ زین دار فنا با عز و جاہ
سال تاریخ شہادت در سن ہجری بفکر
زود رفتم گفتم وصالِ قبلۂ ایمان پناہ

ایضاً اردو

قبلہ گاہ جہان شہید ہوئے
مہر ہفت آسمان شہید ہوئے
ہے یہ سال شہادتِ مسعود
آہ امی و اجوان شہید ہوئے

سکندر دیوانہ یہ حال دیکھکر دیوانہ ہو گیا ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا ایک نعرہ جگر پر سوز سے مارا لشکریوں کو پکارا یارو قیامت آئی سلطان الشہدا نے شہادت پائی یہ سنکر تمام لشکری چلانے لگے پچھاڑیں کھانے لگے عجب کہرام تھا وحش و طیر کا ازدحام تھا زمانہ تیرہ و تار ہوا شفق فلک سے خون برسا حشر نمودار ہوا آسمان تھرایا زمین میں زلزلہ آیا بحر و بر خاک اڑا کر آنسو بہانے لگے جن و انس فریاد مچانے لگے حوران جنت کو انتظار نے شکیبا چھوڑ دیا فکر مژدۂ وصل کا پیام دیا روح مبارک کو گلگشت فردوس کی بشارت دی ملایک نے اس شہادت کی شہادت ادا کی آخرش غازیان جانباز نے زندگی سے ہاتھ اوٹھائے تلواریں کھینچکر مقابلے پر آئے ایک مرتبہ غنیم پر ٹوٹ پڑے دل کھول کر لڑے شام تک سب شہید راہ خدا ہوئے بحر رحمت میں غوطہ زن ہوئے

حیات ابدی پائی جنت ہاتھ آئی کوئی زندہ نہ رہا وہی کیا جو کہا سکندر دیوانہ نے ہزارہا تیر کھایا تا تو تھا
کہ نیچے سے نہ سرکایا قدم مبارک پر گر کر ملک پر فدا ہوگیا شہید ہوکر حق خدمت سے ادا ہوگیا اسپ
معہ خنگ بھی چند تیر کھا کر بیدم ہوئی ملک کے ہم قدم ہوئی جب رات کی اندھیری چھائی فوج غنیم باغ
مین آئی چاندنی مین سلطان الشہدا کی لاش تلاش کی خدا نے اونکی آنکھون مین خاک ڈال دی ایسی
اندھیری آنکھون مین چھائی کہ آتش نظر آئی پھر سوچے یہان مسلمانون کا خون گرا ہے ہمارا ٹھہرنا ناروا ہے
اب لشکر مین جاکر زندہ مردہ کا شمار کرینگے صبح آکر دیکھ لینگے یہ سوچکر غول بیابانی نے باغ سے قدم
اوٹھائے اپنے مقام پر آئے تاریخ ہندی مین مسطور ہے اجاج برہمن کی زبانی مذکور ہے کہ وقت نصف
شب اوسی رات کو سلطان الشہدا نے شہر دیو سے خواب مین فرمایا کہ تو مجھکو شہید کر کے اپنے ڈیرے
پر آیا اب چاہتا ہے دنیا مین آرام کرے حکمرانی کا کام کرے یہ امر مشکل ہے صبح تو بھی جہنم واصل ہے وہ تو
یہ خواب دیکھکر گھبرایا خوف سما گیا یہان تک سنگدل رات بھر شہیدونکی لاشین گیدڑون سے بچایا کیا
سرہانے حضرت کے ماتم مین چلایا کیا اندر دو مین مسلمان جو باغ مین زخمی سسکتے تھے اوٹھ نہین سکتے
تھے ستاشب افتان و خیزان میر سید ابراہیم پاس آئے سر پیٹا چلائے کہتے ہے ستم ہوا کارخانہ
درہم ہوا مالک نے شہادت پائی قیامت آئی سید صاحب حضرت کے ہم عمر و ہمنشین تھے نہایت حسین
تھے بڑے دوست تھے ایک جان دو پوست تھے سلطان الشہدا نے جب ارادہ جہاد کا کیا تھا حفاظت
اسباب کے واسطے مع شاگرد پیشہ کے بہرایچ مین آپ کو چھوڑ دیا تھا یہ حادثہ سنکر سکتے کے عالم مین
خاموش ہوئے جگر تھام کر بیہوش ہوئے ایک ساعت کے بعد جب ہوش آیا ہمراہیون سے فرمایا کہ ہم حضرت
کے ہمراہ یہان آئے تھے تمکو ساتھ لائے تھے وہ دنیا سے منہ موڑ گئے ہمکو تنہا چھوڑ گئے اب ہم یہ صورت
کے دکھائینگے لڑکر مرجائینگے جسکو مرنا ہو ہمراہ آئے ورنہ رخصت ہوجائے تمام لشکر نے دست بستہ عرض کیا
یہ کون بات ہے ہمارا آپ کا لب گور ساتھ ہے مگر شب درمیان ہے صبح موت کا سامان ہے رات کو راہ بھول جائینگے
تاریکی مین وہان کیا بنائینگے دنکی روشنی مین لڑینگے شہر خاموشان آباد کرینگے سید صاحب نے فرمایا ہمارے
حواس بجا نہین کچھ سوجھتا نہین جو بتر ہوکر دہیر نار نار رونے لگے بیقرار ہونے لگے اہل لشکر نے کہرام
مچایا طبقات ارض و سما کو ہلایا عجب عالم تھا جوان مرگ کا ماتم تھا سید صاحب سر و سینہ پر ہاتھ مارتے
تھے اور یہ کلمات ماتم ادا کر کے واسیدا پکارتے تھے

ماتمنامہ

قبلۂ دو جہان کا ماتم ہے	کعبۂ رہستان کا ماتم ہے	سرو سرمردان کا ماتم ہے	خسرو خسروان کا ماتم ہے
چشم پرنم ہے چشمۂ زمزم	قبلۂ سوستان کا ماتم ہے	حشر برپا ہے نوجوانون مین	رحلت نوجوان کا ماتم ہے

ایک عالم مین ہی برپا الم
ناسزادان ہند مین ہی غم
کیون نہو آج جنت ... پر
جبکہ اسکے ... شہید
حور و غلمان مین آج گہر گہر

آہ صاحب قران کا ماتم ہی
قطب ہندوستان کا ماتم ہی
آفتاب جہان کا ماتم ہی
اوس فلک آستان کا ماتم ہی
غازیوں کے کاروان کا ماتم ہی
سب کے ... ہی آج چرخ فلک

چشم ہر ہی سیاہ پوش زحل
... ہین فلک ہمہ ملک
تھا جہاد و حدیث کا ...
ملک الموت بھی کہتے ہین
خانہ باغ ... سب جمیل
... ابروے کمان کا ماتم ہی

ہر ایک جہان کا ماتم ہی
غازی ... مکان کا ماتم ہی
... جہان کا ماتم ہی
شاہ ... جہان کا ماتم ہی
مسعود امتحان کا ماتم ہی

اسی عالم مین روتے روتے بیہوش ہوگئے آخر شب نام کو سوگئے خواب مین ایک لشکر البند نظر آیا کہ بہشت سے آراستہ پا یادہ میان مین سلطان الشہدا ملباس سرخ تخت مرصع پر زیب انجمن تھے گرد شہدا لشکر جامے بہشت در بر ملقنان تھے ملائک چتر شاہی پھراتے تھے غلمان چنور ہلاتے تھے سید صاحب ہرچند اوپر جانے کا ارادہ دلمین لاتے تھے راہ نپاتے تھے سلطان الشہدا نے دیکھکر فرمایا ابھی تمھارا وقت نہین آیا ہیچ دنیا مین چند کام بناؤگے شام تک سرخرو ہوکر ہمارے پاس آؤگے یہ فرماکر اسپ جلادیہ خنگ پر سوار ہوکر کسیطرف کو روان ہوے سید صاحب پیچھے دوان ہوے عرض کیا جو حکم ہو اوسے بجا لاؤن فرمایا وجود ظاہری ہمارا باغ مین مہوے کے نیچے بے گور وکفن ہی کسوت وسلاح زیب تن ہی اور سکندر دیوانہ کی بھی باہمتی لاش ہی اسپ مادیہ بھی ایکطرف پاش پاش ہی اور شہدا بھی بیجان ہین ملائک نگہبان مین تم سبکو دفن کرو شہر دیو سے ہمارا قصاص لو تمین تمھارا بھی کام تمام ہوگا شہیدون مین نام ہوگا یہ خواب دیکھکر سید صاحب بیدار ہوے جوش محبت سے شہادت کے طلبگار ہوے تمنگی سے نکل گھبرائے فوراً غسل کرکے جامۂ گران بہا پہنکر عطر لگایا پھر بیلدارون کو ہمراہ لیا فوج کو چپ و راست کیا باغ مین آکر جسد مبارک کو مع کسوت وسلاح مہوے کے نیچے مین نشست گاہ پر حسب وصیت دفن کیا سکندر دیوانہ کو بھی برابر قبر بنا کر رکھدیا پھر گھونڈی وفنائی ہر ایک شہید کی جابجا قبر بنائی سورج کنڈ پر خاک تودہ بنایا شہدا کو چھپایا اوس روز سے ظلمت کفر سورج کنڈ کی دور ہوئی وہ زمین برکت اسلام سے پر نور ہوئی اب زیارت گاہ جہان ہی ہم رتبۂ آسمان ہی سلطان الشہدا نے حالت جذبہ مین میان رجب سے جو فرمایا تھا ارنا اکی ستایا تھا وہ اب نظر آیا ملائک نے برکت شہدا سے سورج کنڈ کو نور اسلام سے پر نور بنایا پھر سید صاحب نے اپنی قبر بھی متصل قبر سکندر دیوانہ کے بنائی پھر پہر بھر مین اس کام سے فراغت پائی میدان مین آئے مخالف گھبرائے کہ پھر لشکر اسلام نے جا کیا باغ مین پڑاؤ کیا آ کے شہر دیو نے میدان لیا سید صاحب سے مقابلہ کیا لڑائی ہونے لگی صفائی ہونے لگی سید صاحب جوش حیدری سے گھوڑا چمکا کر سامنے آئے

شہر چوکو للکار کر بہت سے ہندو جوان اگرچہ ہر مقابلے پر اپنا ہنر دکھاتا وہ بھی اُسی میدان میں گرد و چار ہوا فوراً آگئی اکثر
ہوا پھر سید صاحب نے بھی شہادت پائی یارون نے ادسی تربت تک لاش پونہچائی جب تجہیز و تکفین سے
فراغت کی میدان میں یورش کر کے سب نے خلد برین کی راہ لی فقط چند شخص اور دو غلام سلطان الشہدا
کے زخمی زندہ بچکر بہرایچ آئے مدت العمر خدمت جاروب کشی کی بجا لائے اور جس جس ملک میں حضرت کے
لشکر کے بڑے بڑے سردار تھے قبل آپ کے سب نے شہادت پائی اسلام کی بیخ جاتی رہی ہر شہر و دیار میں
ایک نہ ایک شہید لشکر سالار مسعود غازی کی قبر اونکی موجود ہے کوئی مقام خالی نہیں ہے کل ہندو جو ہمیں ہین ان سب
محاربات سلطان الشہدا میں پانچ کرور باون لاکھ چھتیس ہزار سات سو ستانوے فوج مخالف کے مقتول
شمار میں آئے ایک عرصے کے بعد سید حاجی احمد و سید حاجی محمد سالار ساہو کے ملازم ستر کمرے سے بہرایچ
آکر مجاور کہلائے سلطان الشہدا اپنی زندگی میں انکو بہت مانتے تھے عزیزون کے برابر جانتے تھے بعد
شہادت کے بھی وہی مہربانی فرماتے رہے نذرین دلواتے تھے اب تک اونھین کی اولاد مجاور مزار ہے
سوا اونکے دوسرے کو نذر دینا بیکار ہے القصہ بعد شہادت سلطان الشہدا کے مظفر خان نے بھی
انتقال کیا ہنود نے اونکی اولاد کو اجمیر سے نکال دیا دو سو برس سے زیادہ پھر رسم بت پرستی کی جاری رہی
ہنود کی عملداری رہی +

حضرت خواجہ معین الدین چشتی کا عہد پتھورا میں اجمیر آنا جوگی جیپال وزیر و مرشد پتھورا کا ایمان لانا پھر شہاب الدین غوری کا آنا پتھورا پر فتح پانا قطب الدین ایبک کو دہلی کا حاکم بنانا خود غزنین کو چلے جانا

صاحب تاریخ فرشتہ کا خلاصہ بیان ہے کہ مولد حضرت خواجہ معین الدین چشتی کا بلدہ سجستان ہے حضرت نے
خراسان میں نشو و نما پایا پندرہویں سال فلک نے یتیم بنایا جب حضرت کے پدر بزرگوار خواجہ غیاث الدین حسن
نے وفات پائی حضرت کو میراث میں ایک باغ اور کچھ املاک ہاتھ آئی ایک روز حضرت باغ میں دل بہلاتے
تھے درختوں کو پانی پونہچاتے تھے کہ ابراہیم مجذوب قندوزی باغ میں آئے حضرت اونھین سایۂ
درخت میں بٹھا کر خوشۂ انگور سے بردار آداب بجا لائے مجذوب صاحب نے کچھ بنا بغل سے نکالا چبا کر
حضرت کے دہن مبارک میں ڈالا فوراً انوار الٰہی سے آئینۂ دل کو منور کیا حضرت نے باغ و املاک بیچ کر کے
مساکین کو کھلا دیا ایک عرصے تک سمرقند و بخارا میں حفظ قرآن و علوم ظاہر کا تحصیل کیا پھر عراق کا رستہ لیا

قصبہ ہارون نواحی نیشاپور میں حضرت عثمان ہارونی سے بیعت کی ڈھائی سال میں ریاضت شاقہ کرکے نعمت
نی حضرت حاجی شریف زندنی کے خلفاتھے میں ہمسایہ کمالی نے پرورش پائی صاحب تاثیر ہیں حضرت عثمان ہارونی
کے پیر ہیں اور حضرت حاجی شریف زندنی پیر خواجہ مودود چشتی و خواجہ ناصر الدین چشتی و خواجہ یوسف چشتی
و خواجہ ناصر الدین ابو محمد چشتی و خواجہ ناصر الدین شیخ چشتی و خواجہ اسحاق شامی چشتی و خواجہ ممشاد دینوری و خواجہ ہبیرہ
بصری و خواجہ حذیفہ مرعشی و حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم و خواجہ فضیل عیاض و خواجہ حبیب عجمی و خواجہ
حسن بصری و حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ جناب رسالتمآب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک سلسلہ بیعت ترتیب وار کہ
ہر ولی اللہ پیر رسول مختار ہے حضرت معین الدین چشتی نے اوائل میں قائم اللیل و صائم النہار رہ کر بہت ریاضت
کی عرصے تک نماز فجر عشا کی وضو سے پڑھی ایسی عبادت کی ہفتے میں ایکبار پانچ مثقال نان خشک
پانی میں بھگاتے تھے روزہ افطار فرماتے تھے دنیا کی نعمت سے دل اوٹھایا ایک پوشش دوتائی کو
ستر عورت بنایا اوسے جہاں تک چاک پاتے پارچہ کہنہ پاک کا پیوند لگاتے جب مرشد سے خرقہ خلافت کا
لیا بغداد کا قصد کیا اثنائے راہ موضع سنجار میں حضرت نجم الدین کبریٰ کی ملاقات کو آئے مگر حضرت نجم الدین
کبریٰ قصبہ جبل میں جو بغداد سے سات کوس تحت کوہ جودی پر واقع ہے تشریف لے گئے تھے حضرت وہاں سے
بے ملاقات بغداد تشریف لائے شیخ اوحد الدین کرمانی کو خرقہ خلافت کا دیا اور شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین
عمر سہروردی نے بھی حضرت سے کسب فیوضات حاصل کیا پھر ہمدان میں شیخ یوسف ہمدانی سے ملاقات
کی اور تبریز میں شیخ ابو سعید شیخ جلال تبریزی کے مرشد سے چندے صحبت رہی اور اصفہان میں
شیخ محمود اصفہانی سے ملاقات کی وہیں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے مرید ہو کر حاصل کرامات
کی اور ہنگام وفات حضرت نے وہی پوشش دوتائی دہلی میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کو عنایت کی
دہلی کی ولایت دی وہ پوشش حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر و شیخ نظام الدین اولیا و شیخ نصیر الدین چراغ دہلی
درجہ بدرجہ تبرکاً پاتے آئے فیض اوٹھاتے آئے پھر دو سال خرقان میں قیام فرما کر استرآباد میں آکر شیخ
ناصر الدین استرآبادی سے عرصے تک فیض کامل حاصل کیا پھر ہرات ہو کر شہر سبزوار کا رستہ لیا حاکم سبزوار
یادگار محمد کو فسق و فجور و جور و ستم کی عادت تھی نہایت تند مزاج اصحاب کبار کے نام سے عداوت تھی اوسی کے
باغ میں لب حوض بعد غسل دوگانہ ادا کرکے وہیں تلاوت قرآن میں سر جھکایا درویش ہمراہی نے
خوف سے علیحدہ زیر درخت بستر بچھایا اس عرصے میں فراشوں نے حضرت کے پہلو میں لب حوض فرش بچھایا
جب یادگار محمد باغ میں آکر خدمتگاروں پر جھنجلایا حضرت نے نگاہ گرم سے سر اوٹھایا اوسنے سرد ہو کر غش کھا کر
سر جھکایا خدمتگاروں کی سمجھ سے حضرت کی اجازت سے درویش ہمراہی نے بسم اللہ کہکر حوض کے پانی کا چھینٹا

اوسنے ہوش مین آکر قدم مبارک پر سر جھکا کر توبہ نصوحا کیا پھر وہین مال و ریاست رعایای محتاج و حقدار
کو دیکر جورو کو بھی طلاق دی ہمراہی حضرت کی اختیار کی حضرت نے مرید کر کے راہ سلوک بتائی حصار شادمان
پر آکر خلافت عنایت فرمائی پھر بلخ مین تشریف لائے میدان مین تیر سے کلنگ کا شکار کر کے کباب لگائے
وہان حکیم مولانا ضیاء الدین فلسفی وہان نے مدرسہ بنایا تھا تعلیم کا نقش جمایا تھا علم تصوف کو ہزیان
جانتے تھے نرا خفقان جانتے تھے اتفاقاً حکیم صاحب بھی اوسی وقت ملاقات کو آئے حضرت نے
کباب کھلائے حکیم صاحب کے ہاتھ پانون پھول گئے حکمت بھول گئے غش آیا بیہوش ہوے
علوم فلسفہ فراموش ہوے حضرت نے پس خوردہ اپنا کھلایا حکیم صاحب کو ہوش آیا حکیم صاحب نے
کتابون کے پنے اوراق حروف غلط کا نقشہ پانی سے مٹا کر بیعت کی حضرت نے تعلیم کامل کر کے بلخ کی
خلافت دی وہان سے غزنین مین شمس العارفین حضرت عبد الواحد مرشد شیخ نظام الدین ابو المؤید کی ملاقات
کو آئے پھر لاہور اور دہلی ہو کر دسوین محرم ۵۶۱ھ ہجری مین اجمیر تشریف لائے جب سلطان شمس الدین
التمش بادشاہ اپنے پیر بھائی کے عہد سلطنت مین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی ملاقات کو دوسری بار
دہلی جا کر اجمیر مین آئے سید وجیہ الدین مشہدی خنگ سوار سید حسین مشہدی حاکم اجمیر کے چچا نے خواب
مین حضرت امام جعفر صادق سے حکم حضرت رسالت پناہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا اپنی دختر جوان
جمیلہ کو حضرت کے عقد مین لایا خدا نے اوس عفیفہ سے حضرت کو اولاد دی سات سال نکاح کے بعد
حضرت نے فردوس برین کی راہ لی اور صاحب مرات مسعودی نے یہ تحریر فرمایا کہ جب ہند مین پتھورا
نے بت پرستی کو بکثرت رواج دے کر مسلمانون کو ستایا حضرت قطب المشائخ خواجہ معین الدین چشتی
بحکم خدا کعبہ سے مدینے آئے وہان سے بحکم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہند کی ولایت پا کر
دسوین محرم ۵۶۱ھ ہجری مین اجمیر تشریف لائے جوگی جیپال پتھورا کا پیر تھا اول درجے کا وزیر تھا
اوسکو تصرف ولایت سے مسلمان کر کے مرید کیا مگر پتھورا اپنے مرشد کا کہنا بھی خیال مین نہ لاتا تھا
ہمیشہ حضرت کو ستاتا تھا حضرت نے تنگ ہو کر دعا سے بیخ کنی سلطنت ہنود ہند سے رد کی اوسی زمانے مین
دوسری بار سلطان معز الدین سام ملقب شہاب الدین غوری غزنین سے دہلی آئے پتھورا کو مار کر ملک
قبضے مین لائے ملک قطب الدین ایبک اپنے غلام کو دہلی کا حاکم کیا خود غزنین کا رستہ لیا قطب الدین ایبک
نے برکت دعا خواجہ صاحب سے تمام ملک ہند کو سر کیا باغیونکو زیر و زبر کیا اسلام نے رواج پایا مسلمانونکو
بسایا پھر سید حسین مشہدی خنگ سوار کو اجمیر کی حکومت دی خود دہلی مین سلطنت کی سید صاحب شیفتۂ مذہب
خوش سیر اصطلاحات صوفیہ سے بہرہ ور صلاح و تقوی سے آراستہ تھے اولیاء اللہ کے صحبت یافتہ تھے

حضرت کی صحبت سے فیض روحانی حاصل کرکے بیدینون کو اسلام کی طرف مائل کرکے اکثر ہنود کو حضر
کی خدمت مین حاضر لاتے تھے اور ادا اسلام پر لگاتے تھے آخر سید صاحب نے اجمیر مین
شہادت پائی حیات ابدی حاصل کی قلعہ قدیم اجمیر مین مزار ہی مشہور ہر شہر و دیار ہی اور جبتک کہ ایک
کسی غیر اہل کتاب نے ہند کی سلطنت پر دخل نہین پایا اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے یہ فرمایا کہ خدا اوتعالیٰ
اولیا سے بہ پاس انسان اونکی دعوت مقدم جا کر حق خدمت بجا لائے حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے
میرے سر بر چھپاسکے حق مین دعا کی کہ سلطنت دہلی کی حضرت دیتے جاتے تھے مذہب مین فرماتے تھے
یارب کوئی ہندی غیر اہل کتاب ہند مین بادشاہ ہو اسلام کا مرتبا نہو چنانچہ اکثر کرامات حضرت خواجہ
معین الدین چشتی کی مشہور ہین خواص و عوام ماہر ہین اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور سلطان الشہدا
کا ایک زمانہ جو عوام کے زبان زد ہی غلط از حد ہی سلطان الشہدا نے ۴۲۴ ہجری زمانہ حضرت خواجہ ابو محمد
بن احمد چشتی مین ظہور فرمایا اور ۴۲۴ ہجری مین رتبہ شہادت کا پایا اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی دوسو سال
کے بعد نوبت آئی چھٹی رجب ۶۳۳ ہجری مین جمعہ کے روز ستانوے برس کی عمر مین وفات پائی واللہ اعلم بالصواب

	صاحب قطعۂ تاریخ :	
جب معین الدین چشتی قطب دین	دار فانی سے گئے خلد برین	یہ عنایت نے لکھا سال وفات
	ہادی مقبول رب العالمین	

کرامات سلطان الشہدا کا بیان ہی اہیر کی اولاد ہونیکی داستان ہی اور سید رکن الدین و سید جمال الدین کا ولایت سے آنا بی بی زہرا کا مراتب سلطان الشہدا سنکر عاشق ہو جانا پھر ضیاے چشم پاکر روضہ مبارک بناکر خود جاروب کشی کرکے وہین رحلت فرمانا ماہ جیٹھ مین میلے کا رواج پانا

یہ سلطان الشہدا کی اول خوارق عادات ہی پہلی کرامت ہی کہ موضع نگرور مین ایک اہیر کی جورو بانجھ تھی
اوسکی ساس نے غصہ مین کہا اے بانجھ مجھے صورت نہ دکھا گھر سے نکل جا مین بیٹے کی دوسری
شادی کراؤنگی جس سے بیٹا پاؤنگی وہ روتی ہوئی سلطان الشہدا کے مزار پر آئی خادمون کو اپنی
داستان سنائی خدام نے کہا اگر تو بذریعہ سلطان الشہدا خدا سے اولاد کی التجا کریگی صدق دل سے
دعا کریگی خدا کو منظور ہوگی یہ بدنامی دور ہوگی اوسنے فوراً صدق کر بیٹے کی دعا کی پھر اوسکے شوہر نے

اگر یہی التجا کی اور شیرینی کی نذر مان کر جورو کو گھر لایا اوسی رات نطفہ قرار پایا پھر تو ہر شب دوشنبہ کو وہ ہمیشہ
مع جورو اصحاب کے مزار شریف پر جاتا تھا تسبیح پڑھتا تھا رفتہ رفتہ اکثر حاجتمند آنے لگے دونی پریان
ہونے لگے اوس زمانے مین تازہ عروج ظہور تھا خدا کو بند میرہ روح پاک حضرت خلق کی حاجت روا کرنا مشغول تھا
بہت اندھے بہرے لولے لنگڑے شفا پاتے تھے مرادمند محروم نجاتے تھے چنانچہ اوسی زمانے مین
سید رکن الدین و سید جمال الدین مع اہل و عیال ہند مین تازہ ولایت آکے ردولی مین مکانات
بنائے سید رکن الدین کے دو فرزند نیک اختر تھے اور سید جمال الدین صاحب صاحب دختر تھے زہرا نام
تھا آفتاب غلام تھا بدر زرخرید جس کسن مین نابینا تھی حسن مین ماہ سیما تھی سید صاحب کو نابینائی زہرا کا
بڑا ملال تھا صد مسکال تھا اکثر لوگ جو بہرائچ سے آئے یہ زبان پر لائے کہ جو حاجتمند سالار مسعود کے مزار پر
جاتے ہین مراد پاتے ہین بہت اندھون نے ہمارے سامنے آستانۂ پاک کی خاک آنکھون مین لگا کر
ضیای چشم پائی اور آہیر کی بھی داستان سنائی تب سید صاحب نے صدق دل سے بینائی نور دیدہ
کی خدا سے منت کی تعمیر روضہ کی نیت کی اوسے گھر مین آکر یہ حال زہرا سے بیان کیا اوسنے محکم عہد و پیمان کیا
کہ اگر مین آنکھین پاؤنگی مزار شریف پر جاروب کشی کرکے مرجاؤنگی اور تذکرہ کرامات کا سنکر بے دیکھے
عشق مین مبتلا ہوئی نام پر فدا ہوئی اپنے یوسف کی چاہ مین زلیخا وار روتی تھی رات کو نہ سوتی تھی مسعود
مسعود پکارتی تھی سر چھتی پر دے مارتی تھی ایک روز روتے روتے سوگئی غافل ہوگئی کان مین سلطان الشہدا
کی آواز آئی زہرا گھبرا کر یہ زبان پر لائی خدایا اگر مین عاشق صادق ہون اپنے قول پر واثق ہون تو مسعود کے
صدقے سے ضیاے چشم پاؤن صدقہ ابھی مرجاؤن ایک نظر جمال جہان آرا دکھا دے زیارت کرا دے
فوراً نور بصر آیا اور جمال جہان آرا نظر آیا سلطان الشہدا کو دیکھکر ایسی بیقرار ہوئی کہ چیخے دوڑی مضطربہ
ہوئی آنکھ کھول کر کچھ نپایا دل گھبرایا بڑا ملال ہوا خواب کا خیال ہوا زار زار رونے لگی چونک کر منہ آنسوؤن
سے دھونے لگی والدین گھبرا کے دوڑ آئے نور بصر کی آنکھون مین نور نظر آیا کرامت کا جلوہ پایا مگر زہرا کا
صدمۂ فراق سے عجب حال تھا جینا محال تھا کھانا پینا چھوڑا آرام سے منہ موڑا رات کو نہ سوتی تھی تنہا
لیٹے روتی تھی ایک شب خواب مین سلطان الشہدا کی زیارت ہوئی بہرائچ آنے کی بشارت ہوئی صبح کو
زہرا نے والدین سے خواب شب کہدی اداے منت بناے روضہ کی تاکید کی سید جمال الدین سید رکن الدین
اگرچہ صاحب دولت تھے مگر اہل کمال درویش صفت تھے بڑے ولی اللہ تھے دختر کے رتبے سے آگاہ
تھے فوراً سید جمال الدین نے سید رکن الدین کے فرزند کو زہرا کے حقیقی ماموں کے ہمراہ کرکے مع زہرا بہرائچ
روانہ کیا ہمراہ خزانہ کیا جب زہرا نے آستانۂ مبارک پر سر جھکایا حضرت نے علم باطن تلقین فرمایا آئینۂ دل

صیقل کیا نور ولایت سے بھر دیا اکثر اشخاص زہرا نے ہند کے سلاطین سے اول روضہ مسعود بنوایا پھر سالار
سیف الدین کا مقبرہ بنوایا اور ایک روضہ سینچ گنج شہیدون کے نام کا بنوایا چھوٹا مقبرہ تھا
اور میر سید رکن الدین اور بی بی زہرا کے ماموں نے بھی محبت الٰہی کا مزا پایا دنیا ترک کرکے وہین دونون
نے ایک روضہ بنایا تمام عمر وہین عبادت خدا کرکے وفات پائی اوسی روضے مین قبر بنائی اور زہرا کا
چودھوین رجب آغاز ماہ جیٹھ یکشنبہ کے دن مین اٹھارہ سال کے سن مین دنیا سے انتقال ہوا معشوق
حقیقی کا وصال ہوا سبحان اللہ ایک ہی عمر تاریخ در عدد مہینے مین سلطان الشہدا کی شہادت اور زہرا کی
رحلت ہی مگر فاصلہ مدت ہی فنا فی الشیخ سے فنا فی اللہ کا رتبہ ملا ثمرہ اوسکے بعد ما بعد اوسکے بنیت بناے روضہ
اکثر بادشاہ آسکے اور سلاطین بھی ہمراہ اوسکے مگر حضرت کو محبت زہرا سے یہی طریق پسند تھا اسکو عالم رویا مین
منع فرمایا روضۂ متبرکہ کے بیچ مین محراب قبلہ رویہ کے نیچے سکندر دیوانہ کا مزار ہی متصل اوسکے محراب شرقی
کے درمیان روضۂ زہرا کے نیچے قبر سید ابراہیم کی منور ہی یہ دونون محب صادق روضۂ سلطان الشہدا
و مزار زہرا کے درمیان مین بآرام سوتے ہین جو زائر شرف زیارت سے مشرف ہوتے ہین غلبہ محبت زہرا سے محو ہوکر مزار
زہرا پر فاتحہ پڑھکر چلے آتے ہین ان عزیزون کو بھول جاتے ہین اور مجاور جو فاتحہ خوانون کو آگاہ نہین کرتے
ہین اکثر اسکا صدمہ اوٹھاتے ہین مگر کچھ خیال مین نہین لاتے ہین غرضکہ بعد وفات زہرا کے اوسکے والدین
واسطے فاتحہ نور بصر کے آغاز ماہ جیٹھ مین ردولی سے بہرائچ کو جاتے تھے سلطان الشہدا اور زہرا کے
نام کی برات سج کر مثل عروسی سج کر ہر دو عرس عروسانہ بجا لاتے تھے چنانچہ اب تک وہی طریق جاری ہی
یہ قدرت باری ہی اکثر ناواقف ظاہر پرست اسکو بدعت جانتے ہین برا مانتے ہین حضرت شیخ شرف الدین
یحییٰ منیری کی تحریر ہی دلچسپ تقریر ہی کہ علماے ظاہر بین اپنے علم کے نقصان سے عارفون کے فعل
پر اعتراض کرتے ہین علم ظاہر پہ مرتے ہین اگر علم باطن کا مزا پائین دیدۂ دل سے دیکھین کنہ کو پہونچ جائین
راہ راست پر آئین صدمہ ہلاکت نہ اوٹھائین چنانچہ حکایات صحیحہ مع اکثر ملفوظات صحیح کتاب ہین گرامی انتخاب ہین

اب چند ملفوظات اور حکایات کا انتخاب ہی پھر صفت ہند پر خاتمہ کتاب ہی
سب سے پہلے جونپور کے معلم مکتب جاہل خود پسند ازظاہر پرست معلم الملکوت خدمت کی
حکایت ہی صاحب مرآت مسعودی کی روایت ہی

کہ اوایل عروج ظہور کرامات سلطان الشہدا مین ایک جماعت کثیر جم غفیر بڑے ذوق و شوق سے گاتے بجاتے

چتر ونشان رنگ برنگ کے بنارس سے اوٹھے تھے مزار سالار مسعود پر چڑھانے کو جاتے تھے جب جونپور میں آئے یہان کے خوش اعتقاد بھی ہزارون چتر ونشان لائے اسی غول مین شامل ہوے بہرایچ کو مائل ہوے شہر مین بڑا ہجوم ہوا ایک معلم مکتب جاہل ظاہر پرست منکر کرامات اولیا کو معلوم ہوا شاگردون کو ساتھہ لیا بدعت سمجھکر سزا دینے کا قصد کیا قریب پہونچکر چاہا ہاتھہ ڈالین تلوار نکالین کہ ایک طمانچہ بغیب سے معلم کا کام ہوا زمین پر چت گرا قصہ تمام ہوا شاگردون نے اوٹھایا منہ سیاہ پایا مکان پر لائے اہل شہر دیکھنے آئے۔ شاگردون کو غیرت تھی شہر والون کو عبرت تھی تماشائیون مین یہ مذکور تھے کیا اوستاد صاحب قاضی جونپور تھے جو یاران چھوڑکر سندان توڑکر قضا سے جونپور کے مدرسہ دار بنے حوصلہ کرکے پانچوین سوار بنے غیب کی تھپیڑ کھائی مفت قضا پائی اس عمر مین تیرہ بختی کا دہبہ لگا یار قند سیاہ پیش آیا بیٹھے بٹھائے جان گنوائی دنیا ہاتھہ آئی الحاصل معلم مسکین کا تو یہ انجام ہوا قاضی جونپور مفتی مین بدنام ہوا اوس روز سے خلائق کو ولایت سلطان الشہدا کا زیادہ اعتقاد ہوا ہر شخص بذریعہ روح پاک خدا سے جو پایا مراد ہوا الحق بیت

مردان خدا خدا نباشند
لیکن ز خدا جدا نباشند
قول اونکا عین حقیقت خدائی اعتراض کرنا خطا ہے

نقل حجام کی

حضرت بندگی میان صاحب شاہ ولایت امیٹھی نے اپنی رعیت میراثی حجام کو اصلاح بنانے کے لیے طلب فرمایا وہ گھبرایا ہوا آیا حضرت نے باعث پریشانی کا استفسار کیا اوسنے جواب دیا میلا بہرایچ جاتا ہے فدوی بھی مشتاق زیارت کا ہے جلد حضرت کی خدمت سے فراغت پاؤن چیلے کے ساتھہ جاؤن حضرت نے تبسم کیا پھر یہ مضمون لکھدیا کہ کیون خلق اللہ کو بیفائدہ بلاتے ہو احمق بناتے ہو اور بعد اصلاح خط کے رقعہ حوالے کیا تاکیدًا کہدیا کہ فلانے باغ مین جس سوار سبز پوش کو پانا رقعہ دیکر جواب لانا القصہ جب حجام قریب بہرایچ کے آیا ایک باغ مین سوار سبز پوش پایا رقعہ دینا تو فراموش ہوا سلام کرکے خاموش ہوا سوار نے کہا رقعہ ہمین دو جواب لو اوسنے فورًا رقعہ کھوٹ سے نکال کر پیش کیا سبز پوش نے پشت پر یہ لکھدیا کہ سبحان اللہ آپ سے ایک بستی کا حجام رعیت میراثی محکوم نہ رک سکا ہمین ایک خلق کے منع کرنیکو رقعہ لکھیئے یہ کارخانہ خدا کا ہے اسمین اختیار کیا ہے پھر سالار مسعود غازی اپنا نام بتاکر بہرایچ کو روان ہوے آنکھون سے نہان ہوے آخر حجام نے امیٹھی مین آکر حضرت بندگی میان صاحب کو بندگی کی رقعہ دیکر روداد مفصل کہدی

سلطان فیروز شاہ دہلی کی حکایت ہے مرآت مسعودی مین صحیح روایت ہے

ایک روز والد فیروز شاہ فیروز دہلی مین بالا خانے پر جلوہ فرما تھین تو اسمین جابجا تھین راہ مین خلقت کا

انعام نظر آیا ایک انبوہ کثیر کو نشان رنگ برنگ لیے گھنٹے بجاتے پایا استفسار حال فرمایا خواصون نے
دست بستہ ہو کر سنایا کہ سالار مسعود کے مزار پر نیزے چڑھانے بہرائچ جاتے ہین خدا سے مرادیں پاکر شادیانے
بجاتے ہین والدہ شاہ نے اوسی وقت یہ منت مانی دل مین ٹھانی کہ جب سلطان فیروز ملک ٹھٹھہ کی مہم پر
فتح پائیگا اور بخیر وخوبی سلامت گھر آئیگا تو مین سلطان کو سالار مسعود کی زیارت کو بہرائچ لیجاؤنگی سہرہ جواہر نذر
چڑھاؤنگی اوسیان ملک ٹھٹھہ مین سلطان کی لڑائی بگڑ گئی تھی بھاگ پڑ گئی تھی خدا نے سلطان الشہدا کے صدقے
سے فتح عنایت کی سلطان نے دارالسلطنت دہلی کی راہ لی پھر تقاضا فیروز داد سے منت وصول زیارت کو بہرائچ
آئے تجھے ناواقف زبان پر لائے کہ اس روضے مین مزار پاک نہین ہی لوگ دھوکا کھاتے ہین جھوٹے
زیارت کو آتے ہین بادشاہ کو شک پیدا ہوا مزار پاک کا جویا ہوا اوس زمانے مین سید محمد ماہ قدس سرہ
حیات تھے صاحب کرامات تھے فی الحقیقت ولی کامل تھے ہستے قربت کے حاصل تھے بادشاہ نے
ملازمت حاصل کی نذر دی شوق زیارت اظہار کیا مزار پاک کا استفسار کیا حضرت نے کچھہ تامل فرمایا پھر یہ سنایا
کہ فلانے روز و تاریخ اسی روضہ کی قبر سے سلطان الشہدا رونق افزا ہوئے ٹھٹھہ کیطرف تمھاری مدد کو تشریف فرما
ہوے تھے دیکھا کہ مرقد العین مین فتح کی پھر اسی روضے کی راہ لی سلطان نے واقعہ روزنامہ طلب کرکے
ملاحظہ فرمایا تاریخ و روز مطابق پایا سلطان کو سید محمد ماہ کا اعتقاد ہوا امداد سلطان الشہدا سے شاد ہوا حضرت کے
ہمراہ زیارت کو آیا پھر لشکریون کو بلایا اور خود مت سید محمد ماہ در دروازے پر کھڑے لشکریون کو زیارت کراتے تھے
چنور ہلاتے تھے سلطان نے اوس ولی اللہ سید محمد ماہ سے عرض کیا کہ کوئی قسم کرامات سلطان الشہدا کی تازہ
بیان فرمائیے قدرت خدا دکھائیے حضرت نے تبسم کیا فوراً جواب دیا کہ اس سے زیادہ اور کیا کرامت ہی
خدا کی قدرت ہی شاہ و گدا دونون برابر دربانی کرتے ہین مگس رانی کرتے ہین لشکر کو زیارت کراتے ہین چنور ہلاتے
ہین سلطان اگرچہ بادشاہ تھا مگر اہل دل حق آگاہ تھا اس کلمے کی تہ کو پا گیا ذوق عشق سلطان الشہدا دل مین سما گیا
شمس سراج جو واقعہ نویس فیروز شاہ کا ہی اوسنے مقدمہ اول کی پانچوین قسم مین لکھا ہی کہ سلطان فیروزشاہ کو شیخ
علاء الدین نواسہ شیخ فریدالدین مسعود اجودہنی سے ارادت تھی خدمت فقرا کی عادت تھی ۷۸۴ ہجری مین مزار
سلطان الشہدا کی زیارت کی ایک رات سلطان الشہدا نے خواب مین یہ بشارت دی روے مبارک پر ہاتھہ رکھکر
اشارہ فرمایا کہ عالم پیری قریب آیا وقت ہاتھہ سے ندو فکر آخرت کرو پھر آخر عمر مین سلطان محلوق ہوا سر منڈایا او
صاحب منتخب التواریخ نے یہ فرمایا کہ سلطان دہلی مین آیا اپنے نواسے کو تخت پر بٹھایا خود گروہ صوفیہ مین داخل
ہو کر عزلت گزین ہوا پایان مزار سلطان الشہدا کے محلوق ہو کر گوشہ نشین ہوا اوس روز سلطان فیروز شاہ کی
محبت سے اکثر خواقین وسلاطین نے سر منڈایا محلوق ہو کر عشق اسکے کا مزا پایا*

نقل سلطان محمد شاہ تغلق کی

تاریخ فیروز شاہی تصنیف شیخ ضیاء برنی میں تحریر ہے مختصر تقریر یہ کہ جب سلطان محمد شاہ تغلق نے عین الملک کے فساد سے فراغت کی بنگر مئو سے بہرائچ آکے مزار سلطان الشہدا کی زیارت کی مجاوروں کو بہت کچھ دیا پھر احمد ایاز کو لکھنوتی کی حکومت پر نامزد کیا اور خود وہاں سے مراجعت کی دہلی کی راہ لی غرضکہ اکثر بادشاہوں نے مزار شریف کی زیارت سے فیض ظاہر و باطن حاصل کرکے بتائید خدا سعادت دنیا و آخرت کی پائی مراد دلی انکی بر آئی

نقل حضرت راجی سید نور بانک پوری کی

شیخ محمدی فیاض سے روایت ہے یہی حکایت ہے کہ جناب قطب الوقت حضرت راجی سید نور بانک پوری کو اولاد کی تمنا تھی نذر بہ سید صاحب کو خدا سے یہ التجا تھی کہ جب بتصدق سالار مسعود خدا سے بیٹا پاؤنگی بہرائچ جاؤنگی خدا نے فرزند ارجمند نیک فرجام سید مبارک نام عطا فرمایا سید صاحب کو مستورات کی روانگی میں تنگدستی پیش آیا ایک شب سید صاحب ذکر خدا میں مشغول تھے بیابانی سفر سے ملول تھے کہ سلطان الشہدا اسپ مادیہ خنگ پر سوار تشریف لائے سید صاحب کے حجرے میں آئے سید صاحب سے فرمایا تمکو بہرائچ تک آنے میں زیرباری تھی تمہاری تکلیف سے گوارہ نکی ہم خود آئے سید صاحب فرزند کو لائے حضرت نے گود میں بٹھا لیا دعا دیکر پیار کیا سید صاحب نے دیکھا کہ ایک شخص سر و پا برہنہ گھوڑے کو پکڑے کھڑا ہے تمغۂ شہادت چہرے سے ہے پوچھا یہ کون مرد عالیمقام ہے فرمایا سکندر دیوانہ نام ہے دنیا میں ہمارا عاشق زار تھا ہر وقت کا غمگسار تھا مرتے پر بھی ساتھ نہ چھوڑا رفاقت سے منہ نہ موڑا زیر قدم شہادت پائی برابر قبر بنائی اب بھی ہمارے ہمراہ ہے بڑا خیرخواہ ہے

نقل ہے

حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری سے ایک مرید نے کہا کہ ہر ملک و شہر میں اکثر لوگ حضرت سلطان الشہدا کی قبریں بناتے ہیں فیض پاتے ہیں جواب دیا اگر خلائق تمام روئے زمین پر سالار مسعود کی قبریں بنائیں بتصرف ولایت حضرت ہر قبر سے فیض اوٹھائیں حضرت کی ذات مجمع صفات ہے ہر روز تازہ کرامات ہے ذوق و شوق عشق بے اندازہ کا ظہور ہے فرمایا کہ یہ طور کا نور ہے اہل دل سر جھکاتے ہیں درجہ ولایت کا پاتے ہیں بیت

زسر تا ناخن پایت سراسر ناز مے بینم	کجا حد ہست حسنت را ہنوز آغاز مے بینم

نقل ہے

حضرت شیخ مخدوم اشرف جہانگیر نے اپنے تیسویں مکتوب میں سادات بہرائچ کو نہایت مشہور النسب تحریر فرمایا اور یہ تحریر فرمایا کہ حضرت سید ابو جعفر سیراسے مجھکو نیاز حاصل تھا یہ مرد خدا اجلۂ اصحاب تقویٰ اہل دل تھا ایکبار طواف مزار حضرت سلطان الشہدا میں روحانیت سلطان الشہدا حضرت خضر علیہ السلام و سید سیراہ کو

ایک جا پایا اگر حالات کشف و مقامات شیونیہ کا حضرت خضر علیہ السلام سے استفسار کرتا تو اوس زمانے مین سناتو ین بار وندان مبارک خضر علیہ السلام کے مجھے تھے مگر ویسے ہی نماٹھے بنے تھے سبحان اللہ عجب صحبت تھی خدا کی قدرت تھی اس صحبت سے سلطان الشہدا کے مراتب اعلے کا ثبوت ہے خامہ بیانی لاچار ہے

نقل ہے

ملفوظ میر سید علی قوام قدس سرہ مین یہ عبارت نظر آئی کہ حضرت میر خلفا کمال نے شیخ شاہ موسیٰ کو یہ وصیت فرمائی کہ واسطے حصول قرب احدیت کی روحانیت سلطان الشہدا کی طرف رجوع لاکر اپنا نام جانور روح پاک کو آفتاب عرفان سمجھ کر بالو اکثر آدمیا حضرت کی روح پاک سے فیض پاتے مین رتبہ اعلے کو پہونچ جاتے ہین

نقل میر سید سلطان کی

شیخ مرتضیٰ نبیرہ خواجہ مصلح الدین ملفوظ میر سید سلطان قدس سرہ مین تحریر فرماتے ہین یہ کرامت سناتے ہین کہ میر سید سلطان نے دہلی مین قریب حوض شمسی میان و سورج کنڈ کے ایک قبر کہنہ کے غار مین بارہ سال صبر کی پھر باہر آکر یہ کرامت نظر کی ایک مریض مبروص سامنے آیا اور ایک اسپ مادہ خنگ کے سوار نے اوسے چابک لگایا اور میر سلطان کو بلفظ ای درویش خطاب کیا آپ نے جواب دیا پھر مریض کو چند چابک ایسے لگائے کہ وہ زمین پر گرا لوٹنے لگا فوراً تندرست ہو گیا جا اک دیت ہو گیا مریض تو چل دیا سوار نے پھر ای درویش کا خطاب کیا تیسری بار جب آئے قطب جہانگیر کا لفظ زبان پر لائے میر سید سلطان گھبرائے کہ تین روز پیشتر میر سید سلطان کو یہ خطاب ملا تھا مگر اوس وقت تک کسی نے عالم شہادت مین نہین سنا تھا میر سید سلطان صاحب اس کرامت کی بشارت سے فوراً دوڑ کر سامنے آئے پوچھا حضور کہان سے تشریف لائے جواب دیا کہ حصہ نمک ہر ولی اللہ کی دیگ ولایت کا ہمارے ہاتھ ہے علی مرتضیٰ کا ساتھ ہے بہرائچ مقام ہے مسعود غازی نام ہے تب اوسکے میر سید سلطان بہرائچ مین تشریف لائے روح مبارک سے فیضیاب ہو کر درجے ولایت کے پائے ایسے ہزارون تصرفات سلطان الشہدا مندرجہ کتب اگر تحریر مین آئین دفتر تحریر ہو جائین حسب مرات مسعودی فرماتے ہین یہ سناتے ہین کہ صدہا تصرفات حضرت سلطان الشہدا کے جو ظہور پر جاری ہوے سامنے آنکھون کے جاری ہوے اگر شمہ اوسکا تحریر مین آئے کتاب طول ہو جائے اٹھارہ ہزار عالم پروانہ وار روضۂ مبارک پر نثار ہے ذوق و شوق حضوری کا ہر چہرے سے نمودار ہے روح مبارک کے فیض سے بہرہ پاتے ہین رتبہ ولایت سے فائض ہو جاتے ہین

صفت ہند

ایسے تیرون کی برکت سے پروردگار عالم نے بعد مین شریف کے ہندکو وہ رتبہ اعلے عطا فرمایا

جو کسی دوسری اقلیم کے حصے میں نہیں آیا

اول یہ کہ صاحب غیاث اللغات سے کتب معتبر مثل مفرح القلوب وشرح چغمنی وشرح تذکرہ محقق طوسی ومرات امثال وتقویم البلدان واکثر کتب سے ہر بلاد کو اقالیم پر اس طرح تقسیم کیا ہی جیسے دوسری اقلیم مین عرب اور تیسری مین ہند کو لکھدیا ہی اور اقلیم اول سے چہارم تک جہان آبادی عرب کو تحریر فرمایا ہاں ہند کا بھی حصہ لگایا چنانچہ مکہ معظمہ ومدینہ منورہ واکثر بلاد عرب مع بیشتر آبادی ہند مثل بنارس واجمیر وگوالیار وغیرہ کے دوسری اقلیم مین اور لکھنو واکبر آباد ودہلی وقنوج ورام پور واکثر ممالک ہند کو مع بابل وبغداد وکوفہ وغیرہ بلاد عرب کے تیسری اقلیم مین تحریر کیا راقم نے ایک نقشہ مختصر فقط ملک عرب وہند کا بقید نام ونشان ہر شہر کے بصحت تمام بعد خاتمہ جدول مین لکھدیا جب اکثر صاحبون نے ہر اقلیم مین ہند وعرب کو شامل پایا بنا بر کعبہ شریف ومکہ معظمہ ومدینہ منورہ تختہ ہند پر زیب قرطاس فرمایا دہلی کو دل ہند سترکھ کو ناف ملک فردوست کو پاؤن قرار دیا ہند کا اشرف البلاد نام کیا

دوسرے یہ کہ جب روح آدم علیہ السلام نے پہلے دل آدم مین جگہ پائی پھر زیر ناف آکر چھینک آئی تمام جسم مین سرایت کی صانع حقیقی نے ذات خاص سے تجلی عنایت کی ملائک نے سجدے مین سر جھکایا عزازیل ملعون نے منحرف ہو کر طوق لعنت کا پایا پھر مشیت ایزدی سے زمین ہند مین کوہ سراندیپ پر نزول فرمایا خاک ہند نے بڑا شرف پایا نور محمدی کا پیشانی آدم سے ہند مین ظہور ہوا کون ومکان پر نور ہوا شرم وحیا عشق ومحبت کا اس سرزمین مین وفور ہی خاکساران ہند کا درجہ مشہور ہی مدت یا ولی اللہ کی زیارت ہی رجال الغیب کی خاکساران ہند کو بشارت ہی جب یہ رتبے ہند کے عیان ہوے حضرت سلطان الشہدا ہند کی جان ہوے روح آدم کی طرح پہلے دل ہند دہلی پر قبضہ پایا پھر ناف ہند سترکھ کو منور کر کے بہرائچ کو زیارت گاہ بنایا اور تمام وابستگان دامن دولت نے مثل روح کے حواس خمسہ کیطرح کل اجزاے وجود ہند کو نورانی بنایا ہر ملک مین شہید ہو کر ظلمت کفر کو مٹایا جس منکر شیطان صفت نے سرتابی کی طوق لعنت کا پا کر جہنم کی راہ لی اور جو مزار شریف پر زیارت کو جاتے ہین منت مان کر حاجتمند با مراد ہین یا تے ہین بادشاہ نذرین لاتے ہین اولیا اللہ فیضیاب ہو کر ملک صفت ہو جاتے ہین اللہ تعالے ببرکت روح پاک حضرت سلطان الشہدا سے یہ کتاب مقبول فرماے راقم کی مراد دلی برآے بیت

شد نامہ تمام قصہ کوتاہ	المنۃ والبقاء للہ

تمت

تعداد درجہ و دقیقہ و ثانیہ و میل ازروی علم ہیئت و نجوم واسطے دریافت کرنے تعداد طول و عرض زمین کے

یہ نقشہ بلاد ہند و عرب کا نقشہ ہفت اقلیم سے انتخاب کیا تعداد طول و عرض ارضی مع درجہ و دقیقہ درج کتاب کیا اب سمجھنا چاہیے کہ حکماے متقدمین نے آسمان کے بارہ حصے کیے پھر بارہ برج قرار دیے ہر برج کے تیس حصے کرکے ہر حصے کا درجہ نام کیا اور ساٹھ دقیقہ کا ایک درجہ اور ساٹھ ثانیہ کا ایک دقیقہ قرار دیا جب تین سو ساٹھ درجے کا آسمان قرار پایا سال و ماہ کا حساب لگایا بارہ مہینے یعنی تین سو ساٹھ روز کا سال اور تیس روز کا مہینا قرار دیا پھر بمقابلۂ آسمان کے زمین کو بھی تین سو ساٹھ درجے پر تقسیم کیا گو درجات آسمان کا درجات زمین سے آسمان و زمین کا تفاوت ہو گیا یعنی لاکھ سنتر ہزار چھ سو چھبیس کروہ درجہ فلک کی مسافت ہی اور مسافت درجۂ زمین باصطلاح علم ہیئت و نجوم تقریبا سڑسٹھ کروہ پاؤ کم واللہ اعلم اور متقدمین نے مسافت درجہ و دقیقہ ارضی کا گندگی موی دم اسپ سے جس طرح حساب کیا ہی راقم نے خلاصہ اوسکا یہ لکھدیا ہی کہ گندگی سات بال گھوڑے کی دم کا ایک جو کی گندگی اور چھ جو کی گندگی کا ایک انگل اور چار انگل کی ایک مشت اور چھ مشت یعنی چوبیس انگل کا ایک ذراع قرار پایا جسکا آٹھ گرہ پایا تیس آیا اس حساب سے تین انگل کی ایک گرہ اور دو ذراع کا ایک گز اور بعضون نے ایک ذراع کا ایک گز اور بعضون نے ایک قدم شتر یا ہوار کا ایک گز اور چار ہزار گز کا ایک میل اور بعضون نے تین ہزار گز کا ایک میل اور تین میل کا ایک فرسنگ یعنی فرسخ ٹھہرایا اور ایک میل چار سو چوالیس گز کا ایک دقیقہ ارضی ہوا جسکے ساٹھ ثانیہ ہوے اور ساٹھ دقیقہ کا ایک درجہ بنایا پس ہر درجہ ارضی میں انسٹھ میل دو ہزار چھ سو چالیس گز کا ہوا اس حساب سے ایک میل چار ہزار گز کا شمار کیا اور بعضون نے ایک کوس بعضون نے پون کوس کا ایک میل لکھدیا واللہ اعلم فقط

یہ نقشہ تقسیم بلاد عرب و ہند کا چار اقلیم پر مع طول شرقا و غربا و عرض جنوبا و شمالا تحریر ہوا اور اقلیم پنجم سے ہفتم تک کسی میں بلاد ہند و عرب کے نہین ہین

نمبر اقلیم	نام شہر	طول شرقی و غربی		عرض جنوبی و شمالی			نمبر اقلیم	نام شہر	طول شرقی و غربی		عرض جنوبی و شمالی	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ				درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ
اقلیم اول	زبید ملک یمن	۴۳	۰۰	۱۱	۳۲		اقلیم اول	صنعا ملک یمن	۴۴	۱۴	۱۴	۳۰

اقلیم	نام شہر	طول شرقی از جزائر خالدات درجہ	دقیقہ	عرض شمالی درجہ	دقیقہ
[illegible]	عدن ملک یمن	۴۵	۰	۱۰	۰
[illegible]	جگوت جزیرہ ہند	۱۰۰	۵	۲	۰
	سراندیپ ایضاً	۱۳۰	۵	۲	۳۰
اقلیم [illegible]	تبوک	۵۲	۰	۳۰	۰
	جدہ	۶۶	۰	۲۱	۵
	حجر	۶۲	۰	۲۳	۰
	طائف	۶۲	۳	۲۱	۱۸
	خیبر	۶۸	۰	۲۶	۰
	قطیف	۶۴	۰	۲۵	۰
	مدینہ	۶۵	۳۲	۲۵	۸
	مکہ	۶۶	۱۰	۲۱	۴۰
	یمامہ	۶۰	۰	۳۱	۰
اقلیم [illegible]	اجمیر	۱۱۱	۵	۲۵	۵۰
	اوجین	۱۱۲	۳۰	۲۲	۵۵
	احمدآباد	۱۰۸	۰	۲۳	۰
	اورنگ آباد	۱۱۱	۳۰	۱۹	۵
	برہانپور ملک دکن	۱۰۸	۰	۲۲	۰
	بنارس	۱۱۷	۰	۲۶	۰
	بھوپال ملک دکن	۱۱	۰	۲۳	۰
	بیجاپور ملک دکن	۱۰۵	۳۰	۱۷	۴۲
	شمشمہ	۸۲	۳۰	۲۵	۱۰
	حیدرآباد ملک دکن	۱۱۳	۵	۱۸	۲۲
	دولت آباد ملک دکن	۱۱	۵	۲۲	۳۰

اقلیم	نام شہر	طول شرقی از جزائر خالدات درجہ	دقیقہ	عرض شمالی درجہ	دقیقہ
[illegible]	سومنات ملک دکن	۱۰۰	۰	۲۲	۰
	گجرات	۱۰۸	۲۸	۲۳	۰
	گوالیار	۱۱۴	۰	۲۳	۵۶
اقلیم [illegible]	اسکندریہ ملک مصر	۶۱	۰	۳۰	۰
	بابل آخر اقلیم عراق عرب	۸۰	۰	۳۲	۰
	بصرہ عراق عرب	۸۴	۰	۳۰	۰
	بغداد عراق عرب	۸۰	۰	۳۳	۰
	بیت المقدس ملک شام	۶۶	۰	۳۱	۰
	حلہ عراق عرب	۷۹	۰	۳۱	۳۰
	دمیاط ملک مصر	۶۳	۰	۳۱	۰
	دمشق ملک مصر	۶۰	۰	۳۰	۰
	رملہ فلسطین ملک شام	۶۶	۱۵	۳۰	۱۰
	سرمن رای عراق عرب	۶۹	۰	۳۱	۰
	سیوط ملک مصر	۶۱	۴۵	۲۸	۱۰
	طرطوس ملک شام	۶۰	۱۵	۳۴	۱۰
	عسقلان ملک شام	۶۶	۳۰	۳۲	۰
	قلزم ملک مصر	۶۴	۰	۳۳	۹
	کوفہ عراق عرب	۷۹	۰	۳۱	۰
	مدائن عراق عرب	۸۰	۰	۳۳	۰
	مدین	۶۵	۰	۲۸	۰
	مصر خاص	۶۳	۰	۳۰	۰
	نہروان عراق عرب	۷۹	۴۵	۳۳	۰
	واسط عراق عرب	۸۲	۰	۳۳	۰

اقلیم	نام شہر	طول شرقی درجہ	طول شرقی دقیقہ	عرض شمالی درجہ	عرض شمالی دقیقہ
[illegible]	اٹک	۱۰۶	۵	۳۳	۲۲
	آگرہ [illegible] ملک ہندوستان	۱۱۲	۴۵	۲۶	۰
	الہ آباد	۱۱۲	۵۰	۲۶	۵۲
	امروہہ	۱۱۴	۴۵	۲۰	۴۰
	اودھ	۱۱۶	۵۵	۲۳	۴۵
	پانی پت	۱۱۳	۳۲	۲۸	۱۵
	پٹنہ	۱۱۹	۱۲	۲۶	۴۰
	ہمایون	۱۱۴	۰	۲۷	۳۰
	پشاور	۱۰۶	۴۰	۳۱	۰
	تھانیسر	۱۱۲	۳۳	۲۹	۰
	جلال آباد	۱۰۵	۴۴	۳۴	۰
	جونپور	۱۱۶	۶	۲۶	۱۱
	دہلی	۱۱۳	۱۸	۲۸	۱۱
	ڈھاکہ ملک بنگالہ	۱۲۲	۱۱	۲۹	۳۵
	رامپور	۱۱۴	۳۶	۲۸	۴۰
	راج محل ملک بنگالہ	۱۲۱	۵	۲۵	۵۵
	سرونج	۱۱۴	۴۲	۲۴	۴۸
	سری نگر	۱۱۴	۵۲	۳۳	۱۰
	سنبل	۱۱۴	۲۶	۲۸	۳۰
	سہرند یعنے سرہند	۱۱۱	۳۰	۲۹	۳۰
	سیالکوٹ	۱۰۸	۳۵	۳۲	۴
	قندہار	۱۱۲	۰	۲۸	۵

اقلیم	نام شہر	طول شرقی درجہ	طول شرقی دقیقہ	عرض شمالی درجہ	عرض شمالی دقیقہ
[illegible]	قنوج	۱۱۵	۱۵	۲۶	۵۹
	کانگڑا ملک پنجاب	۱۱۰	۳۵	۳۰	۵۰
	کالپی	۱۱۵	۰	۲۵	۳۰
	کرانہ	۱۱۳	۰	۲۸	۴۰
	لاہور ملک پنجاب	۱۰۹	۲۲	۳۱	۵۰
	لکھنؤ	۱۱۶	۱۳	۲۶	۳۰
	لودھیانہ	۱۱۰	۴۰	۲۹	۱۰
	مونگیر	۱۲۰	۱۱	۲۶	۹
	مدراس	۰		۱۳	۰
	ہردوار	۱۱۳	۰	۲۹	۴
[illegible]	انطاکیہ ملک شام	۶۱	۲۶	۳۵	۳۰
	بعلبک ملک شام	۶۰	۴۵	۳۵	۱۵
	حلب ملک شام	۶۲	۳۰	۳۴	۱۵
	حمص ملک شام	۶۵	۰	۳۵	۰
	طرابلس ملک شام	۶۹	۰	۳۸	۰
	قبرس ملک شام	۶۶	۱۴	۳۶	
	مرعش ملک شام	۶۱	۴۰	۳۶	۰
	موصل عراق عرب	۷۷	۰	۳۶	۳۰
[illegible]	تبت	۱۱۰	۰	۴۰	۵
	کابل	۱۰۵	۱۱	۳۱	۲۰
	کشمیر	۱۰۷	۸	۳۳	۰
	کلکتہ			۳۲	۰

[illegible]

قطعۂ تاریخ طبع طبعزاد مصنف کتاب ہے صنعت اختراعی لاجواب ہے جس لفظ سے چاہو سال ہجری پیدا ہین اور ہجری سے فصلی ہوتے ہین اور حروف سر ہر مصرعہ مین عیسوی اور آخر کے حرفون مین سال سمت ہے ایک قطعہ مین چار تاریخون کی صنعت ہے

۱	این غزانامۂ مسعود شہید	۴		۹	طبع شد چون بنایات خدا	۱
۶۰۰	خواست طبعم کہ برآرد سالش	۳۰۰		۹۰	صنعت تازہ بدل شد القا	۱
۴۰	مبدء فیض نمود امدادم	۴۰		۴۰	اسم غیب بمن داد ندا	۱
۵	ہرچہ گیری ز حروف الفاظ	۹۰۰		۵۰	نظم و نثر و فقرات و انشا	۱
۷۰	عددش گیر و بدہ ضربش کن	۵۰		۲	پس بران سیزدہ دیگر افزا	۱
۳	جملہ اعداد بکن ذاہ ذاہ طرح	۸		۷	زاید از ذاہ بنویس ای دانا	۱
۴۰	مال آن جانب چپ کن تحریر	۲۰۰		۳	جمع کن ہر دو عدد را یک جا	۱
۲۰	کن رقم جانب چپ میزانش	۳۰۰		۴۰۰	تا شود صورت ہجری پیدا	۱
۴۰۰	ترک کن مال اعداد از ہجری	۱۰		۴	در گنجینۂ فصلی بکشا	۱
۱	از سر مصرعۂ اشعار تمام	۴۰		۷۰	عیسوی سال برآمد زیبا	۱
۱	آخر حرف ز ہر یک مصرع	۷۰		۲۰	کردم اعداد بہ سمت املا	۱

سنہ ۱۲۹۳ — خاتمة الطبع — سمبت ۱۹۳۳

شکر الحمد کہ یہ غزانامہ
چھپ کے شوال مین تمام ہوا
بارہ سو مین ترانوے ہجری
ہین چھہتر اٹھارہ سو عیسی
ہو یہ مقبول بارگاہ خدا

نامزی باوقار کا نامہ
خاص مطبوع خاص عام ہوا
اور چوراسی بارہ سو فصلی
سال طبع کتاب بس ہے یہی
بطفیل شفیع روز جزا

تقریظ کتاب غزانامہ مسعود چکیدہ قلم بلاغت رقم حکیم سید بندہ رضا صاحب تخلص ہنر ولد حکیم سید حسن رضا صاحب مرحوم رئیس قصبۂ بلگرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای دل زبان محمود ہے اور ساعت مسعود بسم اللہ الا اللہ کا نعرہ بلند ہو جسکے سننے سے منکر و نکیر کا دم بند ہو کلمہ شہادت زبان سے جاری رہے معرکہ آرائی کی طیاری رہے خدا کی نصرت کا طلبگار رہے

ایسے مدہوش خدا ہشیار ہو کبھی تلاوت ہفت آیات حمد کبھی سورۂ برات کا دم بھر خانۂ وو وزبان سے ذوالفقار کا کام لے تیبان مین آ حیدر کرار کا نام لے قدرت پروردگار دیکھ غازیون کے کارنامے دیکھ کتب سیر کی سیر کر طواف کعبہ سے خاتمہ بالخیر کر جل جلالہ وجل شانہ کیا اوسکی قدرت کے کارخانے ہین مجاہدون کے چرچے اولوالعزمون کے افسانے ہین مرنے والون کا نام زندہ ہے اسپر شہادت گواہ ہے یہ تذکرہ یادگار ماضی و آئندہ ہے خدا آگاہ ہے اہل دل ان جان دینے والون پر جان دیتے ہین حق تم مہر کے اس قول کو بدل و جان مان لیتے ہین انکا ذکر باعث قوت روحانی ہے انکا بیان موجب تقویت ایمانی ہے یہ لوگ مرکر اسلام کو جلا گئے ظلمت جہالت اپنی پامردی سے خاک مین ملا گئے بس ہنر بس یہ اسرار سب پر ظاہر ہین ان رمزون سے کہ وہ ماہر ہین مطلب پر آؤ حرف مدعا سناؤ ہان غزانامۂ مسعود کی تعریف کرو اسکے مولف کی توصیف کرو احق یہ کتاب بیمثال ہے اسکے مولف پر فضل ایزد ذوالجلال ہے یہ مخمور ملک سخن کا افسر ہے نثر نہایت عمدہ و بہتر ہے ہر سخن فہم موزون طبع کو اسکی مدح مین نامہ نگاری چاہیے اور جوہریان دہشا سوار کلام بلاغت نظام کو اس کتاب کی بدل و جان خریداری چاہیے محرر محاربات ہند اس مولف کی سقاوست کا دم بھرے صاحب تزک تیموری میان عذر لنگ کرے سبحان اللہ جناب شیخ عنایت حسین صاحب سبحان اللہ واہ واہ واہ موج قلم سے دریا بہائے ہین تختۂ قرطاس پر کیا کیا باغ کھلائے ہین آپ کا تخلص عنایت ہے فی الحقیقت یہ خدا کی عنایت بینہایت ہے آپکی اور اس کتاب کی کیا مدح کیجائے آپ سے متکلم اور کلام کی کس زبان سے داد دیجائے اب دلکو درخواست پردۂ معافی ہے بس بجائے تعریف و توصیف یہ مصرع کافی ہے ع خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست ٭ قطعۂ تاریخ طبع

للہ الحمد غزانامۂ سید مسعود	طبع گردید بتائید محمد معبود	از سر ہاتف غیبی پی سال آن	طبع شد مرکہ ابنک لعصمت [illegible]

تقریظ جناب محمد عبد الغنی شاہ صاحب قادری حنفی صدیقی کانپوری شاگرد جناب منشی مولوی محمد بلدیو [illegible] اشک مرحوم لکھنوی بجنوری و نیز شاگرد فقہ و حدیث و مرید خاص حضرت مولانا محمد شاہ سلامت اللہ صاحب [illegible]

باغستان کونین مین گلدستۂ حمد و ثنا اوس باغبان ازل لم یزل کے واسطے سزاوار ہے کہ جسکی عنایت سے شہدا کے لیے فرادیس جنت کی ہمیشہ بہار ہے سبحان اللہ ہر روش کیا ہی شگفتگی کے ساتھ اعلی مرتبہ پایا ہے کہ جسکے واسطے قرآن مجید مین جنات تجری من تحتہا الانہار آیا ہے گلشن عالم مین صاف ظاہر ہے کہ جس سے ہر شاخ شجر بلکہ پتی پتی ماہر ہے اور نغمۂ درود و نامحدود اوسکے رسول پاک صاحب لولاک پر ہے جسکی ذات باصفات گلشن ہستی مین بیمثال ہے اوسکی تمنائے قدمبوسی مین گل و لالہ و سنبل و ریحان و نسرین و نسترن بصورت سبزہ پائمال ہے یون زبان گلفشان مژدہ بلبل ہے کہ گلزار جہان مین کوئی عجم

یا رب ہی جو خدا کی راہ مین شاخ زندگی اپنی قلم کریگا تر بر اوسے جنت مین اپنے دامن بھریگا جس نونہال کو یہ خیال آیا آ دسنے تیغ دستان کا پھل کھا کر حصول رتبہ شہادت مین نیا گل کھلایا خصوصاً جہانگیری سلطان الشہدا حضرت سید سالار مسعود غازی خسرو ہندوستان و ترکتازی سے نہایت جانبازی کرکے مع لشکر فتح پیکر بہرائچ مین آکر رتبہ شہادت حاصل کیا لاکھون باغی ناریون کو جہنم واصل کیا اونکی شجاعت اور جوانمردی کی تمام عالم مین دھوم ہی جتنے دلاور و بہادر ہین اونکو بھی معلوم ہی چنانچہ ایک کتاب باصواب مسمی بہ غزانامۂ مسعود شجاعت آمود جسکا ہر ورق بہار بخزان ہی بلکہ ہم طبق روضۂ رضوان ہی اور ہر فقرہ شگوفہ گلزار معانی ہی اپنے رنگ مین لاثانی ہی جناب حقیقت مآب شاعر بے بدیل ناثر بے عدیل لطافت آگین مضامین آفرین مقبول الدارین منشی شیخ عنایت حسین صاحب بلگرامی نامی نے تصنیف فرمائی جسنے گلستان جہان مین شہرت پائی نسیم عنبر شمیم سے خندہ شدہ جناب فیضمآب خان والاشان محمد عبد الرحمن خان صاحب کے دماغ نازک خیال مین نکہت جان فزا پونہچائی خانصاحب ممدوح کو نہایت پسند آئی ناظمان مطبع کو فوراً چھاپنے کی اجازت دی اس

فقیر پرتقصیر محمد عبد الغنی شاہ قادری نے تقریظ مع تاریخ حوالہ قلم کی

قطعۂ تاریخ

غزانامۂ غازی لالہ رو | برنگ گل از رنگ مطبع شگفت
غنی سال او بشنو از طبع رسا | زہی غزوۂ جنگ مسعود گفت

سنہ ۱۲۹۳ھ

ایضاً

غزانامۂ غازی خوش سرشت | گل نکہت افزای باغ جنت
ہو شد طبع کلک غنی سال | زہی جنگ مسعود غازی بگو

۱۲۹۳

قطعۂ تاریخ طبع غزانامۂ مسعود طبعزاد جناب محمد عبد الکریم صاحب متخلص کریم رئیس قصبہ شہر گھاٹی

محمد عبد الرحمن خانصاحب نے بہت اہتمام | غزانامۂ جناب غزوۂ سالار کا چھپوایا
[illegible] | شہادت نامۂ مسعود سالار [illegible]

۱۲۹۳

وجہ ختم بر خاتمہ

بہ نشنید ہمگی کہ این کتاب مطبوع مطبع نظامیست
مہر و دستخط مہتمم در آخرش افزودہ شد فقط

صحت نامۂ غزانامۂ مسعود غازی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح		صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	سطر ۴	۱۲۸۷	۱۲۹۳		۲	۳	ثناء آ	ثنا آ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۳	بوصدق	بوصدقی
۳	۶	ادب ا / قربت	ادب / قربت
۳	۸	علی صدر	علی الصدر
۵	۱	ادج	زوج
۶	۳	کنز العلو	کنز العلما
حاشیہ	۹	پھسروپاے ۱۹۱	شتر ۱۹۰ پا سے
حاشیہ	۱۰	ستہ	ستہ
۱۰	۳	القلاب	القاب
۱۱	۹	حالات	خلاصہ حالات
۱۳	۲۱	یکسلو کون	تغسلو کون
۱۵	۲	مرادین	[illegible]
〃	۱۵ / ۱۸	[illegible] / [illegible]	[illegible] / [illegible]
۱۶	۱۲	فرج مانع	[illegible]
۱۷	۳	منتصر	قصہ منتصر
〃	۹	جوار مطیع	مطیع
〃	۱۱	سبکتگین خریدہ	سبکتگین کو خریدہ
〃	۱۸	میں بچپن	بچپن
۱۹	۶	نندا والی کالنجر	کالنجر کے نندا
〃	۲۱	جبش	جنبش
۲۰	۸	زیادہ	[illegible]
〃	۱۵ / ۱۸	مراد / ہندے	داد / ہندکا
۲۱	۱۹	حسین علیہ السلام	حسنین علیہم السلام
۲۲	۸	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳	۹	[illegible]	[illegible]
۲۵	۵	برابر دو گھوڑے پر	دو گھوڑے کے قریب
〃	۲	بھائیان	جو بھائیان
۲۶	۶	نغام	رغام
〃	۱۳	[illegible]	[illegible]
۲۸	۶ / ۱۲	صادر / صان	صاین
۳۰	۱۹	پہونچایا	پہونچانا
۳۲	۱۳	واقع	واقعہ
〃	۲۲	قدم پر سر رکھدیا	ادب سے سر جھکا دیا
۳۳	۵	عائم کثرت	عالم کثرت
〃	۱۵	دیکر	کر کے
۳۴	۱ / ۲	شخص / اردہام	بیدین / ازدحام
۳۵	۸ / ۲	شازہ / مراتب	تازہ / پرستش
۳۶	۲۱	امیر محمد کا	[illegible]
۳۹	۱۱	سقرطے	مقبرے سے
۵۶	۳	استواز	استوار
۵۹	۳	جالت	حالت
۶۸	۳	بشتی	چشتی
〃	۱۳	شہروردی	سہروردی
۶۱ / ۶۲	۵ / ۱۲	روددلی	رودولی
۶۲	۱	جا	دیا
۶۴	[illegible]	خلوق	مخلوق